

آنکا خون

احسان احمد



☆ شریع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے ☆

محمود، فاروق، فرزانہ

ناول نمبر 713

اور

انسپکٹر جمشید سیریز

آگ کا خون

اشتاق احمد

نیشنل کے لیے

نیا ادب.....

حیرت، تجسس اور سراغر سانی کے انوکھے انداز

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اس ناول کے نام، واقعات اور کروار سب فرضی ہیں
کسی قسم کی مہماںگت کے لیے ادارہ یا مصنف ذمہ دار نہ ہوں گے

نام ناول..... آگ کا خون
ناشر..... اشتیاق احمد
ترجمیں..... محمد سعید نامدار
سرکاریں..... محمد یار بھر
کپوزنک..... دانیال کپیوٹر ز جنگ
قیمت..... 90 روپے

سالانہ چندہ (بذریعہ جزری)
سچ شکر پر تر سے پھپا کر انداز بک ڈپولا ہور سے شائع کیا۔

9/12 نمبر آپار، ساندھ کالاں، لاہور

فون: 7112969-9

سب آفس: بازار لوہاراں - جنگ صدر

فون: 614295-613295

اشتاکٹ: رفیق مغل نیوز اینجنسی - ہسپتال روڈ - لاہور

فیروز منز 60 دی مال - لاہور

محبوب بک ڈپا - اردو بازار لاہور

حدیث نبوی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنالیا جائے، جب امانت کو
لوٹ کامال سمجھا جائے، جب زکوٰۃ کوتا و ان جانا جائے، جب دین کا علم
دنیا حاصل کرنے کے لیے سیکھا جائے، جب مرد اپنی زیوی کی اطاعت
اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے، دوست کو قریب رکھئے اور ماں باپ کو
دور رکھئے، جب مجدوں میں شور و غل ہونے لگے، جب قبیلے کا سردار
ان کا بدترین آدمی ہو، جب قوم کا سر برادہ ذیل ترین شخص ہو، جب شری
آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جانے لگے، جب مخفی
عورتوں (گانے والی) اور باجوں (موسیقی) کا رواج عام ہو جائے،
جب شرائیں پی جانے لگیں اور جب اس امت کے آخری لوگ پہلو پر
اعتن کرنے لگیں تو اس وقت تم انتظار کرو سرخ آندھیوں کا، زلزلوں کا،
زمین میں دھنسنے کا، صورتیں بگڑ جانے کا اور قیامت کی ایسی شانسوں کا جو
یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہماری لڑی نوٹ جائے تو
اک کے دانے ایک کے بعد ایک گرتے چلے جاتے ہیں۔

(ترجمی)

انداز

بک ڈپا

میں میں نے دو باتیں میں لکھا تھا کہ سوچ رہا ہوں اب میں اجازت
لوں، آپ کی فرمائش کے مطابق اپنی زندگی کا آخری ناول لکھوں اور
کہوں اللہ حافظ ...

ان باتوں کو پڑھ کر بھیب و غریب خطوط موصول ہوئے ...
ب سے پہلے میرے بہت ہی زیادہ پرانے قاری ڈاکٹر عذیزان میر
صاحب نے فون کیا اور کہنے لگے:

یہ نہیں ہو سکتا، ایسا نہ کریں، یہ ہم قارئین پر خلم ہو گا، کوئی مسئلہ
ہے تو مجھے بتائیں ... ہم ہر طرح آپ کا ساتھ دیں گے ... کافی دری
فون پر باتیں کرتے رہے۔ ان کی باتیں سن کر دل مجر آیا کہ مجھ سے
اب بھی میرے پڑھنے والے اس قد رحمت کرتے ہیں ... ڈاکٹر عذیزان
نہیں لا ہو رہیں 5 فیلن روڈ پر رہتے ہیں، سرکاری ڈاکٹر ہیں ... لیکن
جب یہ ڈاکٹر نہیں تھے، ناول انہوں نے اس وقت پڑھنے شروع کیے
تھے... آج بھی ان کا حال یہ ہے کہ ناول ذرا لیٹ ہو جائے تو فون
کر کے پڑھتے ہیں، ناول اب تک کیوں نہیں آیا۔

دوسرا فون گور جان سے گلیل احمد صاحب نے کیا... انہوں
نے بھی ایسے ہی جذبات کا اخبار کیا... تیسرا خط محمد ارشد صدیقی
صاحب کا موصول ہوا... اسی حتم کی باتیں اس خط میں میں لکھی تھیں...
پھر پچھا خط ڈاکٹر سعید عمار صاحب کاملا... آپ جانتے ہی ہیں، کسی
زمانے میں ڈاکٹر سعید عمار صاحب ادارے سے باقاعدہ نسلک تھے،

تو باتیرو

السلام علیکم! اس ناول کے ساتھ ہی میری کہانی بھی
ختم ہو رہی ہے۔ یوں ایک دن ہر ایک کی کہانی ختم ہو جاتی ہے، اس
میں کوئی تی بات نہیں... میری کہانی چند ماہ پہلے قط وار ناول کے آخر
میں ایک بار پھر شروع کی گئی تھی... سواں میں ختم ہو گئی... مطلب یہ کہ
عمل ہو گئی۔

اسی طرح اس بات کا بھی امکان ہے کہ یہ ناول کہیں میرے
زندگی کا آخری ناول نہ ثابت ہو جائے... پہلے ناول سوداگر کا تھا

ادارے کے لیے بہت پچھو کرتے رہے، پھر انہوں نے پر مشتملی پیر ج
نکسی، جو شائع ہوئی اور بہت پسند کی تھی... وہی بھی اب تک اس فریب
کے ہالوں کے دلہادہ ہیں، ان کا خلاط بہت بیگب ہے... ہال کے تھے
میں شائع ہو رہا ہے... باقی اس حکم کے جو مذکور موصول ہوئے ہیں...
بھی شائع کے چار ہے ہیں، پچھلے چار میں نے باقاعدہ حکم ادا کیا ہے
بے کہ آپ کی زندگی اب آپ کی نہیں... ہماری ہے... آپ ہماری
مرشی کے بغیر ہال کھٹکا بند ہیں کر سکتے...
یقان ہاتھی سر آگھوں پر... لیکن آج میں نہایت پر سخون

ادا کی میں آپ سے کہہ رہا ہوں... اب پندرہ ماہ تک ہے اتنے ہال شائع
ہوں کے، چار چھوٹے ہال ماکر 400 مسلطات کے برابر ایک سو آپ
شائع کی جائے گی... اس طرح میرا اور آپ کا حلقوں ایگی بہر اور رہے گا
اور اس دوران میں آپ کے لیے اپنی زندگی کا آخری ہال کھٹکا رہوں
گا... آپت آپت اس کو مکمل کر رہا ہوں گا... جب مکمل ہو جائے گا...
پرانے ہالوں کا سلسلہ روک کر اس ہال کو شائع کر دیا جائے گا...
پرانے ہالوں کا سلسلہ اس کے بعد بھی اگر حالات مناسب ہوئے...
چاری رکھوں گا... چار کے میرا اور آپ کا ساتھ چاری رہے... کسی

کی صورت... حالات سے بیہاں مراد یہ ہے کہ اتنی تعداد میں پندرہ
کے تھانے نہ ہو تو شائع کر جا رہوں گا... جب معاملہ تھانے کی
پوری لے کا تو اس وقت نہ چاہتے ہوئے سلسلہ بند کر دوں گا... میر

وزیر ترین چار میں خوشی سے اجازت دے دیتے تو میں اسی ہال کو
آفری ہال قرار دے کر آپ لوگوں سے اجازت لیتا...
تھا ہم آپ کا اور میرا ساتھی باقی، بنے کی ایک اور صورت یہاں
ہو گئی ہے... آپ چاہیں تو اب ہر لمحے مجھ سے ملاقات کر سکتے ہیں۔
تھی ہاں روزہ نامہ اسلام کراچی سے شائع ہوتا ہے، اب ہر اتوار دو
سلطان پکوں کے شائع کیا کرے گا، ان دو سلطات میں آپ مجھ سے
ملاقات کر لیا گریں... اس طرح آپ ہالوں کی کمی محبوں کریں
گے... اس میں ہمراہ انکل یا نقطہ دار ہال بھی شائع ہو گا... یہ شوکی
بریز کا ہے...
اسلام آپا سے جس بہادر رسائلے کے شروع ہونے کے
ہارے میں میں نے لکھا تھا، یہ ای سلطنتی کڑی ہے، بہادر رسائلے کے
بجائے انہوں نے دو سلطات ہر لمحے شائع کرنے کا پروگرام ہبایا ہے اور
سلطات میں ترتیب دیا کر دیں گا...

تو دیکھئے... اللہ نے ملاقات کی صورت بنا دی... پرانے
ہالوں میں بھی آفری میں آپ کے لیے تھی دو ہاتھی رکھوں کا... اس
وقت ایک ملاقات بھلی کی ہو جایا کرے گی... ضرب مومن میں بھی
آپہر اضمون ہر لمحے چڑھ سکتے ہیں۔

نگئے امید ہے، اب آپ کے ہاتھ کا بوجہ بمالک ہو گیا ہو گا...
اور آپ مجھے خستہ خدا نہیں بھیس گے، اسے تقدیر کا کھسا بچو کر جو

شکر کریں گے... یہ عرض کرتا چلوں... میرے قارئین مجھ سے خطوط
کے ذریعے تعلق قائم رکھ سکتے ہیں....

مستقبل میں کیا ہو گا... کوئی نہیں جانتا، مجھے نہیں معلوم...
میں اپنی زندگی کا آخری ناول لکھ بھی سکوں گا یا نہیں... اگر نہ لکھ سکا...
تو یہی ناول زندگی کا آخری ناول سمجھ لجئے گا...

والسلام
اشتیاق احمد

خوف+خوف

خان رحمان کے فون کی تھی بھی۔ ظہور نے فوراً فون اٹھایا اور بولا:

”ظہور صاحب بات کر رہا ہوں۔“

”کون ظہور صاحب! میں نے کسی ظہور صاحب کو فون نہیں کیا، کیا یہ خان رحمان کا نمبر نہیں ہے۔“

”نہ سرتوبے تک ان کا ہے، لیکن بات میں کر رہا ہوں ظہور صاحب۔“

”اور آپ کون ہیں؟“

”میں اس گھر کا سب کچھ ہوں... میری مرضی کے بغیر یہاں کچھ نہیں ہوتا... یہاں تک کہ کپڑے بھی استری نہیں ہوتے۔“

”آپ تو مجھے کچھ اوث پناگ سے آدمی لگتے ہیں... خان رحمان سے بات کراؤ... میں ان سے آپ کے کان کھینچوادا ہوں۔“ دوسری طرف سے بحثا کر کہا گیا۔

”کوئی فائدہ نہیں ہوگا... آپ آم کھائیں... جائز نہ ہیں۔“

"یہ آموں اور چیزوں کا ذکر کہاں سے آ گیا۔"

"میں آج کل محمود اور فاروق نے انداز میں باتیں کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"کون محمود... کون فاروق؟"

"آپ کو دو بار کون لگانے کی ضرورت نہیں تھی... آپ صرف یہ کہہ سکتے تھے، کون محمود فاروق... یا پھر کہہ سکتے تھے... کون محمود اور فاروق۔"

"لگتا ہے... میں نے کسی خاطر جگہ فون کر دیا... یہ خان رحمان کا نمبر نہیں ہو سکتا، ان کے گھر میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہو سکتا۔"

"ٹھیک ہے، آپ خان رحمان کا نمبر ڈائل کر کے ان سے بات کر لیں پھر۔" تلہور نے جھلا کر کہا۔

دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا... جلد ہی پھر گفتگی بنتے گئی... تلہور نے پراسامنہ بناتے ہوئے رسیور انخایا:

"تلہور صاحب بات کر رہا ہوں... کون صاحب؟"

"اوہ! یہ تو پھر وہی نمبر میں گیا۔"

"جتنی بار بھی ملائیں گے... نبی ملے گا... کیونکہ خان رحمان کا نمبر نہیں ہے۔"

"اچھا تو پھر میری بھائی فرماء کر ان سے بات کروں... میں بہت پریشان ہوں... ان سے کہیں نواب ناتاری بات کر رہے ہیں۔"

"جی کون نواب ناتاری۔" تلہور نے حیران ہو کر کہا۔

"نواب ناتاری نہیں... نواب ناتاری۔"

"جج... جی اچھا... انتظار فرمائیں۔"

اب تلہور تیزی سے خان رحمان کے کمرے کی طرف لپکا... ان کے کمرے میں رکھے یہیں کی پن نکلی ہوئی تھی... اور خان رحمان ابھی سور ہے تھے... یہ دو پھر کا وقت تھا اور دو پھر کو کھانے کے بعد سونا ان کا معمول تھا... اس نے پہلے پن نکالی... پھر انہیں ہلا بیا... خان رحمان چوک کر رہا ہے:

"ہاں! کیا بات ہے... کیا ہوا۔"

"نواب ناتاری۔"

"کون نواب ناتاری۔" انہوں نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ! شایدی میں نام بھول گیا... نواب ناتاری۔"

"اوہ! میں سمجھا... تم نواب ناتاری کی بات کر رہے ہو۔" یہ کہتے ہوئے دو اچھل کر جمع ہے۔

"جی ہاں! سمجھا نام ہے... لیکن آپ خود سوچیں... یہ بھی کوئی نام ہوا؟"

"خاندانی نام ہے... نہیں۔" انہوں نے منہ بنا لیا۔

پھر فون کار رسیور انخایا۔

"خان رحمان بات کر رہا ہوں... نواب صاحب... کیا

حال ہے۔"

"پہلے تو یہ بتاؤ... یا ری فون پر کون بات کر رہا تھا... کہہ رہا تھا، ٹلپور صاحب بات کر رہا ہوں۔" وہ بولے۔

"ٹلپور کے پنج... میں تم سے سمجھ لوں گا۔"

"لیکن جتاب! خان صاحب! مجھے حساب نہیں آتا..."

"اب میں تم سے اسڑی کرتا تو یعنی سے رہا۔" خان رحمان نے جلا کر کہا۔

"کیا کہا، خان رحمان۔" دوسری طرف سے نواب ناتاری نے جیران ہو کر کہا۔

"اوہ سوری! یہ میں نے آپ سے نہیں... ٹلپور سے کہا ہے، معاف کیجئے گا، اچھا اب جاؤ۔"

انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

"کیا کہا... اچھا اب جاؤ... یا رخان رحمان... آپ کو آج کیا ہو گیا ہے۔"

"مجھے ٹلپور ہو گیا... جب تک یہ میرے سامنے کھڑا رہے گا، میں ایک بات آپ سے کرتا رہوں گا... دوسری اس سے، لہذا پہلے اسے قارغ کر دوں۔"

"نہ... ایسا قلم نہ کرتا... بے چارے کو قارغ کرنے کی ضرورت نہیں۔"

"اوہ... ملازمت سے نہیں، اس وقت بیجان سے قارغ کرنے کی بات کر رہا ہوں۔"

"اوہ اچھا۔"

اب انہوں نے سرد لیکھ میں کہا:

"اچھا ٹلپور! تم جاؤ... میں تم سے پھر بات کروں گا۔"

"اچھی بات ہے... میں جارہا ہوں، میں بھی آپ سے پھر بات کروں گا۔" اس نے براسامنہ بنایا اور بحث کر کرے سے لکل گیا۔ خان رحمان مسکرا کر رہا گئے۔

"ہاں نواب صاحب! اب بات کریں... اب بچھا چھنا۔"

"کیا کہا... مجھ سے بچھا چھنا۔" نواب نے جیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں! ٹلپور سے... اب آپ بے گل ہو کر بات کر سکتے ہیں۔"

"اچھی بات ہے... بات یہ ہے خان رحمان... ہم سب اس وقت سخت خوف زدہ ہیں۔"

"کون سب... اور کیوں؟"

"سب سے مراد، سب گردالے اور میرے سب دوست۔"

"سب دوست... کیا مطلب؟"

"ہاں! سالانہ پارٹی کے دن یہی یہ... یاد کریں... بھی

آپ بھی اس حالت پارٹی میں آیا کرتے تھے... مہماں پر جمیں کے ساتھ صروف ہو جانے کی خیال پر تم نے آنا پیدا کیا، لیکن اس کا پورا مطلب تین کتاب وہ پارٹی نہیں ہوتی۔"

"کچھ کیا... لیکن آپ توگ خوف زدہ کیوں ہیں؟"

"بہاں کوئی کسی کو قتل کرنا چاہتا ہے... سب سے زیادہ امکان یہ ہے کہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔" "کپے معلوم ہوا؟"

"پہلے ایک گھن منون موصول ہوا... فون یہ کہا گیا... خوبی میں کسی کو قتل کیا چاہئے والا ہے... آپ اس واردات کو ہوتے سے روک سکتے ہیں تو رواک لیں۔"

"لیکن یہ صرف مذاق بھی ہو سکتا ہے، اتنی سی بات سے تو خوف زدہ نہیں ہو جانا پا سکے۔"

"فون کرنے والے نے اس کے بعد بھی کچھ کہا ہے... اسکی تم نے وہ نہیں ہنا... " دوسرا طرف سے نواب ناٹاری نے جھٹا کر کہا۔

"اچھا تو تم پہلے وہ متاوہ، " ناخان رنجان مکرانے۔

"اس نے کہا ہے... میں نے کچھ کوں ہی اتفاق سے باقاعدہ سن لی ہیں، وہ آپ کی خوبی میں قتل کایا وہ کام بہار ہے تھے... اور ناخان اپر پارٹی شروع ہوتے سے پہلے کی بات ہے... اس وقت میں

لے بھی اس بات کو کسی کام اوقت یا ایسا... لیکن پارٹی شروع ہوتے ہی سیر اخیال ملکہ بنت ہو گیا۔" "ووووووو کیسے؟"

"میں رات کو دوڑھ پہنچنے کا عادی ہوں... جس روز پارٹی شروع ہوئی، میں نے سوتے وقت دوڑھ کا گاہ اخیالیا... مازام دوڑھ کا گاہ سیر سے سراہنے پہنچی پر رکھ جاتا ہے... اتفاق کی بات سیرا ہائروڈول کیا، گاہ پچھل کیا... پکھ دوڑھ فرش پر گزائیا... کرے میں نی ہو جو دھی... میں رات کے وقت اسے بھی دوڑھ جاتا ہوں، گاہ جس سے سائز کا ہے، پکھ دوڑھ بھاگ کر اس کے پیاسے میں دال دیتا ہوں... دوڑھ جو جنی فرش پر گرا لی گئی اور دوڑھ پہنچنے کی... میں گاہ پہنچی پر رکھ کر اپنا ہاتھ ساف کرنے لا جاتا... مہماں اپنک میں نے ملی کی خوفناک آواز کی... میں نے پوکھلا کر اس کی طرف دیکھا... وہ بھی طرح تریپی اور یک دم ساکت ہو گئی... سیری سی کم ہو گئی... میں نے اسی وقت پوچھیں اخیال فون کیا... بہاں سے پوچھیں آفسیر اپنے مقام کے ساتھ آگئیا... دوڑھ میں ذہر قیامی بات ہو گئی، اسکر سے مازام سے پچھے پکھ کی، لیکن وہ پکھنے تباہ کا... وہ اسے ساتھ لے جا کر تھیش کرنا چاہتا تھا، میں نے اجازت نہیں دی، وہ تو اسے مار جائتا... اب یعنی وہ فون یاد آیا اور میں نے جان لیا کہ فون کسی نے مذاق میں نہیں کیا تھا... دوڑھ کو یہاں افری میں چیک کر لیا گی، اس میں

خدا ہاک ترین زیر تھا، وہ آدمی کو ایک منٹ سے بھی کم وقت میں اتم کر دیجے ہے۔ بس ڈین میں آیا۔ کیون ن تم لوگوں کو بنا دیا جائے۔۔۔ یہں بھی مذاقات ہوئے مدت گزر گی۔۔۔ کیا خیال ہے... آرہے ہوں۔۔۔ دیپے یہاں خوف کی خفا مچل گئی ہے اور پارٹی کا لفڑی کر کر راہو گیا ہے، ہو سکا ہے۔ تم لوگوں کے آنے سے یہاں کا ماحدل خوش کوار ہو چاہے۔۔۔ یہاں تک کہ کرواب ہزاری عاموش ہو گے۔۔۔

"اچھا ایں جمیل سے بات کرتا ہوں۔۔۔ میرا آپ کو فتن کروں گا۔"

فون بند ہوئے پر انہوں نے اسپکٹر جمیل کے نمبر ملا ہے۔۔۔ اسپکٹر جمیل و خر میں جس تھے۔۔۔ اکرام نے بتایا، ان کا کوئی چیز نہیں۔۔۔ انہوں نے گھر کے بیرون طالے۔۔۔ وہ مری طرف سے گاروں کی آواز سنائی دی:

"تی خرمائیے۔۔۔"

"خان رحمان بات کر رہا ہوں گاروں۔"

"آہا۔۔۔ انکل السلام میکھ۔۔۔ آپ کی آواز سے قدر سے کھراہت کا احساس ہو رہا ہے۔"

"اخدا زہنا انکل درست ہے۔۔۔ کمال ہے۔۔۔ ان کے لئے میں محنت تھی۔"

"اس میں کمال کہاں سے لے چکا ہو۔"

"کمال تو کہیں سے بھی لپک سکتا ہے۔۔۔ کمال کی بھی آپ لے ایک ہی کگی۔۔۔ گاروں نے خدا کہا۔

"مر جنگیں تو نہیں چبار ہے تھے۔۔۔" خان رحمان نے محنت کا ہرگز۔۔۔

"تی۔۔۔ تی نہیں۔۔۔ میں نے یہ شق نہیں بالا۔"

"سد ہو گئی۔۔۔ شوق کو پاٹ کی بھلاکیا ضرورت۔۔۔" خان رحمان نے یہ اسامدھنا کر کہا۔

"مخادراتی زبان میں ضرورت ہوئی ہے انکل۔۔۔" گاروں پڑھا۔

"یاد رکھ۔۔۔"

"یاد تم سیدھی طرح بات کرو اور یہ بتاؤ۔۔۔ وہ تمہارے اباہان کہاں ہیں۔"

"تی وہ تو ابھی دفتر سے نہیں آئے۔"

"لیکن وہ دفتر میں بھی نہیں ہیں۔۔۔ محنت ہے۔۔۔ وہ حضرت کمال ناکہب ہو گئے۔"

"ان میں سب سمجھا بات ہوئی ہے۔۔۔ جب دیکھو، بالآخر تائے ناکہب۔۔۔ گاروں نے گھبرا کر کہا۔

"تواب ہزاری کا نام تھا۔۔۔"

"ایک دو ہزار ذکر آیا تو ہے۔۔۔ نا ہے۔۔۔ کسی زمانے میں آپ، پروفیسر انکل اور اباہان ان کے پاس جایا کرتے تھے۔۔۔ وہاں

کوئی سالانہ پارٹی ہوتی تھی۔"

"ہاں اُن دنوں وہی سالانہ پارٹی دہائی جا رہی ہے۔"

"تی کی مطلب... کیا یہ پارٹی کی روز جا رہی رہتی ہے۔"

"ہاں اُنکم دس دن... اور ابھی تھایجے اس کا دوسرا بی
دن ہے... جب کہ ہاں ایک پر اسرار و ارادات ہو گئی ہے۔"

"ایک تمیں ان پر اسرار و ارادات سے بہت بُلک ہوں...
آخر پر اسرار و ارادات ہمارے حصے میں کوئی آہماں ہیں، یہ دوسروں کا
رعایتی نہیں کر سکتی۔"

"تھایجے ان کا اور ہمارا چلی دا کن کا ساتھ ہے۔" خان رحمان
ف.

"لپچے آپ تمہارے انداز میں ہاتھ کرنے لگے چیز۔"

"کہوں... کی تھیں تمہارا انداز پرندگان۔"

"یہ کیا بات ہوئی انکل۔"

"اگر تھیں تمہارا انداز پرند ہے، جب تو کوئی بھی تمہارا
انداز... حتمی خوشی ہونی چاہیے... اس میں پر بخانی کی کوئی
بات ہے۔"

"بُلک پانچیں۔" قاروہ قہکھا یا۔

"سی پانچیں؟"

"یہ کس میں پر بخانی کی کوئی بات ہے۔"

"ہاں تھر... پھوڑو... تم تو کھا جاؤ گے کان... فراہمود
اور فرزاد کے ساتھ میں لک شروع کر دو، میں پر فیر صاحب کو لے کر
آؤں ہوں... جوئی جوئی آئے گا، ہم سے گھر لئیں گے..."
"گھرنے کی کیا ضرورت ہے... وہ تو اس کے بغیر بھی مل
چکیں گے۔"

"درالم اب وہ اس حم کی پارٹیوں سے گھر اتا ہے... وہی
کیا ہے پر دگر اموں میں وقت کا بہت خون ہوتا ہے... جب کہ وقت
ٹائی کرتے کی وجہ ہے حق نہیں... بختا ہم وقت کو برہاد کریں گے،
وقت نہیں یہ باد کرے گا۔"

"ہاں یہ تو ہے... تھر جاتا آ جائیں... میں اتنی دیر میں
اگلی ہفتی ٹھوڑے تیار کر جاؤں۔"
یہ کہ کر اس نے فون بند کر دیا... ایسے میں فرزاد کی آواز
ٹھلکی دی۔

"یہ کے ہائل ٹھوڑے تیار کر رہے ہو؟"

"تم دلوں کو۔"

"اکی کی باتاں ہو گئی ہے۔"

"واب نا تاری صاحب کے ہاں سالانہ پارٹی ہو رہی ہے،
اہل جاتا ہے... انکی کوئی مسئلہ درجیں ہے... کوئی پر اسرار و ارادات
نہیں آگئی ہے۔"

"چلوا چاہے... کافی دن ہو گئے، پر اسرار واردات تھیں
جسکی آئی۔" محمود کی آواز امگری۔

"کویا تم تو جانے کے لیے ادھار کھائے ہیٹھے تھے۔"

"اپنا کھر ہے... تھا، تے مالی حالات اتنے بکھلے ہیں...
ہم کیوں کھائے بیٹھیں ادھار۔" فرزان نے پر اس انتہا۔

"تو چم سے... ایک مہار و بکھر ہم کیوں ہے؟"

"تو تم کون سامنی طرف سے تھیں کی پانے، والی ضرب
اٹھ پڑ کر لیتھ ہے۔" فرزان نے تھا سے کہا۔

"بے کوئی تک اس بات کی۔" قاروقی ہوا۔

"پاٹھیں۔" محمود نے غورا کیا۔

"کیا پاٹھیں۔" قاروقی نے بچ چما۔

"یہ کہ اس بات کی کوئی تکہ ہے پاٹھیں۔"

"اب تم سے کون مطریارے۔"

میں اس لئے دروازے کی بھتی بھی... وہ بچ کف اٹھے... اس
قدر جلد خان رحمان تھیں آکھتے تھے... تھی ان کا اندراز تھا... ان کے
والد کا اندراز بھی تھیں تھا۔

"کون ہو سکتا ہے۔"

"معلوم نہیں... دیکھتا ہوں۔" محمود نے ایحسن کے ہاتھ
کھا دو دروازے کی طرف پلا گیا... پھر اس نے دروازہ بکھول دیا۔

باہر کو زرسروں والا کھڑا انکر آیا۔

"آپ کا تھا۔" اس نے کہا۔

محمود نے دھکا کر کے تھا تو لیا اور دروازہ بند کر کے ان کی
طرف ہوا... انہوں نے لٹاٹے کو حیرت بھری نظر وہی سے دیکھا...
کیونکہ وہ ان کے والد کی طرف سے تھا...
<>

”مطلوب یہ قصہ کا پروگرام کیشل... آؤ اب لمی چان کر
جائیں۔“

”سوئے کے لیے لمی چانے کی کیا ضرورت ہے؟“ قارون
نے منٹھا۔

”تم تو کوں کو کیا ہو گیا ہے... ہر وقت لمی لمی ڈھنگ کرتے
رہ جئے...“ سمجھ خطر بات بھی کر لایا کرو۔ ”باد رپتی ٹانے سے تکم
بڑید کی آواز سنائی دی...“

”وہ سکرا دیے... پھر تمود نے کہا:
”آج کی خطر بات یہ ہے اسی چان کر ابا چان قصہ پہنچ
اے ہیں۔“

”ہاں گئی... کیا کہما...“ وہ خوف زدہ انداز میں چلا گئی...
انہیں اس طرح چلاتے سن کر وہ دھک سے رو گئے، اس لیے
کہ وہ خاق میں نہیں چلا تھیں... وہ فوراً پاہو در پی ٹانے میں داخل
ہو گئے... انہیں نے دیکھا، ان کی آنکھوں میں خوف ہی خوف تھا۔

”یہ... یہ بھری ٹھللی سے ہوا۔“

”کیا...“ تینوں ایک ساتھ ہوتے۔

”مم... میں... میں نے انہیں بتایا نہیں۔“

”کیا نہیں بتایا۔“

”یہ کہ میں نے خواب دیکھا تھا... خواب میں کوئی کہر رہا تھا،

خواب والی بات

محبود نے حیرت زدہ انداز میں اتفاق چاک کیا اور اس میں
سے مذاکال کر کر واپسی تھا:

”خیر، ادا ہا ہے کوئی پتھر کے... تم توک، خان رحمان اور
وہ فیروز اور قبیسے ناچاری کارخانے کر رہا۔“

انہوں نے فوراً ایک دوسرے کی طرف دیکھا...
”یہ کیا ابا چان وہاں پہنچے ہے ہیں... ناچاری میں اور
ہمیں پاہی بھی نہیں پہا۔“ غمزہ انکے درست سے تھا۔

”تل... تیکیں... اب کیا ہو گکا...“ اُنکل خان رحمان توہاں
جانے کے لیے پر قتل پکھے ہیں۔“

”کوئی بات نہیں... وہ پر قتل اپنے کردیں گے۔“

”لیکن یہ بات ہے کس قدر ایک اور غریب... بھو میں
آنے والی۔“

”ابا چان کی بے شمار ہاتھ بھو میں تآنسے والی ہوتی ہیں...
ان کی ان پا توں کو کوئی نہیں بچھ سکتا... یہاں بکھ کر ہم بھی نہیں۔“

انپکھر جمیل کو قصہ ناتاری نہیں آنا چاہیے... وہاں ان کی موت کی سامان تیار ہے۔"

"کیا... نہیں۔" وہ ایک ساتھ بولے۔

"لیکن خواب کی بات تو بس خواب کی بات ہوتی ہے، اس کیا اعتبار اور پھر خواب کی تجربہ تو کچھ کی کچھ ہوتی ہے۔"

"ہاں! یہی بات ہے... میں خواب پر توجہ بھی نہ دیتی... اگر آج صبح دس بجے کے قریب وہ پر اس را فون نہ آگیا ہوتا۔"

"کک... کون سافون... آپ نے ہمیں شتوپلے خواب کے بارے میں بتایا، نفون کے بارے میں..."

"بتابی کیے... فون آنے سے پہلے تم سکول جا پکے تے اور خواب کو تو میں نے اہمیت نہیں دی تھی... لیکن جب فون پر خواب والی بات کی گئی تو میرے کان کھڑے ہوئے... اور سکول سے آئے تھیں دیری تھی ہوئی ہے... اب تمہارے سامنے کھانا رکھتی تو کچھ بتاتی ہے۔"

"خیر... اب بتائیں... فون کرنے والے نے کیا کہا تھا۔"

"یہ کہ انپکھر جمیل اگر قصہ ناتاری آئے تو ان کی ٹالیں تو دی جائیں گی۔"

"بس... اتنی ہی بات۔" فاروق نے منہ بنایا۔

"یہ ہم لوگوں کے لیے واقعی اتنی ہی بات ہے... لیکن... خواب کی بات اس کے ساتھ ملتے پر میں نے خوف محسوس کیا تھا... فون

کرنے والے نے کہا تھا... کیا آپ خواب کی بات بھول گئی ہیں... یہ سن کر میں بہت زور سے چوکی تھی... ذرا سوچو... خواب تو میں نے دیکھا تھا... اس کے بارے میں کسی کو کیا پتا... جب تک کہ میں کسی کو نہ بتا دوں... اور میں نے اس وقت صرف تم سے اس خواب کا ذکر کیا ہے۔"

"من... نہیں... نہیں۔"

وہ تینوں حجرت زدہ انداز میں چلائے... میں اس وقت دروازے کی گھٹنی نہ اٹھی۔

<>

کیا!!!

انہوں نے چونکہ کر ایک درسے کی طرف دیکھا... انہوں خان رحمان کا حق پیر محمود دروازے کی طرف پکا... دروازہ کھو لئے پر فیض داؤ داور خان رحمان نظر آتے...

"یہ کیا... تمہارے منہ پر تو ہوا بیان از ری ہیں... بھائی ہم خان رحمان اور پیر فیض داؤ ہیں... کوئی جعل نہیں۔"

"یہ... یہ بات نہیں اکل،" محمود کے منہ سے لٹا۔

"جب تھا... جو بات ہے... وہ بتا دو... ہم برائیں مانگ لے۔"

"اندر آ جائیں۔" اس نے کہا۔

"بس اتنی ہی بات تھی...."

"تھی... کیا مطلب؟"

"میں نے یہ پھاٹھا... جو بات ہے... وہ بتا دو... تم بت جواب میں کہا... اندر آ جائیں، گویا بات سرف اندر آ جانے کی حد تک تھی۔"

"تھی... نہیں... آپ قابل بھیج گئے... بات کھا دو رہے۔"
اب دا اندر دا مل ہوئے... محمود نے دروازہ بند کر دیا...
خان رحمان اور پیر فیض داؤ دکی نظریں قارروق اور فرزانہ کے پیروں پر
چڑیں... وہ حیران رہ گئے۔

"یہ... یہ کیا... بیجاں بھی خوف کا رائج ہے۔"
"اندر بادو بیتھنے میں ایسی جان بھی خوف میں جاتا ہیں۔"
"یہ تمہارے گھر میں خوف کب سے دھمل ہو گیا... اس کی یہ جرأت... جوشید کہاں ہے۔"

"یہ کیا مسئلہ ہوا... جوشید کہاں ہے... صاف ظاہر ہے...
خڑ میں ہو گا..."

"تھی نہیں... خڑ میں نہیں ہیں۔"
"اُس سے بھی... کوئی معاملہ قبیل آ گیا ہو گا... اس میں بیٹھنی کی کیا ہات ہے..."

"جب آپ سُن کے تو پر بیٹھنی کی بے شمار باتیں سامنے آئیں گی۔"

"اُس پر اعتماد فرمائے... پر بیٹھنی کی بے شمار باتیں تم کہاں سے افراطی... خان رحمان کے لئے من جوستی جوستی تھی۔
"اغاث کرنیں لائے اکل... خود بخود آگئی ہیں۔"

"یار جوں بات نہیں بنتے گی... ساری بات تھا اس۔"

"تی اپنا... منے... میر... ہم ابی سکول سے آئے تو
جس کر آپ کا فون آگئی... آپ نے خبر ساتھی کو فردا اپ کے ہاں
جا گئے... وہاں کوئی لگنی کی واردات ہوتے والی ہے... ابی آپ
فون آیا تھا کہ دروازے کی سختی بیکی... میں نے دروازہ کھوڑا تو یاہر کو
سردی والا کھڑا تھا، اس کے پاس تھے ایک لفڑی تھا، وہ اس نے بچے
و سے دیا... میں لفڑی لیے اور آیا... اس کو کھولا تو وہ ایسا جان کی طرف
سے تھا اور انہوں نے وہ لفڑی قبضہ ناٹاری سے بچا لیا۔"

"کیا!!! دلوں چلائے۔"

"تی ہاں! سنتے جائیں... اس پر کھا تھا... خیر وارث تھوڑی
نماں رہ جان اور ہر فیروزہ وہ قبیلے ناٹاری کا رخ بھی نہ کرے۔"

"کیا!!! دلوں پھر چلائے۔"

"سنتے جائیں... ہمارے ہمراں سے قبضہ ناٹاری کا لفڑیں کر
باور پیٹی غائبے میں اسی جان زور سے چکھیں... ہم نے پوچھتے کی ہے
پہنچی انہوں نے دیکھا کی جھر جان کی ترین خبر ساتھی... یہ کہ رات انہوں
نے ایک خواب دیکھا تھا... خواب میں کوئی ان سے کہہ رہا تھا...
خیر وار اپنے بھی شیقہ ناٹاری کا ہرگز رخ نہ کریں۔"

"کیا ۴۴۲... وہ ایک ساتھ چلائے... ان کی آنکھیں مارے
جھرتے کے بھیل لگیں..."

"یہ... یہ تو اپنی بہت بیگ، جیسے اگری اور پر اسرا رہاتیں
ایک بیکری ہو گئی ہیں۔"

"ابی آپ نے ان سب سے زیادہ بیگ، جیسے اگری،
سلطی خیز اور خوبی کے ترین باتیں بھیں تھیں۔"

"اور وہ کیا... کیا اپنی کوئی ایسی بات رہتی ہے۔" خان
رہاں نے پوچھا۔

"وہی بات کن کر تو ہمارے پیروں پر ہوا یا ان اڑتے گی
ہیں... اب اگر آپ پڑا چتے ہیں کہ آپ کے پیروں پر ہوا یا ان د
اڑیں تو وہ بات نہ بھیجیں۔"

"یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم وہ بات نہ بھیجیں۔" پھر
صاحب نے کھوئے کھوئے اندر اڑا میں کیا۔

"سب پھر ان لگیں... ہمیں کیا... فون کرنے والے نے کہا
تھا... کیا آپ خواب والی بات بھول گئیں۔"

"کیا... کیا مطلب؟" وہ بڑی طرح اپٹھے۔

"تی ہاں! انکل... آپ خود سمجھیں... چھٹا لیک ہے...
ون آئے کی حد تک تو بات لیک ہے... ایسا تو ہمارے ساتھ ہو گا رہتا
ہے... لیکن خواب کی بات کا فون کرنے والے کیسے علم ہو گیا۔"

"یہ شاید اس دنیا کی الگی ترین بات ہے... پھر
صاحب... آپ اس ہمارے میں کیا کہتے ہیں... کوئی دوسروں کے

کسی خواب کے بارے میں کیسے جان سکتا ہے۔“
”یہ... یہ نہیں ہو سکتا ہے۔“ انہوں نے مارے خوف کے
کہا۔

”خوابوں کے بارے میں تحقیقات کیا ہیں؟“

”مخفی نظریات ہیں... کوئی کچھ کہتا ہے... کوئی کچھ...
لیکن سب کے سب لوگ کسی ایک سوچ پر قائل نہیں ہو سکے... اتفاق
نہیں ہو سکا کہ خواب کیا ہیں... یہ کیسے دیکھے جاتے ہیں...“
”خواب کی بات چھوڑو... اس پر بعد میں ہم غور کرتے رہیں
گے... سوال یہ ہے کہ جشید قبہ ناتاری کیسے پہنچ گیا... وہ ہمیں
جنانیں سکتے تھے۔“

”انہوں نے بتایا تو ضرور ہو گا... شاید انکل اکرام کو کچھ بتایا
ہو۔“

”اوہ ہاں... واقعی... پہلے ان سے پوچھ لیتا چاہیے۔“
اب انہوں نے اکرام کے نمبر لائے... اس کی آواز سننے والے
خان رحمان بوئے:

”اکرام بھائی... اپنے جشید کہاں ہیں؟“

”قبہ ناتاری گئے ہیں... لیکن کہہ کر گئے تھے... کہ:
بات گھر کے لوگوں کے علاوہ کسی کو نہ بتائی جائے۔“
”کیا!!!“

”وہ سب ایک ساتھ چلا اٹھے... دوسری طرف سے اکرام نے
غمبر اکر کہا:
”کگ... کیا مطلب؟“

<< >>

آ جاؤ

پند نئے خاموشی کے مالم میں گزر گئے، آنکھ اکرام کی آواز
بہر فون پر سنائی دی:

"لیکا ہو رہا ہے... آپ کچھ بھی لے جائیں۔"

"اکرام تم سین آ جاؤ... معاملہ لس پر لمحہ علیم ہوتا ہے اسے
بے۔"

"اچھی بات ہے... میں آ رہا ہوں۔" اکرام نے کہا اور
خان رحمان نے فون بند کر دیا۔

ایسے میں فون کی لٹکتی بی بی... خان رحمان نے فون اریجین
الٹھالیا... دوسرا طرف لاپ تھے:

"ہاں! خان رحمان! کیا رہا۔"

"یہاں تھوڑا سا ایک منٹ قشی آ گیا ہے... میں ابھی کچھ دیر
بہدا آپ کو فون کروں گا۔"

"لیکن میں بہت بے چینی سے انکار کر رہا ہوں۔"

"اور ہم یہاں بہت بے چینی سے آنے کے انتظامات میں

صردی چیز۔" خان رحمان نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی... اس طرف کبھی پہنچتی۔"

"ابھی ہم آپ کو کچھ بتانے کی وجہ سبھی میں نہیں ہیں۔"

"اچھا خیر... میں بے تاثی سے انکار کر رہا ہوں۔"

"کوئی اور بات تو سائنس نہیں آتی۔"

"جس... حالات جوں کے توں ہیں... میں جب سے

وہ وہ الادا اتفاقیں آ رہے... سب کے سب خوف زد ہو جیں۔"

"لیکن سب کو خوف زدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے... بات

تو صرف آپ بکھر ہے تا۔"

"میں... پری و دعوت میں سے وہ کے کوئی کرنا چاہتا ہے..."

یہ کسی کو معلوم نہیں... فون پر بھی کہا گیا تھا... اس بارد دعوت کے موقع پر

ایک آنکھ شرور ہو گا۔"

"اٹھا پا رہم فرمائے... بہر حال آپ غرفہ کریں... " یہ کہ

کرنا ہوں نے فون بند کر دیا۔...

اور پھر اکرام وہاں پہنچ گیا... انہوں نے اکرام کو تمام ہاتھ

تاتاں... اس کی جیست کا بھی کوئی لحکا شدہ نہ ہا۔...

"پوچھا کی شاید اونچی ترین بات ہے... بھائی صاحب کے

خواب کا کسی کو کیسے پیا چل کیا۔"

"ای بات نے میں پکڑ لایا ہوا ہے... دوسرا طرف ہمیشہ کا

یہ خطا ہے... یہ بخدا انہوں نے قصہ ناٹاری سے لکھا ہے... اس میں
ہمیں ہدایات کی ہیں کہ ہم تجھے کارخانے کریں، ہم سری طرف پا اخدا
کر دو، وہاں خطرے میں ہیں... ان حالات میں ہم یہاں کیسے رک
سکتے ہیں... تم خود چوچا کرام۔"

"اور ان حالات میں انہیں یہ بخدا نگاتے کی بھدا کر
شروع تھی کہ ہم یہاں نہ جائیں۔"

"ای بات نے تمہیں مغلک میں داخل دیا ہے۔"

"ہم یہاں پہنچنے کو رکھتے... اور ہماری انہیں سکتے... اس
وقت صورت حال یہ ہے... پکوئی بھی ہو... ہم جائیں گے۔" "مدد
فیصل کرنے لگے میں کہا۔

"پاکل لیک ہے... ہمیں جانا ہو گا،" فرزاد نے کہا۔

"اب جو ہو گا، وہ کہا جائے گا۔" قارونی بولا۔

"تباہ ہر میں بھی ہاؤں گا۔" عمان رحمان نے کہا۔

"پھر ہملا میں یہاں رک کر کیا ہوا جو گھوکھوں گا۔"

"اوہ مم... میں... میں کیا کروں۔" اکرام نے کہا۔

"تم یہاں رکو گے... اس لیے کہہ جانے کب کیا صورت
حال فیل آ جائے... شروعت پڑنے پر ہمیں بناوا جائے گا۔" عدان
رحمان نے کہا۔

"اوہ کے... مختار ہے۔"

اور پھر وہ اسی رات بخت سے سماں کے ساتھ روایت ہو گئے...
اور وہ مگر سے لٹکے... اور فون کی کھینچی گئی... تجھم جیشہ نے پریشان
ہو کر فون کا دریہ یورا خالیا...
"تھی... فرمائیے۔"

"میں نے یقیناً بھیجا تھا... کہ کوئی تصدیق کارخانے کرے...
لیکن کوئی نہیں رکا... سب نے موہت کی کا دادی کا درخواست کر لیا، کیا میہمت
ہے۔" اسکے بعد جیشہ کی جعلی آنکھی آواز سنائی وہی۔

"آپ بھی توہاں ہیں۔"

"اس صورت میں صرف میں یہاں خطرے میں ہوں...
اب س کے سب ہوں گے۔"

"لیکن خطرے توہاں صرف تو اب تھا جو ہی کوئے۔"

"اس کے خطرے کا انکش بہاد بنا گیا ہے... خور کرو... اور
ہاں کسی کو کسی آدمی کا قلی کر جا۔" تو پہلے سے کہاں یہ بات تھا
گئی... تھا نے پھر تو وہ زیادہ آسانی سے واڑ کر سکا تھا اور کامیاب
ہو جاتا... پھر دو حصہ کا کرتا... لیکن کا دہاں ہو جو دہوڑا... کیا ان لوگوں
نے اس پر خور جیسی کیا۔"

"کیا مطلب... کیا تو اب ناٹاری... خود یہ سب ہاں پچا
ہے ہیں۔"

"اس کا ذریعہ دست امکان ہے... لیکن ہو سکتا ہے... یہ بات

"یہ کبے ہاں کلہ پے کہا، آپ غیرے میں ہوں اور وہ بیہاں
آرام سے بچتا ہاں گے۔"

"تھم سب کے سب بھس جائیں گے۔"

"انھیں اس کی کوئی پر انھیں۔"

"میں انھیں سمجھاتے کی کوشش کرتا ہوں... تم جو حالات آتی
تی صاحب کو نہ دو۔"

"کیا مطلب... اس کی کیا ضرورت ہے۔"

"اس کی ضرورت ہے... ابھی تم لوگوں کو معلوم نہیں... مم
کس غیرے میں کرنے پڑے ہار ہے ہیں اور غیرہ ہر لئے کوئا درہ ہا ہے.
کم نہیں ہو رہا۔"

"اٹھا پاہا تم فرمائے... آپ تو اڑائے وے رہے جیں۔"

"میں مجھوں... اچھا اٹھا لکھ ہے۔"

"فون بند ہو گی... جلدی تھان رہمان کے موبائل کی ٹھنٹی ہی۔"

"خیر و اراکل... یہ فون نہ شکیں... یہ ضرور اما جان کا ہے۔"

فرزانہ چالا کی۔
"جب تو ضرور سننا چاہے۔"
"نہیں... سننا چاہے... وہ بھیں قصہ جانے سے روک دیں
کے۔"

"تم بھیں رکیں گے۔"

باکل نہ ہو... صین ۱۹۷۰ کا گزناوار میں کادہ ہاں پلے سے ۲۰۰۰ء ۲۰۰۲ء...
یہ بات مجھے پوچھا رہی ہے... کیا یہ سب ہم کو ہاتے کا منصب بھایا کی
ہے... بھاگہرے لے یہ نظام کیسی اور حکومت کر دیں... گوہا نجی
دیا جا رہا ہے کہ آجاتے... چینیں دیکھ لیں کے... اب مجھے ۷۴۰۰ء ۷۴۱۰ء
قاچید یکناں بھی ضروری تھا کہ آجڑاں قبیلے میں کیا ہوا ہے... جناب
میں تھک اپ میں یہاں آ گیا... یہے کل کہانی۔"

"آپ نے ابھی اور ہی نہیں سنی... وہ بھی مجھوں تھے۔"

"یہاں کی بات یہ ہے کہ تم سے ایک خواب دیکھا تھا... اس
خواب کا ذکر باہر سے کسی تیرے نے کیا تھا کہ تم نے یہ خواب دیکھا
ہے... یہ جو ان کی ضرورت ہے... صین آٹھ کا دوسری بہت زیادہ ترقی کا
دور ہے... اس پر ہم بعد میں خود کریں گے... خیر... ایک طرف انہیں
میر الافق ملا... ایک طرف خواب والا واقعہ ہو گیا... اور وہ اس طرف
آئے پر مجھوں ہو گئے... صین انہوں نے میری بات نہیں مانی...
امسوس۔"

"اگر یہ اخاہی نہ لدے ہے... بھتکا کر آپ کہہ دے جیں... وہ
اہمی وہ راستے میں ہی ہیں... آپ انھیں روک لیں۔"

"ہاں! میں بھی کروں گا۔"

"لیکن، وہ کیس کے بھر بھی نہیں۔ وہ اُنہیں پڑیں۔"

"کیا مطلب؟"

"ای لیے تو کہہ رہی ہوں... فون نہیں۔"

"اپ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔" نان رحمان نے فوراً کہا۔

"جب ہمارا آپ کی مرثی۔"

اور ہمارا انہوں نے سب سات ان کر کے کام سے لا کایا۔

"تم توک اچھا نہیں کر دے گے... ابھی کچھ نہیں بگاؤ۔" وہاں
وٹ جاؤ۔ آکے بیچھے ہمار سے گرد بیرون سڑپتہ ہوتے ہمال ہا کیا ہے۔

میں تم لوگوں کو اس ہمال سے ہمار رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں... اور تم

اندر ہی اخیر طبقے آرہے ہو۔"

"تم بجور ہیں... یا پھر تم فوراً ادھر آ جاؤ۔"

"مچھ تو بہر ہمال ان لوگوں سے دو دو ہاتھ کرنے ہیں۔"

"یہ دو دو ہاتھ تم ایکے بھیں کر سکتے... سب مل کر کریں
گے۔"

"نان رحمان... تم بہت خندی ہو... اور باقی سب بھی...
بھر اساراپی و گرام پیچھت کر کے رکھو گے۔"

"کی تم اپنی بھیوں ہو جیشید۔"

"ایک چڑا ریشم دیجیہو۔"

"جب تو افسوس ہے۔" نان رحمان بولے۔

"اس کا مطلب ہے... تم رک رہے ہو۔"

"بھر افسوس کی کیا ہاتھ رہ کی... افسوس تو بھی ہے کہ تم نہیں

رک رہے۔"

"ایا... جیرے سے ٹھیکہ بجیہو ہوئے پر بھی نہیں رک رہے۔"

"پاکل نہیں۔"

"جب تھیں کوئی نہیں رک سکا۔ آ جاؤ... لیکن مجھے خاش
نہ کرنا... میں تمہارے آس پاں ہی رہوں گا۔ آج تھیں کھلی رکنا...
وہ سرف مجھے خاش کر دے ہے ہیں... سرف مجھے مارنا چاہے ہیں... ان
کا خیال ہے... اگر انہوں نے مجھے مارنا چاہا... تو تم خود بخوبی رجڑا
گے۔"

"اگر حالات یہ ہیں تو تم انکل کا مر ان کو نہ ہالیں... ٹھکی
ہو اور زکون ہالیں۔"

"فی الحال نہیں... ضرورت ہوئی تو... اچھا ہے... میں
ذیادہ ویر فون پر بات نہیں کر سکا... وہ جیرا مراغہ کا ہے۔"

ان اخلاق کے ساتھی فون بند کر دیا گیا... اب انہیں معلوم
ہوا، اپنے جیھی انہیں کیوں روک رہے ہیں... آخروں تھبہ ناواری بھی
گئے... انہیں قبیلے کے دروازے پر روک لایا گیا... پاہیں کے ہو ان
فروہ ان کی طرف چھے...
<>>

ادنی خادم

”مہربانی فرمای کر اپنے کائنات دکھائیں۔“ ان میں سے ایک نے نہایت شرخاندازی میں کہا۔
وہ خوش ہو گئے... عام طور پر پولس والے شرخاندازیں بات کرتے ہی نہیں... خان رحمان کی گاڑی تھی، اس لیے انہوں نے کائنات ہال کر سامنے کر دیے... وہ ہر طرح حمل تھے... اس وقت وہ میک اپ میں بھی نہیں تھے... تھے بھی اپنے ملک میں... اس لیے پریشانی والی تو کوئی بات تھی نہیں... بے غفری سے گاڑی میں چیختے رہے پولس میں کائنات لے کر ایک طرف پلا کیا... شاید اپنے آفیسر سے بیک کرنے کے لیے... پانچ منت بعد اس کی واہی ہوئی۔
”تھارے آفیسر آپ کو بداربے ہیں۔“

”اچھی بات ہے۔“ یہ کہہ کر خان رحمان گاڑی سے اتر آئے۔

”صرف آپ کو نہیں... آپ س کو... آپ کی خانی بائے گی۔“

”وہ کس خوشی میں۔“

”آپ کو تم معلوم ہی ہے... آج کل ملک میں ہر طرف بہوں کے دھماکے ہو رہے چیز، دہشت گردی زور دوں پر ہے... اس لیے جو ایک کی خانی لینے کے بعد قبیلے میں جانے دیا جاتا ہے۔“

”بات تو محتول ہے...“ وہ مسکرائے اور سب پہنچے اور آئے...“

انہیں سرک کے کارے بنے ایک پولس بکھن میں ایک آفیسر کے سامنے پہنچ کیا گیا۔

”یہ آپ کے کائنات ہیں۔“ اس نے خان رحمان کی طرف دیکھا... کیونکہ کائنات پر تصور بھی تھی۔

”تھی بہاں! میرے ہی ہیں۔“

”ان س کی خانی لو بھی۔“

”بہم پا چیز تو خانی نہ دیں... بکھن ہم نے سوچا... اس میں کیا حرث ہے... اچھا ہے... سب کی خانی لی بائے۔“ خان رحمان مسکرائے۔

”یہ آپ نے کیا کہا... کہ آپ پا چیز تو خانی نہ دیں... یہ کیسے ہو سکا ہے۔“

”بہم لوگ بھی سرکاری طازم ہیں اور ہمارے اپنے کائنات ہیں... ہم وہ دکھا کر قبیلے میں داخل ہو سکتے ہیں... بلکہ یہ کائنات

دکھائے بغیر بھی۔"

"میرا خیال ہے... ایسا نہیں ہے۔" پولیس آفیسر کا لمحہ یک دم بدل گیا... اب اس کے لمحے سے شرافت غائب ہو گئی۔

"وہ کیسے جناب؟"

"ہم چاہیں تو حاشی لیے بغیر یہاں سے ملک کے صدر کو بھی نہ جانے دیں۔" اس نے کہا۔

"اوہ! جب تو مقابلہ خوب رہے گا... اب تو ہم بھی حاشی نہیں دیں گے... کیا خیال ہے پچھو۔" وہ ان کی طرف مڑے... تاکہ ان کی مرضی بھی علوم کر لیں..."

"آپ نے بہت خوب فیصلہ کیا ہے انکل۔" فاروق سکرایا۔

"کویا آپ حاشی نہیں دیں گے۔"

"نہیں! اپنے کاغذات دکھائیں گے۔"

"کاغذات تو یہاں صدر صاحب بھی دکھائکتے ہیں... لیکن حاشی کے بغیر ہم انہیں بھی نہیں جانے دیں گے۔"

"مطلوب یہ کہ اگر میں کہوں... میں ملک کا صدر ہوں اور میرے پاس صدر ہونے کا ثبوت موجود ہے، کاغذات کی صورت میں.. آپ وہ کاغذات دیکھ لیں تو آپ ان کو نہیں دیکھیں گے۔"

"ہاں! لیکی بات ہے۔"

"تب تو اپنے کاغذات دکھانا فضول رہے گا۔" پروفیسر داؤڈ

نے منہ بنا یا۔

"بالکل فضول۔" فرزانہ بولی۔

"لیکن... قانون کا تقاضا اپنی جگہ... ہمیں کاغذات دکھانا چاہئیں۔" محمود نے جلدی سے کہا۔

"اچھی بات ہے... یہ بھی کی۔"

اور پھر ان سب نے اپنے خاص کاغذات نکال کر اس کے سامنے رکھ دیے... اس نے ان پر ایک سرسری نظر ڈالی... پھر بولا:

"یہ تو کچھ بھی نہیں جناب! ایک بار یہاں کماٹ رانچیف آئے تھے... وہ بھی آپ لوگوں کی طرح اکڑ گئے تھے... بس میں نے انہیں روک لیا... اور جانے دیں دیا۔"

"اچھی بات ہے... اب ہمارے لیے کیا حکم ہے۔"

"حاشی دیں گے تو آگے جائیں گے... ورنہ نہیں سے واپس۔"

"کیا یہ قصبہ ہمارے ملک کا حصہ نہیں ہے۔"

"ملک کا حصہ ہے... لیکن اس قبے کو ہم نے خرید لیا ہے۔"

"کیا مطلب؟" وہ سب زور سے چوکے۔

"ہم نے ملک کے اس قبے کو حکومت سے خرید لیا ہے... ملک کے صدر نے یہ قبہ ہمیں فروخت کر دیا ہے... لہذا اس قبے کے بالکل اب ہم ہیں۔"

"... یہ آپ کیا کہا ہے ہیں۔" خان رحمان دھک سے
روگے۔

"وہی جربات ہے۔"

"تن نہیں... نہیں۔" ان سب کے منہ سے لٹکا۔

"کوئی مگر اگر ہے... اسی لیے میں نے کہا تاکہ بیہاں سے
حاشی دینے بغیر ملک کا صدر بھی نہیں گزر سکا۔"

"لیکن صدر صاحب ملک کا کوئی حصہ کسی کو فرودت نہیں
کر سکتے..."

"کوئی جہاں! کیا ملک کی اکٹھ زمینیں ملک کے عکران
و گوں کو فرودت نہیں کر دیتے۔"

"لیکن وہاں حکومت تو حکومت کی ہی رہتی ہے... خرچ اور
قانون کے تو پایا ہند رہتے ہیں... سکتہ ملک کا ہی پڑتا ہے۔" پر دفتر داد
دے ہلدی چل دی کہا۔

"ہاں ای ہاتھی درست ہیں... لیکن یہ قصبہ اور طرح خرچ
کیا ہے... صدر صاحب سے معاہدہ ہوا ہے... اس قصبے میں تا ان کا
عمر پڑے گا... نہ یہ لیس اور فوج ان کی ہو گی... ہر چیز ہماری اپنی ہو گی
اور اب بیہاں ہر چیز ہماری اپنی ہے..."

"اگر بات بھی ہے جس تو آپ بالکل نیک کہتے ہیں... ہم
حاشی دینے کے لیے تیار ہیں۔"

"بہت جلدی تھیا رہاں ہے۔" دہنہا۔

"ہمیں ان حالات کا علم نہیں تھا۔"

"خیر... حاشی لوگی ان کی اور بہت زیادہ ایسی طرح حاشی

و... یہ لوگ خلہنا کر سکتے ہیں... قبیلے کے اندر بھی ان پر نظر رکھی
جائے گی۔"

"اگر آپ کا مذیاں یہ ہے تو آپ ہمیں اندر جانے کی نہ
دیں۔"

"قبیلے کی آمدی کے لیے غیر ملکی لوگوں کی آمد و رفت ضروری
ہے... وہ آئیں کے لیے و فرودت کریں گے... ہوتھوں میں ضمیریں
کے، اس طرح قبیلے کو نیچس ملے گا... اور قبیلے کا انتقام ہال سے
کا... ورنہ سارا کام خوب۔"

"آپ نے یہ بات بھی نیک کی۔"

پھر ان کی حاشی لی گئی... اور آخر اندر جانے کی اجازت مل
گئی... اس وقت آفسر نے کہا:

"اس بات کا مذیاں رکھیے گا... آپ ایک زرخیز زمین پر
مل رہے ہیں... آپ اس زمین کو کوئی تھسان نہیں پہنچائیں گے...
کی بھی چیز کو اگر آپ لوگوں کی وجہ سے تھسان پہنچا... تو اس کی وجہ سے
داری آپ پر ہو گی... آپ کی بھروسہ سے وہ تھسان پورا کیا جائے
گا۔"

"ایک تو تم ہر جگہ خوف محسوس کرنے لگتی ہو... ہے کوئی تک۔"

"پہنچیں...، فرزان نے فوراً کہا۔

"کیا پہنچیں۔" پروفیسر داؤڈ بول اٹھے۔

"یہ کہ اس میں تک ہے یا نہیں۔"

"لیکن کس میں۔" پروفیسر صاحب نے پوچھا۔

"یہ بھی پہنچیں کہ کس میں تک ہے یا نہیں۔"

"عجیب ہے تکے ہو...، فرزان بولی۔

"ذریحشید کے نمبر ڈائل کرو... ویکھیں... اب انہوں نے اپنا موبائل آن کیا ہے یا نہیں۔" پروفیسر بولے۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" خان رحمان نے کہا۔

"کس بات کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔" پروفیسر داؤڈ نے انہیں گھورا۔

"اس بات کا... کہ انہوں نے اپنا موبائل آن کر لیا ہو۔"

"اوہو... تم چیک تو کرو۔"

محمود نے نمبر ڈائل کیا... لیکن سیٹ بند تھا... اس نے انکار میں سر ہلا کیا...،

"لیکن وہر ہیں گے ہمارے آس پاس۔"

"میرا خیال ہے... وہ تھیک کہہ رہے تھے... قبے کا رخ نہ

"ایک تو تم ہر جگہ خوف محسوس کرنے لگتی ہو... ہے کوئی

"تھیک ہے..."

"اور میں نے پڑھا ہے... آپ کا تعلق انسلائی جیشید سے ہے... قبے میں ان کا داخل نہیں ہو سکتا... قبے کے مالک کا حکم ہے۔"

"قبے کے مالک کا کیا نام ہے جتاب۔" خان رحمان بولے۔

"آپ لوگ اپنے کام سے کام رکھیے... قبے کے مالک کے بارے میں نہ سوچیں... اور اب جائیں، میں نے آپ کو ضرورت سے زیادہ وقت دے دیا... اور ہر دیکھیں... گاڑیوں کی لائن لگ گئی ہے... ب لوگ برے برے منہ بھار ہے ہیں۔" اس نے جز بھج میں کہا۔

وہ باہر نکل آئے... اپنی گاڑی میں بیٹھے اور آگے بڑھ گئے فوراً ہی ایک سیاہ رنگ کی کار ان کے تعاقب میں شروع ہو گئی۔

"یہ تو گویا سائے کی طرح ہمارے ساتھ رہے گی۔"

"کوئی پروانہ نہیں..."

"لیکن ابا جان نے تو بتایا تھا کہ وہ قبے میں ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے... وہ ان کے علم میں لاے بغیر قبے میں داخل ہوئے ہیں... یا پھر میک اپ کے ذریعے۔"

"ہوں... میں تو یہاں خوف محسوس کر رہی ہوں۔" فرزان نے پریشان ہو کر کہا۔

کرنا۔ ”فرزانہ بڑا ای۔

”جمرت ہے... صدر صاحب نے یہ قصبہ کب فروخت کر دیا... پہاٹک نہیں چلا۔“

”یہ حکومتوں کے معاملات ہیں، غیر ملکی قرضے ادا کرنے کے لیے رقم پاس نہیں ہوگی... انہیں اور کچھ نہ سوچتا تو قصبہ بچ دیا۔“

”ارے باپ رے...“ فاروق کا نپ گیا۔

”کیا ہوا؟“

”یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے... قصبہ بچ دیا۔“

”حد ہو گئی... بھلا یہ کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔“ محمود جھلا اخخار۔

”کیوں... کیا بات ہے... اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا۔“
فاروق مسکرا یا۔

”اچھا بھائی... دماغ نہ چانو... ہم کوئی ناول نہ کرنے نہیں ہیں...
یہ بحث کسی ناول نہ کار سے کرنا۔“

”ہوں... نمیک ہے۔“ فاروق نے فوراً کہا۔

”کیا نمیک ہے۔“
”خاش کروں گا کسی ناول نہ کرو کو... اور یہ بحث اس سے کرنا
کروں گا...“ اس نے جلدی سے کہا۔

”خیر تو ہے... بہت شریف ہو رہے ہو۔“ فرزانہ کے لیے

میں جمرت تھی۔

”شاید یہ اس قبیلے کی فضا کا اثر ہے۔“

ایسے میں سامنے سے آنے والی کارے ان کا راستا روک لیا:

”کیا بات ہے بھائی.. کیا یہ سڑک آپ نے خرید رکھی ہے۔“

”ہاں! سیکی بات ہے... یہاں سے صرف وہی گزر سکتا ہے،

جسے میں گزرنے کی اجازت دوں۔“

”آپ کی تعریف؟“

”میری تعریف... ہاں... سورج کو چرانغ دکھانے والی

بات ہے۔“ وہ پھنسا۔

”کیا مطلب؟“ وہ چوکے۔

”سورج کو کوئی چرانغ دکھائے تو کیا سورج کی تعریف ادا

ہو جائے گی۔“

”بات پلے نہیں پڑی...“

”خیر اس بات کو دوسرا طرح لیتے ہیں... کہاں رائج بمجنون

کہاں نکلو اتلي۔“

”کیا آپ محاذرات اور ضرب الاقبال میں بات کرنے کے

عادی ہیں۔“

”تم یہ پوچھو... میں کس بات کا عادی نہیں ہوں۔“ اس نے

اکڑ کر کہا۔

”آپ تمیک کتے ہیں... اب آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔“

”گماڑی سے اتر آئیں... اور خود کو چیک کروائیں۔“

”ابھی ابھی... چیک پوسٹ پر ہمیں چیک کیا گیا ہے...“

”ڈاشن لی گئی ہے۔“

”جانتے ہوں... سیاہ رنگ کی کاراٹی لیے تو تمہارے چیخنے کیلئے ہوں۔“

”ہوں۔“

”کیا مطلب۔“

”مطلب یہ کہ جس پر کوئی شک ہوتا ہے... اس کا تعاقب

سیاہ کا رسمل کرتی ہے... اب جب تک آپ لوگ اس قبیلے سے پڑے

نہیں جائیں گے... یہ کاراٹ کے ساتھ رہے گی۔“

”یہ تو اچھی بات ہے۔“ فاروق خوش ہو گیا۔

”وہ کیسے؟“

”ایسے کہ اگر ہماری کارخراپ ہو گئی تو ہم اس پر لفٹ لے

سکتے ہیں۔“

اس کامنہ بن گیا۔

”میں اور ہرادھر کی باتیں پسند نہیں کرتا۔“

”مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ اور ہرادھر کی بات ہے۔“

”حد ہو گئی... تم لوگ تو شاید میرے کان کاٹ لو گے۔“

”ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔“

”جی تو پھر پہلے یہ بتاؤں۔“ محمود نے کہا۔

”کیا بتاؤں۔“

”یہ کہ آپ کس بات کے عادی نہیں ہیں۔“

”ہاں! یہ تم نے کام کا سوال پوچھا... لو سنو! میں معاف

کرنے کا عادی نہیں ہوں۔“

”لیکن کیا معاف کرنے کا...“ فاروق نے پوچھا۔

اور وہ بے ساختہ مسکرا دیے۔

”میری مریضی کے خلاف اس قبیلے میں جو کام ہوتا ہے... میں

اس کو معاف نہیں کرتا۔“

”اوہ... اب سمجھے... تو آپ یہ وہ۔“ محمود چیکا۔

”کیا مطلب... کون وہ؟“

”وہی... جنہوں نے قبیلے خریدا ہے۔“

”نہیں... میں تو ان کا ایک اونٹی خادم ہوں... میں ہوں اس

قبیلے کا جاسوس۔“

”کیا کہا... قبیلے کا جاسوس۔“

”ہاں! اور میرا نام ہے جالنیوس۔“ وہ بولا۔

”بھی واہ... قبیلے کا جاسوس... جس کا نام جالنیوس...“

شعر ہو گیا۔“

”میری بلا سے، چاہتے پوری غزل ہو جائے۔“

"میں ہاوارے کی زبان میں بات کر رہا ہوں۔"

"تو پھر ہم ضربِ اٹھل کی زبان میں بات شروع کروں۔
ہیں، اور اس وقت ضربِ اٹھل یہ حق ہے ... تائنا نہ ہانے آگئے
نہیں جائے۔"

لاش پر لاش

انہوں نے دیکھا... سیاہ رنگ کی کار کے دو ہزار بڑی طرح
پت پکھتے۔

"یہ کیا ہوا۔" "آگے سے آنے والی کار میں سے اتنے
بھوتے چالنخوس نے پوچھا۔

سیاہ کار میں مشینے فنس لے کوئی جواب نہ دیا۔
چالنخوس اس کی طرف دوڑ کیا۔

"اسے ایسے تو بے ہوش کر گیا... اور یہ ہمارے کس طرح پت
یہ کہ کرہو گی کار سے یقیناً اتر آتا... ایسے میں ایک زور دیا۔" "اس نے ان کی طرف دیکھا۔

"ہمارے کار سے بچ چکیں۔" "کار واقع ہوا۔"
دھماکا ہوا... دھماکا ہوا...

"میں تم سے نہیں بچ پڑھتا۔"
"تب پھر ہماری طرف دیکھ گئی کیوں رہے ہیں۔"

"زدھوں... زدھوں..."

"کیا آپ کا ارادہ گناہ کرنے کا ہے۔" "کار واقع نے بچ پھا۔
میں اس کا نام زدھو ہے۔"

اس حصے میں تو کبھی بھی سیدھی اٹھلوں سے ٹھل آتا ہے...
آگئن کی بات کردے ہو... نہ لوں گا کہ ہاتھی اماں یاد آ جائی
گی۔"

"یہ آپ کا ہم پر احسان ہو گا۔"

"کیا مطلب؟"

"ہم ہاتھی اماں کو یاد کرنے کے موڑ میں ہیں... بذات نے
جیسے۔"

"آجاؤ ہمارے کار سے چھپ۔"

یہ کہ کرہو گی کار سے یقیناً اتر آتا... ایسے میں ایک زور دیا۔

دھماکا ہوا...

وہ سب کے سب ہری طرح اپنے... مذکور دیکھا تو ایک
حرث ایکیز مہر نظر آیا...
حرث ایکیز مہر نظر آیا...

<< >>

"ہو گا... ہمیں کیا... ہماری طرف سے تو نام بھولو ہو۔"

"تم چپ نہیں رہ سکتے۔"

"ہاں کیوں نہیں... ایسا بھی ہو سکتا ہے۔"

"خاموش۔" وہ گرجا۔

اس کی آواز کی گونج سنائی دی... اور فاروق سہم گیا... اس
وہ زدلو کو چھپھوڑ رہا تھا... پھر وہ چونک کر پہنچے ہٹا۔

"زدلو مر گیا۔"

"کیا!!! ان کے مند سے نکلا۔"

"ہاں مازدلو مر گیا... تم نے اسے مارا ہے۔"

"کیا بات کرتے ہیں... ہم آپ سے باٹھیں کر رہے تھے۔
ہمارے رخ آپ کی طرف تھے... اس صورت میں ہم نے ناڑ کر
طرح سے بے کار کر دیے... زدلو پر دارکس طرح کر دیا۔..."
"پہنچنیں... لیکن زدلو کو تم نے ہی ہلاک کیا ہے۔"

"یہ بھیب مذاق ہے۔"

"یہاں ہر طرف کسرے لگے ہوئے ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"یہاں جو کچھ ہوتا ہے... اس کی قلم ساتھ ساتھ بن جاتی۔
ہم ابھی دیکھ لیں گے کہ ناڑ کیسے پھاڑے گے۔"

"ضرور دیکھ لیں اور اگر اس میں ہمارا تھا تو ہمیں ضرور

گرفتار کر لیں... لیکن آپ خود سمجھیں... ہم تو آپ سے بات چیت
میں مصروف تھے... دھماکا تو ہماری پچھلی طرف ہوا ہے۔"

"میں نے کہا تا... قلم بن پچھی ہے... ابھی تم جب ہینڈ کو اڑ
پہنچو گے تو وہاں قلم دیکھ سکو گے۔"

"تینیں کیوں نہ دیکھ لی جائے قلم... ہم ہینڈ کو اڑ کیوں
جائیں۔" پروفیسر داؤڈ مسکرائے۔

"اس لیے کہ یہاں دیکھنے کا انتقام نہیں ہے۔" جالیسوں نے
کہا۔

"ہوتا چاہیے تا... اس میں ہمارا نہیں، آپ کا قصور ہے۔"

"اس قبے میں ہماری مرضی چلتی ہے... کوئی یہاں رہتا
ہے، رہے... نہیں رہتا، نہ رہے اور کوئی آتا ہے، آئے... نہیں آتا
ہے، نہ آئے... ہمیں قطعاً کوئی غرض نہیں... لیکن جب کوئی یہاں
رہے گا یا باہر سے آئے گا... تو ہماری مرضی کے مطابق رہے گا... اب
ہم آپ کو ہینڈ کو اڑ لے جانا چاہتے ہیں تو لے کر جائیں گے بس...
کوئی ہمیں روک نہیں سکے گا۔"

"کوئی ایسا ہے جو روک سکے۔" محمود مسکرا یا۔

"کیا مطلب؟"

"آپ کی گاڑی کے ناڑ کس نے بے کار کیے... زدلو کو کس
نے مارا... کیا یہ آپ کی مرضی سے ہوا ہے۔"

تھے...
 "آپ کہاں سے نہ کہ پڑے۔"
 "اس قبیلے کے پیپے پیپے میں ہو جو دیس۔"
 "جب بھر پاوار دا تکنیں کس طرح ہوں گیں۔" خان رحمان نے
 نہ کہا۔
 "میکھ تو اب دیکھنا ہے... تم لوگوں کو ڈارے ساتھ ہوئے کو اور فر
 پلانا ہو گا۔"
 "دیکھ لیں... سچ لیں۔" قاروہ قیودا۔
 "کیا دیکھ لیں... کیا سچ لیں۔"
 "خوبی دے پہلے میکھ الگاظ بالذوس نے کہے تھے... وہ اس
 دنیا میں نہیں ہے۔"
 "میکھ ہم بھی کہ کر رہیں گے... کر کے رہیں گے...
 دیکھتے ہیں... کیا ہوتا ہے۔"
 میکھ اس لئے ایک گولی اور آٹی اور وہ بھی کرا... اب تو ہاں
 ہوت کا سنا ہا ظاری ہو گیا... سب کو ساپ سمجھ کیا...
 ان کے چورے تھے گے... انہوں نے ایک دوسرے کی طرف
 پہنچا... پہنچے کہ دبے ہوں:
 "یہ کیا ہو رہا ہے بھی۔"
 "اس قبیلے کی تاریخ کا اونکھا ترین واقعہ ہے... یعنی دب

دو سماں کت دہ گیا... اس سال کا 28 اپریل سے کہا...
 "آپ چپ ہو گئے... آپ تھے کہتے ہیں، یہاں جو 28 تھا ہے،
 آپ کی مرثی سے 28 ہے... لیکن... ابھی ابھی آپ کا ساتھی آپ
 کی آنکھوں کے سامنے مر گیا... آخ رکھوں؟"
 "پیپے رہو... زیادہ نہ ہو جو... اس کی ہوت آئی تھی، مر گیو۔
 اب تم لوگوں کی آتی ہے... تم مرد کے۔"
 "وہ تو خدا آپ کی بھی آئے گی۔"
 "لیکن بھی بھیں... اپنے وقت پر۔"
 میکھ اس لئے ایک اور قاتر ہوا... گولی اس کے دل کے پاس
 گئی... وہ تھے گرا... اس کی آنکھوں میں خوف ہی خوف بھل گیا۔
 "آپ نے دیکھا... آپ تھے کہ دربے تھے... آپ کی
 ہوت ابھی بھیں آسکتی... یہ تو آگی۔"
 "میں... میں... میں... میں... میں... یہ تو... آ... آ... آ...
 گئی۔"
 اور اس کی گردانِ حلق گئی۔
 "تم لوگ پا تھوڑا پر اپنی دادو... تم لوگوں نے ہاں سے آفسر کو
 ہلاک کیا ہے۔" ایک آواز گوتی۔
 انہوں نے پوچھ کر دیکھا... چاروں طرف سے ان پر
 راکھلیں ہائی گئیں... اس سے پہلے یہ لوگ انہیں نظر نہیں آئے

اور پھر وہ لیے لیٹ کے... راہکلیں پھٹکائیں... میدان میں
میں سڑک پر صرف وہ لوگ کھڑے رہ گئے۔

"جلدی خیال آ گیا۔" گھوونے ٹھریا اندرا میں کہا۔

"کس بات کا میال جلدی آ گیا۔" تفریاد نئے پچھا۔

"اس بات کا کہ وہ انہیں تھیں مجھ سے گا... چوریاں لے
تو۔"

"پلٹنڈ اکٹھ کر دو... ان لوگوں کو خیال تو آ گیا... خیال نہ
آ جائی تو بے چارے سب کے سب نہ بے گئے بے موت۔"

"یاد دیے یہ خاورہ نکلا ہے... بے موت کوئی نہیں مارا
جا سکتا۔" قاروں نے فرار کیا۔

"لیکن... اور نہیں... لاش پر لاش کر دی ہے... اور انہیں
کا دراثت کے درست یا لکھا ہونے کی سمجھ دی ہے۔"

"وہ پیسے کم از کم احتراق چڑھی تو... یہ خاورہ اگر اس طرح نکلا
ہے... درست کس طرح ہے۔"

"موت آئی... مارا گیا۔" قاروں نے فرار کیا۔

"جنمت ہے... اب وہ کہوں رک گیا... اس کا مطلب ہے،
وہ تمہارا ساتھی ہے... تمہارا اس نے کوئی فائز نہیں کیا۔"

ان القاء کے ساتھ ہی ایک قارئ اور جواہر اس پار بات
کرنے والے کے سر میں گوئی گی... اس کی آخری چیز بہت بھی ایک

سے ایک نئے قلب فوج ابے، تب سے، "آ فریان میں سے ایک نے
کہا۔

"ہم... کیا ارادہ ہے..."

"بیوی کو اڑکن تو جھیں لے جانا ہے کا... کوئی کہ یہ ساری قسم
ساتھ ساتھ ماں لک دیکھ رہے چیز۔"

"اوہ... اچھا... اُن کے نہ سے ایک ساتھ لکا۔

"میرا میال ہے... اب ہم ان کے بیہقی کو اڑ رکھ لی پہنچ

"کہیں ان کے اور آدمی نہ طاہق ہو جائیں۔"

"انہیں ہھڑکی پہنچا دو... بندگاڑی میں بخدا و اور اس سورا
کو جلاش کر دیں تے اب تک تارے تھن آدمی انگل لے جیں۔" ایک
نے بلند آواز میں کہا۔

ساتھ ہی ایک گولی اُن کی طرف بھی آئی... ایک بار بھر
وہاں سکتھ طاری ہو گیا..."

اس وقت تک انہیں قاتلی سوت معلوم نہیں ہوئی تھی... خدا
خان رحمان اور گھوونے قیروہ کو بھی اندازہ نہیں ہو سکا تھا کہ گولی کس طرف
سے آتی ہے... اگرچہ ایسا چار مرچ ہو پکا تھا... اب تک چار آٹل

ہر سے چاپکے تھے اور ایک گاڑی کے ہڑتھی بے کار ہو پکے تھے...
چوریاں لے لو... وہ بھیں اس طرح نہیں جانے دے گا۔

"چوریاں لے جیا کر کہا۔
ایک نے چیل کر کہا۔

"میرا خیال ہے ... وہ انہیں نہیں پھوڑے گا... پہاڑیں اس کا سیاہ وکرام ہے۔" پر فیض را دلے کہا۔
"کس کا کا... کون؟"

"... اس کا جوڑا تری کاروڑ رہا ہے۔"

"سوال یہ ہے کہ کیا کریں ... اب یہ ہے چارے میں اپنے بیٹے کو اور لیکھ کس طرح لے جائیں گے۔" قاروڑ بولا۔
"سد ہوگی ... بیٹے کو اور چانے کے لیے مرے چارے ہیں۔" فرزان نے جھلا کر کہا۔

"نہیں تو ... مرالا نہیں چارہ ... زندہ سلامت کھڑا ہوں۔"

"اچھا بھائی اکاں تکھاؤ۔" فرزان نے ہاتھ نچایا۔

"ہاں واقعی ... کھانے کے لیے تو یہاں اور بہت کچھ ہے .. کماز کم گولیاں تو چیزیں ہی۔"

"اب لگتا ہے ... یہ گولیاں اپنے دہنوں کو بچائیں ہیں ... ہماری طرف ہیں آئیں۔" قاروڑ نے جلدی جلدی کہا۔

میں اس وقت ایک قاتراور ہوا اور گوئی قاروڑ کے بالوں کو چھوٹی ہوئی گز رگی ...

"اوے باپ رے ... تن نہیں ... اب میں کوئی انتہا نہ سیں نکالوں گا... اگر کھالا 7 آپ ضرور گوئی چاہدے ہیں گا ... ہاں اور

نہیں تو کیا... وہ یہ میں یہ نہیں ملتی کرو رہا تھا... آپ تو ہمیشہ ہو گئے...
بس نہ صحتوں دیجئے ... اور ..."

"یقین چھپ ہوتے ہو ... اسے صحت آ جائے گا۔" گھوڑے جھدا کر کہا۔

"کے؟" قاروڑ نے فوراً بچا۔

"گولی چلاتے والے کو۔" گھوڑے منظہا۔

"واہ! یہ تو کسی کا دل کا ہم ہو سکتا ہے۔"

"تو پہنچے ہے۔" فرزان تکڑا اٹھی۔

"فوس جاؤ بھگی ... فوس ... جوں بات نہیں بنے گی۔"

"فوس آ کر کیا کرے گی ... تم تو کوں کے بچے کا ایک ہی راستا ہے۔"

"لگک ... کوں سارا استھا۔" ان میں سے ایک ہکا یا۔

"خاوارے پر عمل کرو۔"

"خاوارے پر عمل کریں ... لیکن کوں سے خاوارے پر؟"

"چدم جس کے سینگ سائیں ... اور چلا جائے۔"

"سد ہو گئی ... " خان درختان بولے۔

"بہت پہلے کی بات ہے۔"

"کیا مغلب ... کوں کی بات بہت پہلے کی ہے۔"

"سد ہانے کی بات ... بہت پہلے کی بات ہے ..."

ہم ان لائشوں کا کیا کریں۔"

"بڑی رہنے والوں کی

لختے ہیں... کم از کم ہبھٹ کو اور تو سے تم ہے۔"

ایسے میں سڑک کے دہلوں طرف موجود چنانوں میں بھے
خواہ گلے... وہ ملے آئیں...

"اُر سے باپ رہے... یہ تھی جگ کا زار لالہ ہے۔" فرزانہ
لائی۔

"تو کیا... رخڑ جھوٹ موت کا بھی ہوتا ہے..." پر و فیر
اونے چران ہو کر جھا۔

"بس بات کا پانڈہ ہو... وہ کیوں کہتی ہو۔" قاروق نے
ٹکھانے والے اعازمیں کہا۔

اب وہ بھی رہی طرح قل رہے تھے... زمین ان کے پیارے کے ساتھی سے کوئا نالی جاری جی...
...

-کیفیت ہوئے اکٹھ مٹھ بکریاں اکٹھ منڈگاں

لے چکر سے اس طرح زور دہی ہے... چے انجمن نے موٹ کو دیکھ لیا ہو۔
لارکی ہماری تجھے لاٹک کر لے لے جائے گے۔ نظر آئے۔ الیکٹریکیں ہے۔

لے لیے انہوں نے اپر اور چڑھائیں لگا کریں... ایک پتھر اس کاڑی پر آ کر کرایا... جس کاٹھکر لالہ کا گما چاہا۔۔۔ پھر حالتی خیر دعا دیا، لگنے کے پس

"..... جو کو بھوکی جو..... دلارا کی لے جائے گی۔"

کے دل فرستاد تر جسک کر بوجا

وَالْمُؤْمِنُونَ

فیصلہ اور بیان - ۱

م جس دل، دے... ب ۱۱۴
ایک نے کہا اور انھل سیدھی کر لی۔
فر، انک، قاتر ہوا اور اس کی راٹھل اڑ گئی۔

”ویکھا... اپنگی ہات کجھ میں آئی یا جسیں... وہ جو کوئی بھی
ہے... جسیں پچانے کے لیے قاز کر رہا ہے اور چونکہ تم لوگ اسے دیکھ
لیں سکتے، اس لیے اپنا پچاؤ جسیں کر سکتے... جب کہ وہ تم سب پر نظر
لگائے ہوئے ہے۔“

"ابھی آگئے۔"

"اُرے تو پھر بھاگ چاؤ پے دو فر... دو حسین بیک چھوڑے
گو... اور بیٹھ کارہ کار حاضری دے دو... طے ہی بیک ہجت کو رہا

لے جائے... "قاروہ ق نے جھٹائے ہوئے امداد میں کہا۔

اب ہات ان کی کچھ میں آئی... دو دیس سے واحد مزب
اور دوڑ پڑے... دوڑتے ٹپے گے... بیساں تک کہ میدان خالی
ہوگئی ہماری پھر لڑاک کر پہنچائے نظر آئے... ان پتوں سے پچھے
کامنے کیلئے

二三

”بوجا کیا تھا... گاڑی اور پانچ جنگی لائسیں پہلے پڑ گئی جس کے سے ابھوں نے اپر اور پھر جلاسکیں تھا جس... ایک بھروسہ کا گزاری ہے آگر کرنا... جس پر انہیں لا یا کیا تھا... بھروسہ والی گزاری ہے“

پھر کر... اور اس کے بعد گویا پتھروں کی پارش شروع ہوگئی... مگر چاروں
درجے کی بندے 28 پتھر انکلے تھے... 10 بچے کارخ کر رہے تھے۔
ایسا ہولناک مختار ایہوں نے اپنی زندگی میں پہلے بھی بہیں دیکھا تھا...
”اٹھا پتا رحم فرمائے۔“ وہ ایک ساتھ بولے۔
ان کے لیے بھاگنے کوئی بھروسی تھی... اب تو وہ اچل کو دیکھ
لیں سکتے تھے... ہر طرف سے 27 پتھر آ رہے تھے... اپنکل کو دس متر
کرتے کا اپ اور کوئی طریقہ بھیں رہ گیا تھا... محمود کے صد سے آزاد
ہیکل تھی... اور وہ ان پتھروں کے درمیان انکلے تھے... یہ لیبڑیں
پہنچنے والے گھوسی ہوتے...

ایسے میں ایک بیک بات ہوئی ...

<< >>

نہ... جانلوں کے ساتھی پہلے یہ بھاگ پچے تھے... اب ان کا مسئلہ یہ
تھا کہ سڑک پر ہر دن سے اٹکی تھی وہاں سے ٹھیک ہو کیے ۔۔۔ ابھی
وہ کھڑے ہے اسی رہے تھے کہ بیتلی کا پتھر کی آواز کا لوٹاں میں گوئی
نہیں ہوئی تھی پوچھ کر اور دیکھا... ایک بیتلی کا پتھر آتا نظر آیا... انہوں
نے خوب راتھ بانے شروع کیے... اس لیے کہ ان حالات میں
صرف بیتلی کا پتھر کے ذریعے اس بجک سے مکمل نکتے تھے... بیتلی کا پتھر اگر
کی طرف آیا تو اور یہی اتنے لگا... ہر بچھا وہ جھائی پر رک گیا... اس
موسم جو کوئی ٹھیک نہ ہو رہا:

"بھلی کا پڑ پر آ جاؤ... ورنہ بھلی بھوکے پیاسے مر جاؤ گے
سرک کی سفاری میں پدرہ دون لگ جائیں گے۔"

کاغذ

تھی... اب انہیں اس میاں کی طرف لے چاہا گیا... پہاں تک کہ کہ
سب اخیر دا علی ہو گئے... ایک کمرے میں لیے قہ کے ایک آدمی کے
ساتھ بھاٹا دیا گیا...
”تسلی ہیں وہ سر۔“

”خوب خوب! سب سے پہلے وہ سکھر میں پہنچا ہوا کاغذ
دکھا دے۔“

”کاغذ۔“ ان کے مدد سے لکھا۔

”ہاں! کاغذ... ایک سکھر تمہارے سر پر آ کر کا تھا، اس پر
کاغذ پہنچا ہوا تھا... وہ وغیرہ ایک سکھر سے کاغذ اٹا جائیا، انہوں نے وہ
اس پر اپنے جمیش نے لکھا تھا:

”تم توک پڑے جاؤ... میری فخر کرو۔“

”میرے پاس کوئی کاغذ نہیں ہے... وہ میں نے وہیں گردادا
تھا۔“ خان رحمان بولے۔

”میں تو مشکل ہے۔“ البا آدمی سکرایا۔

”مشکل ہے... نہیں تو... مجھے تو اس میں کوئی مشکل دو رہ دو
جس نظر لیں آری۔“ خان رحمان بولے۔

”آپ بائیے گی...“ وہ پہنچا۔

”پہاں نہیں کیا آجائے گی... آپ چاہتے کیا ہیں۔“ خان
رحمان بھٹاکر بولے۔

”وہ کاغذ...“

”آپ اس کا کیا کریں گے۔“

ایک سکھر خان رحمان کے سر پر آ کر لگا، ان کے مدد سے تھی
تھی اکل ہی، سکھر ان کے پاس ہی گرا تھا... انہوں نے دیکھا، اس پر
پہنچا ہوا تھا... وہ وغیرہ ایک سکھر سے کاغذ اٹا جائیا، انہوں نے وہ
اس پر اپنے جمیش نے لکھا تھا:

”وہ حیرت زدہ رہ گئے... اس کا صاف مطلب یہ تھا کہ ان
والدین میں کہیں موجود تھے اور یہ ساری کارروائی انہی کی تھی... اس
کیا کر سکتے تھے... بیلی کا پڑ سے لفکالی گئی جیزیرگی پر جس سے پڑے
جب سب اور بھائیوں کے... جیزیرگی اور اٹھائی گئی اور دروازہ زدہ
گیا... ایسے میں بھی انہوں نے لیے گئے کی طرف خود سے دیکھا۔
پتھروں کے درمیان اپنے جمیش کہیں نظردا آئے...
بیلی کا پڑ اور اپنے لامبے پارے... پھر وہ ایک سوت میں پر دا کر
پہاں تک کر چکے اترنے لگا... اس کا ایک کٹلے میدان میں ایک
اس میدان کے ایک سر سے پر ایک بہت خوب صورت غارت کرنے

"اس پر اپنکو جیسے نے کیا رکھا تھا۔"

"یہ کہ تم لوگ تیلی کا ہڈ پر سوار ہو جاؤ... مری لگرد کرو۔"

"گویا ہاں جو کچھ ہوا... وہ سپاٹکو جیسے نے کیا تھا۔"

"میں نے یہ بھی کہا... اگرچہ نظر بھی آتا ہے۔" عان رہمان نے بواب دیا۔

"غیر... ہم بھی خیال کر لیتے ہیں کہ یہ سپاٹکو جیسے کیا تھا... اس پر بھی محنت ہے... اور سنو... تم نے کانہ ہاں نہیں

گرایا تھا... گرایا ہونا تو ہم صاف، لمحے لیتے... لووہ مخترد کھو۔"

دیوار پر بھی سکرین روشن ہو گی... پھر اس پر سڑک کا مختار

پاکل صاف نظر آتے لگا... وہ سب کمزے نظر آتے... ان کی باتیں

بھی سانی دیں... پھر ہزار پیٹھی کی آواز سانی دی... اس وقت گاڑی

گاڑی کے ہزار بھی پیٹھے صاف نظر کھائی دیے... جن چارز کرنے والا

نظرت آیا... پھر عان رہمان کے سرپر گلکلان نظر آیا... انہوں نے نظر

انی کا نہ اگ کیا... پھر کانہ پر کئے القاڑا پڑھے اور کانہ کو جیب میں

رکھ لیا۔

"ویکھا تم نے... تم نے کانہ جیب میں رکھا تھا... تم اور

یہاں کہہ رہے ہو... وہ وہیں گردیا... اگر گردیا ہو جاؤ تو گرائے نظر

آتے... اس لیے اب وہ کانہ لٹاؤ۔"

"اے غر آپ اس کانہ کا کیا کریں گے۔"

"تم اس بات کو پھوڑو... کانہ بھی دو۔"

"میں نے بھت کیا کیا... میں نے کانہ کر دیا تھا۔"

"تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا... تم کانہ بھی میں رکھ رہے ہو... پھر بھی بھوت بول رہے ہو... حصیں شرم بھی آتی... ہم نے نہیں کہا۔"

"یہ خیر آپ نے بالکل درست نہیں... اس آپ کو اور زیاد درست نہیں کی اتنی مطافر مانے، آئیں۔" فاروق فوراً بولا۔ لپا آؤ دی اسے گھوڑ کر دی کیا... پھر اپنے ایک باتیت سے اس نے کہا:

"اس شخص کی جیب میں اخراجی لوادر کا نہ ٹال کر مجھے دے۔"

"تی اپنا۔" اس نے کہا اور تھا گے بڑھا۔

غان رہمان نے خوشی سے جیب اس کی طرف کر دی... اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا... جیب کی بیچ وہن کو نہ ڈالا... پھر ان بیچ وہن کو باہر نکال کر ان کا جائزہ لیا، ان میں وہ کانہ بھی تھا۔

"جیسیں مر... جیب میں وہ کانہ بھی ہے۔"

"ویکھے ملکن ہے۔" اس کے لئے میں محنت تھی۔

"پاکل اس طرح ملکن ہے... جس طرح حصیں اور وہ سب کو نظر آ رہا ہے... سکر جیسے وہ نظر بھی آ رہا... یہ ویسرا داد دیلی

ہار جائے۔

"ہاں کل نیک۔" لہا آدمی سکرایا۔

"کی مطلب... کیا کہا... بالکل نیک... اور یہ آپ سکراتے کیوں۔" فرزانہ کے لئے میں ہاں کی حرمت شامل ہو گئی۔

"بھی تو ہم چانتے کے لئے مرے جا رہے ہیں۔"

"آپ نے یہ بات پہلے کیوں نہیں تائی۔" قارون بھکر اٹھا۔

"کون ہی بات۔" اس سے قارون کو گھورا۔

"یہ کہ آپ مرے جا رہے ہیں۔"

"تم پڑپڑا... جا وہ بات ادھر کی ادھر لے جاتے ہو۔"

"بھی اچھا... سوری۔"

"ہم بھی تو چانا پاچے ہیں... ان تمام تر آلات کے باوجود اپنے جو ہی بھی کیوں نظر نہیں آ رہے۔"

"میں اس سوال کا جواب دے سکتا ہوں... سکرین پر اپنے اپنے نظر کیوں نہیں آ رہے۔" فسر داد نے خوش ہو کر کہا۔

"جب کہ ایک سوتی بھی گرائی جائے۔ آپ لوگوں کو وہ بالکل ساف کر جائیں گے... بھیجا بات ہے۔"

"بہت خوب ایڈے میاں... تم بہت ایک ہو... ہم کہ کچھ کچھ کیوں نہیں کہیں گے... حفاظتے ہوں گے... اپنے بھائی کو کہاں کے..."

"کیا مطلب؟" وہ چکرے۔

"بس تم ہمیں یہ کہا دو... اپنے جو ہی بھی کہاں ہیں۔"

"اور اس کے بعد۔" انہوں نے پوچھا۔

"اس کے بعد تم آزادو۔"

"اور ہر سے سماجی..."

"انہیں تو آزادوں کیا جائے گا۔"

"اور انہیں جیشید۔"

"انہیں بھی آزادوں کیا جائے گا۔"

"اس صورت میں مجھے یہ سواد محفوظ نہیں۔" وہ سکرائے۔

"کیا مطلب...؟" وہ چکرے۔

"میں بات... ابھی مجھے یہ معلوم نہیں کہ جیشید کا کیا پروگرام

ہے... وہ بھاں سے واہیں جانا پسند کرے گایا نہیں... وہ سری بات،

مجھے آزاد کر دیا جائے اور ہر سے ساتھیوں کو قید رکھا جائے... یہ مجھے

حیر نہیں... ہم سب کو آزاد کر دیا جائے... اپنے جو ہی بھی واہیں

ہے نہ جائے... اس صورت میں یہ آپ لوگوں کو جاتا سکا ہوں، کہ

اپنے نظر کیوں نہیں آ رہے اور وہ کافی تھا آپ تو کرتے ہوئے کیوں نظر نہیں آ رہے۔

"جب کہ ایک سوتی بھی گرائی جائے۔ آپ لوگوں کو وہ بالکل ساف

کر جائیں گے... بھیجا بات ہے۔"

"ہاں ایسی بات ہے... ہم صرف آپ کو جانے کی اپاہات

اس سکے ہیں اور کسی کو نہیں۔"

"سوری! میں ان لوگوں کے بغیر جانا پسند نہیں کروں گا۔"

کامادی ہوں۔ ”قاروق بھسا۔

”اچھا تو پھر بتاؤ... تم جمیش کو کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ ”

”کیا آپ لوگ بچپن میں جادوئی کہانیاں نہیں سنتے رہے۔ ”

”کیا مطلب... جادوئی کہانیاں؟ ”

”ہاں! جادوئی کہانیاں۔ ”

”کیا کہنا چاہے ہو۔ ”

”ان جادوئی کہانیوں میں ایک خاص پیچر ہوتی تھی، اس کا

نام تھا سلیمانی نوپی... جو اس نوپی کو اوڑھ لیتا تھا... وہ دوسروں کی

نظر وہ سے اوچھل ہو جاتا تھا... سو اس وقت بالکل بھی معاملہ ہے... ”

ہمارے ابا جان کے ہاتھ دراصل اس زمانے کی نوپی لگ گئی ہے... بس

انہوں نے اس نوپی کو اوڑھ لیا ہے... اب جب تک وہ اس نوپی کو نہیں

اتاریں گے... وہ آپ کو نظر نہیں آئیں گے... لہذا اس کا آسان

ترین طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے ان سے درخواست کریں کہ وہ اپنی نوپی

کو اٹار دیں... بس پھر آپ کا مسئلہ حل ہے۔ ”

”تم فضول باتم کرنے کے ماہر تو نہیں ہو۔ ”

”واہ! کتنا درست اندازہ لگایا آپ نے۔ ” محمود نے تعریف

کی۔

”یہ لوگ تو اس طرح سیدھے راستے پر نہیں آئیں گے... ”

انہیں اندازہ دیا جائے۔ ”

”اور موت کو لگائیں گے۔ ”

”وہ تو ایک دن ویسے بھی لگانا ہوگی... کیا آپ نہیں لگائے... ” پروفیسر داؤڈ نے طرفی اندازہ میں کہا۔

اسے جھری جھری آگئی... پھر وہ سر جھلک کر بولا:

”امیں باتمیں نہ کریں... اور صرف یہ بتائیں... تم اس کو کو گرتے ہوئے کیوں نہیں دیکھ سکے... اسکے جمیش ہمیں کیوں نظریں آئے۔ ”

”میں آپ کو بتا دیتا ہوں... یہ کیا مشکل ہے۔ ” قارون بولا۔

سب نے حیران ہو کر اس کی طرف دیکھا... خاص طور پر پروفیسر داؤڈ کو بہت حیرت ہوئی۔ ساتھ ہی وہ چلائے:

”پاگل نہ بنو... اس طرح تو یہ جمیش کو دیکھ لیں گے۔ ”

”کس طرح۔ ” قاروق نے پوچھا۔

”تمہارے بتائیے پر۔ ”

”ہاپا... نہیں دیکھ سکتے... نہیں دیکھ سکیں گے۔ ” قارون

ہنسا۔

”پاگل ہو گیا ہے بے چارہ... اس کی کسی بات پر اختیار

جائے۔ ” محمود نے گویا اعلان کیا۔

”ہاہا... میں پاگل نہیں ہوا... میں تو دوسروں کو پاگل کر

"اس طرح آپ کو اور ملکل بیش آئے گی جاپ۔"

قاروق نے منہ بیا۔

"وہ کیسے...?"

"پھر تم ہر بات اٹی تائیں گے۔"

"حد ہو گئی... لے جاؤ انہیں... جب تک یہ شہر تائیں..."

کا پسلو جیشی نظر کیں تھیں آتے... اس وقت تک الائچکے رکھو اور اپنا کام چارڈ رکھو۔"

"کون سا کام۔" قاروق نے بچ پھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا... بہت یہ خوب ہے کہ ہاتھ بارہے

"سب پہنچاں بھول جاؤ گے۔"

"وہ میں پہلے یہ بھول چکا ہوں... پلڈا کوئی اور چیز سوچوں..."

ہے میں بھلا سکوں۔"

"میں پاگل ہو جاؤں گا۔" وہ چھا۔

"اش کاٹھر ہے... " محمود نے جلدی سے کہا۔

"پاگل ہوں آپ کے دلخمن سر... ہم ان سے الگوں لیں

گے۔"

"بس! جب تک جوشیدہ ہمارے ہاتھ انہیں لگ جاتا... سمجھو۔

ہم کا میاپ نہیں ہیں... اور جس دن وہ ہاتھ لگ گیا... بس ہم کا میاپ۔"

"آپ فخر کریں سر۔"

"اوکے..."

اور پھر انہیں ایک ہال میں لا بایا گیا... وہ ایک طرح سے ان کے کرہ انتہا ہمہ سا تھا... ٹکن بیان کے لاملاست زیادہ ہوا لگا تھے۔
ان رکھنے کے لیے بھی بعد آلات نصب تھے... ان کے چوں میں زنجیریں خود تغوفت ہو گئیں... خود تو دا پر اطمینی پہلی انہیں اور پھر ان کے جسم اتنے ہونے لگے... بیان لگ کر سرفوش سے لگ گئے... اور ہر سر پر بھی اور پرانے لگے اور فرش سے کافی ہا چھے ہو گئے۔

"اگر ہم چاہیں تو یہی کرنے کی ہیں کہ یہ زنجیریں جھینیں یک دم پہنچوں ہیں اور تم سر کے ہاتھ پہنچ کرو اور بھٹ سے تمہارے سر پھٹ با گئیں۔"

"تو ہم کر گزو... روکا کس نے ہے۔" عمان رحمان نے حد ٹھیا۔

"کیا تم لوگ ہوتے ہے نہیں ذرتے۔"

"ہوتے ہے خف ہے جسوس ہوتا ہے... ٹکن ہم دراصل اپنے اللہ سے ذرتے ہیں... اور جو اللہ سے ذرتا ہے... دنیا کی ہر ہتھ اس سے ذرتی ہے... سمجھی جو ہے کہ تم لوگ اس وقت اپسلو جیش سے ذر زد ہے... حالانکہ وہ تھا ہیں۔"

"کیوں اکیا تم ان کے ساتھی نہیں ہو۔"

کی مشکلات میں اضافہ کیا ہے... پہلے انہیں ہمارے لیے کچھ کرنے کی
مزدورت نہیں تھی... اب انہیں ان لوگوں سے بھی لڑنا ہے اور ہمیں بھی
نے سے چھڑانا ہے۔"

"انہیں چاہیے... اپنا کام جاری رکھیں اور ہماری فکر نہ
کریں۔"

"الگتا ہے... تم لوگ ہمیں ہمارے ہو... ابھی تو ہیز سروں
بیٹھ رکھو... تاکہ ان کے دماغ کھوں جائیں... دیکھتے ہیں، اس صورت
کو یہ کب تک برداشت کرتے ہیں۔"

اور پھر انہیں اور اوپر کر دیا گیا... سروں کے نیچے ہیز رکھ
وہ کانپ گئے... یہ صورت حال واقعی خوفناک ہوتی... لیکن پہ گئے... ان کی تیز آج انہیں سروں میں داخل ہوتی محسوس ہونے
وہ کیا کریں کیا سکتے تھے... یہ بات صرف پروفیسر داؤد جانتے تھے کہ اسی... پھر انہیں یوں لگا... جیسے ان کے دماغ پکھل کر تاک کے راستے
انپکھر جشید انہیں کیوں نظر نہیں آتے... اور بھلا وہ اپنے دوست کو ان سروں جائیں گے... ان کے پورے بدن پینے سے بیگن گئے... پھر یہ
کے حوالے اس طرح کر سکتے تھے... اب انہیں انپکھر جشید کی ہدایت ہے: پردیزی سے ہیز سروں پر گرنے لگا... چھن چھن کی آواز سنائی دینے
آئی۔

"یاراب میں محسوس کر رہا ہوں... ہم نے انپکھر جشید کی
ہدایت پر عمل نہ کر کے غلطی کی... وہ ہمیں روکتے رو گئے کہ ادھر کار رکھ
رہا ہیں گے... پھر ہمیں کون بتائے گا... انپکھر جشید کیوں نظر نہیں
کریں... لیکن ہم نے ان کی ایک نہیں۔"

"اچھی بات ہے... ہیز ہشادو... زنجیریں نیچے لے آؤ...
کہ ان کے جسم فرش پر آ جائیں اور انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کی
ہوں اور ہم وہاں ہزرے کریں۔" خان رحمان نے کہا۔

"لیکن ہم ان کے کام بھی تو نہ آ سکے... الایم نے شاید ان

"ہمیں تم لوگ گرفتار کر بچے ہو... ہماری کیا بات۔"

"اب جب تک تم یہ نہیں بتاؤ کے کہ انپکھر جشید کیوں نظر نہیں
آتے.. اس کے لیے وہ کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں... ہم ان زنجیروں
سے تمہیں آزاد نہیں کریں گے۔"

"الله الماک ہے۔"

"زنجیروں کو اور اوپر کرو... ان کے سروں کے نیچے بھل کے نیچے رکھی نہیں گئے۔"
بیٹھ رکھو... تاکہ ان کے دماغ کھوں جائیں... دیکھتے ہیں، اس صورت
کو یہ کب تک برداشت کرتے ہیں۔"

وہ کانپ گئے... یہ صورت حال واقعی خوفناک ہوتی... لیکن پہ گئے... ان کی تیز آج انہیں سروں میں داخل ہوتی محسوس ہونے
وہ کیا کریں کیا سکتے تھے... یہ بات صرف پروفیسر داؤد جانتے تھے کہ اسی... پھر انہیں یوں لگا... جیسے ان کے دماغ پکھل کر تاک کے راستے
انپکھر جشید انہیں کیوں نظر نہیں آتے... اور بھلا وہ اپنے دوست کو ان سروں جائیں گے... ان کے پورے بدن پینے سے بیگن گئے... پھر یہ
کے حوالے اس طرح کر سکتے تھے... اب انہیں انپکھر جشید کی ہدایت ہے: پردیزی سے ہیز سروں پر گرنے لگا... چھن چھن کی آواز سنائی دینے
آئی۔

"یاراب میں محسوس کر رہا ہوں... ہم نے انپکھر جشید کی
ہدایت پر عمل نہ کر کے غلطی کی... وہ ہمیں روکتے رو گئے کہ ادھر کار رکھ
رہا ہیں گے... پھر ہمیں کون بتائے گا... انپکھر جشید کیوں نظر نہیں
کریں... لیکن ہم نے ان کی ایک نہیں۔"

"ہاں! لیکن یہ بھی تو نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ یہاں پہنچنے ہوں
ہوں اور ہم وہاں ہزرے کریں۔" خان رحمان نے کہا۔

مطلوب یہ کہ آپست تمہارے دماغ کرم ہوں گے... اس وقت ہم
حران پر چھین گے۔"

"وہ تو آپ اب بچ چکیں... ہمارے ہمراج الہ دشکن جس،
اور آپ کے ہمراج درست کرنے کی آرزو ہے۔" فاروقیہ والا۔

"اس کی زبان پر شپ نگاہو۔" وہ دعا رکھا۔
"جو چپ رہے گی زبان غیر تو بوج پا کارے گا آسمان کا۔"
واردہ نے گلکھا۔

ساتھی اس کے مت پر نیپ چکا دی گئی... اب اس کی آواز
اس سارے جاندی تھی:

"اوی اوی... اوی آپ۔"

۱۰۰ کیا کہا... سمجھ میں نہیں آیا

"هاس... آلیا... خا." قار

-۱-

”یہ کوئی اڑھان میں بات شر

میران ہل کر کھا۔

ساعه‌ها؟ پیش اون کرده...

ایک بار پھر ان کے سروں کے
ماخ پر گئے گی

二

۱۰۷

لکھوں آیا تو وہ فرش پر تھے ...

کوب! تو میں ہم آپکا... اب کیا پورام ہے۔"

س سلطے میں؟ حان رحمان ہو۔

ای سٹل... اپنے بیجید میں محرکوں میں اے۔

三

”تم لوگوں کے ساتھ پھر وہی کہا جائے گا۔“

پھر کیا ہوں... جو سلے ہوا تھا، اب بھی ہوا ہے گا۔“

- 16 -

"پتو خیز لئیں ہو گا...،" وہ جس اے۔

کیا مطلب؟

"اں بار تم اس قدر جلد ہے ہوش بھیک ہو گے۔"

”تب پھر جی دیے بھد بے اش ہوں کے۔“ قارونی

... 24. 25. 26. 27. 28.

مہاری اواز سکھنے ہری ہے۔

لے دب اس میں بھی خایا رہوں گا... گارڈیں گے

نیز سے نے قرار کیا۔

"جس کو تم دیکھ لیجائیں کہ پاگل ہو چاہا۔۔۔ تھیں انہیں پھر بھی

ڈالش تک رسکوں۔۔۔ ورنہ تم لوگوں کے پاس کیا نہیں ہے۔۔۔ کون سے
آتے نہیں ہیں۔۔۔ تم تو مزکر ہو کوئی سوئی گز پڑے تو اس کو بھی دیکھ
لیجئے ہوں۔۔۔"

"ہوں۔۔۔ یعنی بھی، آتی ہیں پاگل کر دے گا۔۔۔"

ایسے میں فون کی کمپنی پر آئیں۔۔۔ وہ سب پچھک اٹھے۔۔۔ ان
سے ایک نے کاپٹے ہاتھوں سے ریسیور اٹھا لیا۔۔۔ پھر بہت زور
تک اچھلا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خوف ہی خوف دوڑ گیا۔۔۔



"اے اللہ اپنا رحم قرم۔۔۔" خان رحمان کے مند سے لگا۔۔۔
کیونکہ ان سے پورا فسردا وادی حالت دیکھی جیسی چاری گئی۔۔۔ انہیں
جوس کا چیسے اپنکا جو شیداں سے کہہ دے ہوں۔۔۔

"مر اکتا نہیں ماناتا۔۔۔ و نجیلو۔۔۔"

"بہم ہی کرتے۔۔۔ پکو بھی تو جیسی کر سکتے تھے۔۔۔"

"ت پھر اب کھو۔۔۔" انہوں نے خیالات ہی خیالات
میں اپنکا جو شید کو کہتے تھے۔۔۔

پھر ایک شیشہ نہ نکی آواز نے انہیں پوچھا دیا۔۔۔

"چھ۔۔۔ یہ کیا ہوا۔۔۔"

"کوئی شیشہ نہ نکاہے۔۔۔ اور سے دو دیکھو۔۔۔ روشن داں کا
شیشہ۔۔۔"

ان سب نے پچھک کر اس طرف دیکھا۔۔۔ روشن داں کا
شیشہ، آتی ہاپ تھا۔۔۔ تھیں اس بند کوئی نہیں تھا۔۔۔

"شیشہ نہ نکاہے کا مطلب کیا ہے۔۔۔" ایک نے پر بخان ہکر
کہا۔۔۔

"صرف یہ کہ اپنکا جو شید یہاں موجود ہے۔۔۔"

"تھیں وہ بھیں نظر کیوں نہیں آئے۔۔۔" دوسرا یقینا۔۔۔

"ای یہ نظر نہیں آتے۔۔۔" کاہدیت کے کہا۔۔۔

"کیا کہا۔۔۔ ای یہ نظر نہیں آتے۔۔۔ تھیں کس لیے۔۔۔"

راز کی بات

"ہاں! یہ سوال ہم سب کو پاگل کر دے گا... اسکلز جیشید
کہاں ہیں۔"

"اس سوال کا آسان ترین جواب ہر سے پاس ہے۔"
فرزاد بول اُنھی۔

"میرے ساتھیوں پر حکم بند کر دو... ورنہ اس وقت تم سے
میری زندگی... یاد رکھو... جس طرح سڑک پر ایک کے بعد دوسرا
تھا... یہاں بھی تم اسی طرح گرو گے۔" فون پر اسکلز جیشید کی آواز بتوں سے نیپ اٹا رہو۔
نائلی دی۔

"نن نہیں... نہیں۔" وہ ایک ساتھ چلائے۔
اگرچہ فون ایک نے ساختا... لیکن چلائے سب کے سامنے کے لیے کہاں کہاں جائیں گے۔
تھے... ساتھی اس نے فون بند کر دیا۔

"یہ... یہ کیا۔" ان کے لئے میں ہاکی کی جرتی تھی۔
کیا کہنا چاہیے ہو۔" جس نے فون ساختا، اس نے کہا۔ اس نے کہا۔
"یہ کرفون تو صرف تم نے ساختا... چلائے سب ہیں...
اس فون کی آواز سب کے کاؤں میں ہلکی رہی تھی... اگر وہاں ہے تو... کہاں ہیں۔"
نے کہوں آواز نہیں سنی۔"

"آواز صرف میں نے تھی... پس سے پیشے پیشے۔"
"پیشے تم تھا تو۔" دو یارا۔
"ہم تھا ہیں... ہم کیا تھا ہیں۔"

"خیر... کوئی بات نہیں... اب میری بات سنو... اپنے

بیٹھ جیسیں..."

"خیر وارقا روق۔"

"لیل... لیکن میرا نام خیر وارقا روق نہیں ہے۔"

"تو اور کیا رخور وارقا روق ہے۔" خان رحمان نے

سے پڑا۔

"اکل آپ بھی مذاق کرنے لگے۔"

"اس وقت مذاق مجھے کر دیا ہے۔"

"کیا کر رہا ہے مذاق آپ کو۔"

"نگ... نگ کر رہا ہے۔"

"تم توک ہماری بات کا جواب دو۔" ایک نئے چیل کر کہا۔

"اوہ! بہاں... مذاق... سخ... میں بتاتا ہوں... اپنے بھی

انہیں تم کرنا پا جائے ہو... انہوں نے تمہارا کیا بیکار ہے۔"

"اوہ!... خاموش... نیپ منیر سے اتر وہ انس کا یہ مطلب

چاہئے۔"

"جب ہر کوئی اتر وہی تھی۔" قاروق کے لئے میں حیرت

"بس تمہاری آواز سے دیر ہو گئی تھی۔"

"اوہ! سخ... دیر بھی ہو گئی تھی... قاروق بنا اٹا۔"

"اچھا چھوڑو... جو بھی ہو گیا تھا... لیکن تم ابا بان کا ہی نہیں

"تمہیں ان کی خلاش کیوں ہے۔"

"یہ بھی کوئی ہے پختے کی بات ہے۔"

"اگر چشم ہے... لیکن پھر بھی تم تھا تو۔"

"ابھی بات ہے... تمہیں ان کا اجاہار ڈالا تھا۔" وہ

"کیوں مذاق کرتے ہو چکے بھائی... ان کا اجاہار بھی تم

نہیں بینے دے سکا... تاہم تھا... انہوں نے تمہارا کیا بیکار ہے۔"

"ابھی تم یہ کہ رہے ہو کہ کیا بیکار ہے، انہوں نے لاٹھنی

رہے ہیں تو۔"

"اور تم... تم خود کی کرنا پا جائے ہو... کیا ہماری والی

لاٹھنیں اگر ڈال پا جائے... اور ابھی تھاں کیا ہو رہا تھا... آفر کیوں

انہیں تم کرنا پا جائے ہو... انہوں نے تمہارا کیا بیکار ہے۔"

"سری! اس سوال کا جواب ہمارے پاس نہیں ہے۔"

"سوال کا جواب تمہارے پاس ہے نہیں یا تم جواب دیجیں۔"

"نہیں..."

"تمہیں... ہمیں معلوم نہیں... قبیلہ کا مالک انہیں لام

چاہتا ہے... اور وہ اپنے کام کی وجہ نہیں تانے کا باہد نہیں..."

"چاہے تو تااد سے... چاہے تو نہ تاادے... لہذا یہ بات اس نے ہمیں تھا

جنہی کی اپنے بھی شید سے اسے کیا دھنی ہے۔"

ہاؤ گے۔

"اب ہم کب تک ائے لیکر ہیں... کب تک اپنے
کھملاتے رہیں۔"

"ہوں... خیر... تم لوگوں کی مرثی... میرے حد پر
سے نیچ پڑکا دیجی... میں نہیں تھا سکتا۔"

"دھو گئی... بے کوئی تک اس بات کی۔"
"پاگلیں... اب ان حالات میں تک کی بات کیاں۔
اُسیں... بر طرف تھے جیکیلیں ہیں۔" تاروق نے حد نہ لایا۔

"یہ لوگ میں ہے تھفہ ہمارے ہیں۔" دوسرا نے کہا
"اُمرت ہاپر دے... " تاروق پڑھا۔

"کیا ہوا؟" محمود نے پوچھا۔
"یہ بات و ان کی بھیں آگئی... اب کیا ہو گا۔"

"پکو نہیں ہو گا... چپ رہو۔" پروفسر داؤڈ نے اسے
ڈالا۔

"آپ تھے اخی گے۔"
"اب میں ان حالات میں اور کیا کروں... ؟ ان توں
تھے۔" پروفسر براہان کے۔

"اچھا اچھا... معاف کر دیں... نہ اخشن دہوں اور
خوب ڈانش۔"

"ہاں واقعی... تم بہت ابھتے ہو۔"

"اب میں اس قدر جلد بہت اچھا ہی ہن گیا... آٹھ یہ
یہاں کیا ہو رہا ہے۔" تاروق گھبرا کیا۔

"میں نے کیا ہے... جیسیں پاگل کر دیں گے۔"

"اُرے تو پھر ہو جاؤ ہماقی... اس میں پر بیان دہنے والی
کوئی بات ہے... کیا اور لوگ پاگل نہیں ہوتے۔"

"دیکھو... میں کہتا ہوں... ان کے پیچے یہ زر آن کرو... یہ
اُس طرح نہیں مانسیں گے..."

جو نبی ان کے با تھوڑے زبردستی طرف ہے... ایک شیش
اور چھٹا کے ساتھ فوڑا، اس پر تاروق بول دیا۔

"کمال ہے... اب انسانوں کے بجائے ٹیکھوں کی باری
آگئی ہے... کمال ہے۔"

ادھر وہ ایک بارہ بھر خوف زدہ ہو گئے۔
"وہ... وہ سمجھیں ہے... پہلے عمارت سے باہر کل کرتے

کھاش کرو۔"

وہ سری پاؤں رکھ کر باہر کی طرف بھاگے... اب کہے میں
ان کے ٹھاٹوں کوئی نہیں رہ گیا..."

"بیو... بیو سب کیا ہے... اس کیافی کا تو کوئی سر ہے نظری
نہیں آ رہا۔"

"ہاں واٹھی... اور یہ اب اپنے تھاں کیاں ناہب ہو گے
لگل آپ نے اپنی کوئی اچھا دان پر ٹکنی آزمائی گی۔"
"ئن بھیں... لیکن اسکے بعد یہ تو خود مجھ سے یہ اسامنے
بے... کیا خیر لکی کوئی چیز اچھا کر لی ہو۔"
"کیا کہا آپ نے... آپ سے یہ سامنے دا ان
خداق نہ کریں۔"

"کیوں کیوں! اس میں کیا برائی ہے... مجھا مطلب ہے،
انہاں میں..."
"صد ہو گئی... وہ لوگ ہاچان کی خلاش میں کل کے چیز اور
ہم اس کمرے سے لختے کی کوشش بھی بھیں کر رہے ہیں۔" محمود نے ہماکر
کہا۔

"ان صالات میں ہم کوئی کوشش کر بھی سر طرح کر سکتے ہیں...
بچھے ٹرش کی طرف ہیں اور بھر اور جھٹ کی طرف... اب ہم کیا
اس صالت میں گھوڑا پاؤ تو ناہل کر سکتے ہیں۔" "غزوہ اونٹی۔
"جسیں ناہل کر سکتے... لیکن تم کوئی اور ترکیب تو سچھ عکنی ہو
نہ۔" پر فیسرہ اور نے جمل کر کہا۔

"ری پر ٹھیک ہوئی ہوں انکل۔" غزوہ اونٹے گویا دو لاپا۔
"تو کیا ہوا... کیا ری پر لٹکا ہوا انسان کوئی ترکیب پہنچنے
کے قابل نہیں رہ جاتا۔"

"اس بات پر غور کر جاؤ گے گا۔" نماں رہمان سکرائے۔
"کوئی تی بات ہے۔"

"یہ کہ ری پر لٹکا ہوا انسان کوئی ترکیب سچھ سکتا ہے با
نہیں۔"

"صد ہو گئی... پہلے ہم ان کا وقت ہدا کر رہے تھے، اب
انہاں پر فیسرہ ہے۔"

"ارب بھائی... تم جیشید کو لکھیں جانتے۔"
"یہ گلوب ترین بات زندگی میں ہمیں ہمارے شے میں آئی ہے۔
فاروق سے فوراً کہا۔
"میں کی کہتا ہوں... اسکلہ جیشید ایک اچھا سامنے دا ان گی
ہے۔"

"لیکن ہم نظر ہوں سے ہم جمل کیے ہو گئے۔"
"یہ ضروری نہیں۔" پر فیسرہ ہے۔
"کیا ضروری نہیں! اب آپ بھی ہمارے انداز میں باقی
کرنے لگ گے۔"

"وو! اصل بات یہ ہے کہ غزوہ اونٹے کو دیکھ کر رنگ
پلاٹا ہے۔" پر فیسرہ ہکائے۔

"لیکن اب آپ اونٹے کا دکار کمال پہنچئے۔"
"اب میں انہاں کا دکار کمال نہیں سے، ہا۔"

و ہے جیس۔"

"یہ... یہ تم کیک دم اس قدر شریف کوں کریں گے۔"

"راز کی بات ہے... تاہیں سکتے۔"

"اچھا... جب یہ بات راز کی شدہ جانے تو ہذا بھیجئے گا۔"

"اچھا ہاں... اپ جاؤ۔"

"تم کیسے جائیں... بھیں راستے نہیں آتے... صبر ہالی

فرما کر آپ خود اسکی وابستہ اوری کے ہاں پہنچا دیں۔"

"کس کے ہاں۔"

وہ بہت ذر سے اپنے... ان کی آنکھیں مارے حرمت کے

نکل گئیں... انہیں اس قدر حیران دیکھ کر ان کی حرمت کا بھی کوئی لذکار

نہ ہے...
شہزادی

☆☆☆

"کو یا بھیں اس کام کے سوا دوسرا کوئی کام نہیں آتا۔"

"چھوڑو... ہم اس وقت پا تھے تھیں ناکل سکتے..."

میں اس لئے کرے کا دروازہ دھڑکاں سے مکھا اور دوسرا
اندر رواٹاں ہوئے... ان کے پیچے وہ ایک رنگ آرہا تھا تو دوسرا
تھا...
کیا ہوا۔ غمان رہمان نے بچھا۔

"وہ... وہ بھیں تھے... وہ بھر گئیں تھیں ہیں۔"

"بھر... کھل کیوں کے شکھ کون تھا تو رہا ہے۔"

"شاید کوئی جن... یا بھر کوئی بہوت... کم از کم اپنے جھوٹ
نہیں۔"

"تب بھر بھیں کیوں اڑا کار کیا ہے جسے بھائی...
کھول بھی دو... حکم گئے چین لیے لے۔"

"کھول دو انھیں۔" ایک نے کہا۔

"بھائی! یہ کیا... آپ نے کس قدر جلد مان لیا... مجھے کیا
تھا... میں پہلے ہی کہہ دیتا۔"

"پاکر کھا کر دو۔" اس نے بھنا کر کہا۔
انہیں کھول دیا گیا... وہ بہت حیران تھے... ایسے میں
نے کہا جس نے انہیں کھونے کا ستم دیا تھا:

"تم لوگ جہاں جانا چاہو... جا سکتے ہو... بلکہ کو تو ہم

سخیدگی سخیدگی میں

پھر لے بکھر اور انہیں وہ مکھوتے رہے... ہمارا
میں سے ایک نے کہا:

"کیا کہا... تم لے... کس کے ہاں پہنچاؤ۔"

"واب ہزاری کے ہاں۔"

"تم اس کے ہاں بانے کے لئے قبیلے میں آئے تھے۔"

"ہاں اس میں بکھر لیں۔"

"آؤ... حسین پہنچا دیتے ہیں۔"

"یعنی آپ لوگ یہاں کوئی کوئی ان کوں ہے تھے۔"

"مجوری گی۔"

"کیا کہا... مجوری گی... اس میں مجوری کہاں سے لے
لی۔"

"اس میں مجوری پانہیں کہاں سے لے لی گئی... اس نے
بھی ان کے اعاز میں کہا۔"

"صہیگی... نہیں دیکھو... ہمارے انداز میں باقی کرنے

لگ جاتا ہے... ہے کوئی بکھر۔"

"نہیں... بالکل نہیں۔" وہ بڑا... اب ان کا موڑ ایک دم

خونگوارہ کیا تھا۔

"آپ تو چاٹ لو گے ہمارا دماغ... لہذا اس سے پہلے ہیں

واب صاحب کے ہاں پہنچاؤ۔"

"کس سے پہلے؟ اس نے پہ چلا۔

"اس سے پہلے کہ آپ ہمارے دماغ چاٹ جائیں۔"

"اکاں کے... آؤ۔"

انہیں بندگاڑی میں بخالی گیا... سفر شروع ہوا... ان کی

حرث کا کیا ہے چھٹا... اب بکھر ایک بات بھی پہنچنے چھی... بتا

چلتے چلتے... اکاہی انگھے بارہ ہے تھے۔

آخ رگاڑی رک گئی... دروازہ کھو لگا اور پھر کسی نے کہا:

"آئیے جاہاب! آپ کی منزل آگئی۔"

"چھپا اتر سے..."

"اوہ رو بکھر... سامنے واب ہزاری کی جو طی ہے..."

انہیں نے اس طرف دیکھا... ہاں واقعی ایک خیم الاثان

جسی موجو گئی...

"میریو... آپ لوگ ہماری بکھر میں نہیں آئے۔" فاروق

کہاں سے لکھا۔

"اور تم لوگ بھی کب ہماری بھروسی میں آئے ہو۔"

"خیر... کسی دن ایک دوسرے کو بھئے کے لیے ملاقات کریں گے۔"

"مُضروِر... ضرور... خوشی ہوگی... جب تی چاہے آجائے گا۔"

"کہاں آ جائیے گا۔"

"وہ ہیں... اسی ملارت میں... جہاں تم لوگوں کو اٹھا دیا جائیں تھا... ہم وہ چیزیں گے... وہیے اس ملارت کا نام ڈکھایا گا۔"

"تی... کیا کہا... ڈکھایا گا۔"

"ہاں ایسکی نام ہے، اگر پندت نہیں آتا تو کوئی اور رکھ لے جائے گا۔

اب ہم پڑھ لے چکے ہیں۔"

"گلے ہے... نواب صاحب نے ہمیں کی دو لیلے ہے۔"

"ہماری طرف سے مایوس ہونے کے بعد وہ کربی کیا سکتے ہیں۔"

کشت کے نزدیک پہنچنے والے ملازموں نے رکھلیں ان کی طرف ہائیں:

"آپ کے پاس دعوت ہائے ہیں تا۔"

"تی نہیں... ہم دعوت ہاموں کے پاس ہیں۔" نادر واقع نے

"یہ خیر نہیں کہا جا سکتا۔"

"تے بھر کیا کہا جا سکتا تھا۔"

"وہ کہو تا... ابا جان تو اس فون سے بھی پہلے اور آپکے نے۔"

"ہوں... خیر آؤ... دیکھا جائے گا... جب اونکلی میں سردیا
زم مسلوں کا کیا اڑ۔"

اب ان کے قدم جو جی کی طرف انشے گئے... جو جی بھن کی طرح کی تھی... اس وقت پوچھ کر دن تھا، اس لیے لاکھس تو بھل نہیں رہی تھیں، لیکن اس کے باوجود وہ تھا کہ آری تھی... دروازے پر پوری طالع موجوں تھے... ان کے ہاتھوں میں رکھلیں تھیں... پوچھ اٹلے پر ایک پوچھیں کی کاڑی کفری تھی... ان میں پوچھیں والے ہمیشے تھے:

"یہ س کیا تھا... کیا ہم نے کوئی خواب دیکھا تھا۔"

"پوچھ کرہیں نہیں آیا... خیر... آؤ وہ کہتے ہیں... وہیے میرا خیال ہے، اس محااطے میں اگر کوئی پردو اٹھا سکتا ہے تو وہ ہیں ابا جان۔"

خوب و خلا۔

"اور وہو یہی نظر دیں اور جل ہیں۔"

"اچھا اٹھاں گے... پہلے تو ہم ذرا نواب صاحب سے مل لیں، تا ان کا فون آ جائے، تاہم ان علاالت میں گرتے۔"

بروت اپ اٹا کر انہیں دکھائی۔
”تب آپ نے یہ کیسے کہ دیا کہ اس میں ہمارے نام بھی

”یہ کیا ہاتھی۔“ اس میں سے ایک نے کہا۔

”ہاتھ لوگ ڈری کو مکھوڑ کر رہ گئے... یہی کہہ ہے ہوں:

”ایوٹ پنگ بولے بغیر نہیں رہ سکتے۔“

ہر قابل زمان ان کی طرف بڑھے۔

”وچھیں رہ کر بیات کریں۔“ ایک نے جزا و ازان میں کہا۔

”اُکر چہ ہمارے پاس دعوت نامے نہیں ہیں، لیکن تو اس کی طرف اٹ پڑا۔“

صاحب نے بھیں فون کر کے بنا بیا ہے۔

”تھی نہیں۔“ ”وہوں ایک ساتھ ہو لے۔

”یہ آپ نے کیا کہا... تھی نہیں۔“

”تھی ہاں... تھی نہیں...“ ”وہوں بولے۔

”کیا کہنا پا جئے ہیں۔“ پروفسر داؤڈ جھلا اخشنے۔

”یہ کہ آپ کی بات درست نہیں۔“ اب ایک نے جواب دیا۔

”کیا کہا... آپ لوگ اور ہم سے لزی گے۔“ ان میں سے

چنگ اٹھا... دونوں کی الگیاں فریگروں پر دھاؤ اتنی محبوس

”کیسے... معلوم بھی آ ہو۔“

”ہاں! کیوں نہیں... معلوم تو آپ کو ہو جائے گا...“ ان ”دیکھو بھائی... سمجھی گی سمجھی گی میں فائزہ کر دینا۔“ ڈریوں

دستوں کو وہ کسی وجہ سے دعوت نہیں دے سکتے... فون کر کے انہیں کہا۔

”یہ کیا تھا... سمجھی گی سمجھی گی میں؟“ غان رہمان کا من

چنگی پیو دیکھئے... ہماری خوت بک میں یہ نام موجود ہیں۔“ ایک

”بیلے“ وہ فٹے۔
”یہ کیا جواب ہوا۔“ ”محروم ہیں کیا...“

”یہ جواب ہوا... سوال گدم جواب پڑا۔“ ڈریوں بولا۔

”تم تھوڑی دیر کے لیے اپنے ہمارے رہک نہیں سکتے۔“

”اُکر چہ ہمارے پاس دعوت نامے نہیں ہیں، لیکن تو اس کی طرف اٹ پڑا۔“

”تو ہم کہتا... تم میرے ہمارے کا وہ اس کا گھونٹ دیا چاہے

”صد ہو گئی... اسے بھائی... ذرداری بھجہ ہمارے کی لازمی

کے... پہلے ان سے 7 لاکھیں۔“ اس نے پہرے ڈار کی طرف

کیا۔

”کیا کہنا پا جئے ہیں۔“ پروفسر داؤڈ جھلا اخشنے۔

”یہ کہ آپ کی بات درست نہیں۔“ اب ایک نے جواب

”کیا کہا... آپ لوگ اور ہم سے لزی گے۔“ ان میں سے

چنگ اٹھا... دونوں کی الگیاں فریگروں پر دھاؤ اتنی محبوس

”کیسے... معلوم بھی آ ہو۔“

”ہاں! کیوں نہیں... معلوم تو آپ کو ہو جائے گا...“ ان ”دیکھو بھائی... سمجھی گی سمجھی گی میں فائزہ کر دینا۔“ ڈریوں

دستوں کو وہ کسی وجہ سے دعوت نہیں دے سکتے... فون کر کے انہیں کہا۔

”یہ کیا تھا... سمجھی گی سمجھی گی میں؟“ غان رہمان کا من

چنگی پیو دیکھئے... ہماری خوت بک میں یہ نام موجود ہیں۔“ ایک

مارے تھرت کے کھل کیا۔

"بیرا مطلب ہے... خاتم مذاق میں اگر کہا جائے سکتا
کیوں نہیں کہا جائے سکتا۔"

"اچھا بھائی... کہا جائے سکتا ہو گا... اب تم بھیں حال
ہو۔"

"جاوے... معاف کیا... تم بھی کیا یاد کرو گے۔" "خاتم
خوش ہو کر کیا۔"

"اس نوٹ بک میں آپ ہمارے نام کیوں نہیں دیکھتے۔"

"اس لیے کہ ہمون کے ساتھ وہ بھیں ان لوگوں کی تھیں
بھی دیجئے ہیں۔"

"اوہ اچھا... یہ بات ہے... تو اس نوٹ بک میں
تسادی نہیں ہیں۔"

"ہاںکل بھی بات ہے۔"

"خوب غوب... اب آپ اپنا کریں کہ انہوں جا کر
کہ دارالحکومت سے خان رحمان پر و فخر داؤ اور ان کے
آئے ہیں۔"

"سوری ایچ عمر نہیں ہے... انہوں نے ہمیں جتنی ہے
کی تھی کہ ان کے ملاوہ اور کسی کو نہیں آتا ہے... جن کے پاس
یا جن کے نام نوٹ بک میں ہیں... اس لیے ہم انہیں کی اور

پر بیان دکریں... باہر سے باہری فرخادیں۔"

"کیا کہا... فرخادیں... " خان رحمان چلا کے۔

"ہاں انہوں نے تو یہ بھی کہا تھا... تو ہماری شرافت ہے کہ

آپ لوگوں کو کوئی سے کہا رہے ہیں، جہاں سے آئے ہیں، وہیں لوٹ
چاہیں۔"

"اوکے... ہم ابھی آپ کے سامنے موجود ہیں پر بات کرتے
ہیں۔"

"ضرور ضرور... یہ لیکھ ہو گا... کیونکہ اس بات کا تم سے
تعلیم نہیں... کوئی شخص بھی ان سے فون پر بات کر سکتا ہے... شرعاً
ہے کہ وہ سیئیں۔ یہ کہتے ہوئے وہ مسکرا دیا۔

"کیا مطلب... کیا وہ فون سیئی نہیں۔"

"خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں... فون وہ ضرور سیئی گے...
جب وہ آپ کو جانتے ہی نہیں جیں... تو وہ کوئی آپ کو فون کرنے
گئے۔"

"ابھی معلوم ہو چاہا ہے۔" "خان رحمان تمہارا فیض۔"

پھر انہوں نے فون پر ان کے فہرست ملائے... دوسروی طرف گھنی
عکی روی... تھجکن کسی نے فون دیتا... آٹھ تھجکن کر انہوں نے فون بند
کر دیا..."

"ایں جھب اکر لی فون پر بات۔"

ہو چاہا... جو وہ کھو یا سنبور آہ اپس آکر کیا دیجتا۔"

"اچھی ہاتھ ہے... آپ فرمان کریں..."

اور پھر محمود پلا کیا... جلدی اس کی واہکی ہوئی... اس نے

دی ڈی آواز میں کہا:

"قاروق اپنا کام شروع کر چکا ہے... کچلی طرف ایک

وہ بجا درست ہے، وہ اس پر چھٹا پلا ہمارا ہے... اس کی ایک شاخ

جو ہمیں بھلی کی ہے... تھن ہم شاخ کھر دے... قاروق کو اور ہے

کہ کہن ہو تو ہت تھا ہے... یا جھک نہ چائے... جھک چائے کی

صورت میں قاروق کافی اونچائی سے پچھے آگئے گا... اس صورت

میں اسے چوت آئے گی... لہذا ہمیں اس طرف جانا ہوگا... میں اس

بند کھڑے ہو چکے گا جہاں اور ہم شاخ ہے... ہے کہ گرنے کی

صورت میں ہم اسے ہاتھوں پلے سکیں۔"

"اکے... تھن ہمارے بیہاں سے پلٹے کی صورت میں یہ

وہ خوب نہ اوقات ادا نہیں گے۔ مفر زان بیوی۔"

"ہم اندھا ادا نہیں گے... تھن ہم اپنا کام کریں گے...

وہاپنہ... محمود نے مند نہیں۔"

"اس کی اچھی ترکیب یہ ہے کہ ہم یہ، فیر صاحب کو سمجھیں

اپنے ہیں... تاکہ نہ ہے بالس نہ بچے بازسری۔"

"تھن اس میں بالس اور بازسری ہی گو کہاں سے مل آیا۔"

"بات جو ہم ان سے کریں گے اور وہ آپ سے کریں گے۔"

"جب وہ ہم سے بات کریں گے، جب ہم ان کی بات سن لیں گے۔"

"خوب اخوب ایک بات آپ خود روت کر لیں۔"

"میں... آپ کہتے ہیں تو توٹ کر لیتے ہیں... وہیے تو تم

عادی ہیں ان پا ٹھان کے۔"

"آن تو توٹ کر لیں۔ وہ مکرا ہے۔"

"گویا توٹ کرنے کا توٹ کرنے سے مقابلہ ہو رہا ہے۔"

قاروق پشا۔

"لکھی... آپ شائن نہ بھر بھی جو ہی میں واٹھ بھکی کے

قند، اس تھل کا سوال یا یہ بھکی ہوتا۔"

محمود نے جلدی جلدی یہ لفڑا لکھ لی، اور انہوں نے کہ

لے... اب ہم سے بہت آئے...

"قاروق جو ہی کا پکر گا لو۔" عان رحمان نے گویا ایک

بھید کی طرح اس سے کہا۔

"تھی اچھا۔" اس نے کہا اور ایک سوت میں چلا کیا... ان

دوںوں کی پر واٹکش کی... قاروق کو گئے کافی دیر ہو گئی... جب وہ

تو عان رحمان یوں لے:

"محمود! اب تم جاؤ اور دیکھو... قاروق کی طرح عابد

"بھی کل آنے کوی نہیں کل آسکا۔"

"ہاں کہتے تم جیک ہو۔" پر وہ فیر سکرا لے۔

ای وقت پہر سے داروں میں ساتھ ایک نے آواز لکھی۔
پر وہ فیر کار میں رکے رہے... اور وہ بھل طرف ہل پڑے۔

"دھوگی... دھو جھلا دھی۔"

"کہاں خدا ہو رہے ہو... ایک ایک کر کے۔"

"ایک ایک کر کے نہیں... پہلے صرف ایک گیا تھا، اب ہم

تمن ہمارے ہیں اور ہاتھی ایک بیہاں ہاتھی ہے۔"

"یہ کیا ہاتھی ایک بیہاں ہاتھی ہے... ایک بھلے میں دو مرد

لک کر رہے۔"

"اور تم نے جو تمن ہار ہاتھی کا لفڑا استعمال کر دیا۔"

وہ بھی چڑے، پھر ایک نئے کہا:

"تم کچھ بھی کرو... اندر تو جانی نہیں سکو گے... یہی قدر تھی اڑانے والے انداز میں کہا۔"

مہمت کے ذریعے اندر واٹل ہونے کا پروگرام ہمارے ہو۔"

"اگلے... کیا مطلب... تم نے کیسے اندازہ لکایا۔"

"اندازوں گا۔"

بھی طرح پڑے۔

"کون سا اندازہ ہا۔"

"مہمت کے راستے اندازہ ہائے کا۔"

"کیا مطلب... کیا تم وہ اپنی اس اسابدھ رکھتے ہو۔"

"اس کا مطلب ہے... تم نے یہ اپنے ہی کہدا یا تھا۔"

"ہاں! اس بھی منہ سے کل گئی بات۔"

"بس تو ہم آپ اس بات کو منہ سے کلی ہوئی بات ہی نیال

کریں۔"

"دھوگی... دھو جھلا دھی۔"

اور انہوں نے اپنی رفتار تجزی کر دی۔...

"کیا بات ہے... جس سے ماں... آپ کیوں نہیں گئے ان

تمن ہمارے ہیں اور ہاتھی ایک بیہاں ہاتھی ہے۔"

"تھا کہ تم دلوں کا دل نہ فوت چاہے۔" وہ سکرانے پر

لک کر رہے۔

"اور یہ تم نے مجھے ہے سے میاں کیا۔"

"تو کیا آپ پھر ہے میاں ہیں۔" ان میں سے ایک نئے

"تم کچھ بھی کرو... اندر تو جانی نہیں سکو گے... یہی قدر تھی اڑانے والے انداز میں کہا۔"

مہمت کے ذریعے اندر واٹل ہونے کا پروگرام ہمارے ہو۔"

"دھوگی... دیے میں تو اپنا تھاڑی سے تم لوگوں کو زرا

"اگلے... کیا مطلب... تم نے کیسے اندازہ لکایا۔"

"اندازوں گا۔"

"یہاں تو بس آپ بھول جائیں... ایسا ہی نہیں سکے گا۔"

"دیکھا جائے گا... ایک پار را بیٹھوئے کی دری ہے۔"

"اور وہ ہو گائیں۔"

"ابھی تم ہمیں نہیں جانتے۔"

"خیر... اب جان جائیں گے۔"

”ہوں کہتے اپنکا کرو گے... جب خان رحمن وی
طرف سے کوئی اخراج نہیں تو وہ پر بیان ہو گئے اور خود بھی اس
مکان پر سے... البتہ گازی انہوں نے وہیں پھروری دی...
”آپ بھی چار ہے ہیں۔“

”میں اپنے ساتھیوں کی خبر یعنی معلوم کرنے چاہتا ہوں
”ضرور ضرور... اگر ان کی خبر یعنی معلوم ہو جائے تو اکی
تادیجتے گا... ہم خود بھی ان کے ہارے میں چانس کے خواہیں
ہیں۔“

”ہاں! کیوں... آخڑا تھی دری سے ہم ایک دوسرے
ہات پہنچ کر رہے ہیں... ایک دوسرے سے ہمدردی تو ہوئی
ہے۔“

”کیا کہا... ہمدردی... آپ تو بہت بہل نوش جھی میں
ہو گئے۔“

”اب کیا میں غلامی میں جتنا ہوں۔“ انہوں نے اسکے
لئے لامیں۔

وہ پس چڑھے... اور پر فیسر داؤ دھکیل طرف پیش ہے
انہیں بھی بھی آری تھی اور فساد بھی کہ وہ کس مٹکل میں بھنس گئی
تو اب ناتاری نے خود بڑایا اور اب وہ اندر ہانے کو ترس رہے۔
یہاں سے واہس اس لئے لگن جانا چاہئے تھے کہ انہیں ہوسا ہے۔

آئے تھے، اب تک وہ ان کی بھروسے ہاہر تھے... ان علاالت میں وہ
بجنیوالاتے نہ تو کیا کرتے...
اور بگڑو، دھکھلے ہوئے میں پتھک کے... انہوں نے دیکھا...
خان رحمن، گمود اور فرما انہت پینے کھڑے تھے اور اپنے درخت
پر قاروق کفرنگیں آ رہا تھا۔
”کیا ہوا؟“ انہوں نے پوچھا۔
وہ بھی طرح اپھٹے...
☆☆☆

"اس کے سوا کیا کہا جائے ہے... اگر ایسا نہ ہوتا تو اپنی
روات کے مطابق وہ بھت پر چڑھ کر ہاتھ ضرور ڈالا کرتا ہے... لیکن
اس نے ہاتھ نہیں ڈالا۔"

"اُرسے باپ، سے... جب مترجم بیان کمزیرے کیا کر رہے

حد ہو گئی

ان کی نظری پر فیسر را دی پر جم گئی۔

"آپ آپ بھی امراہ گئے۔"

"کیوں؟ کیا میں نے ایسا کر کے طلبی کی ہے۔"

"ٹھاںہ اس کیس میں ہم تلمذیوں کے سوا پکھ کر بھی نہیں
سکتے۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔"

"اس کیس میں ہم یہ کیا بات ہوئی کہ سوا کر بھی کیا سکتے
ہیں۔" تنان درخواست پڑے۔

"بہت جملائے ہوئے ہو... کیا بات ہے؟"

"قاروقی پھت پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا تھا... لیکن اس
کے بعد اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔"

"اوہ! اٹھا پتا رام قرمانے۔"

"نہ اس نے اوپر پھت پر چڑھ کر کوئی اشارہ کیا... بس جوئی
وہ بھت پر چکلایا... سمجھو! اسے دیکھ لیا گیا۔"

"اس کے سوا کیا کہا جائے ہے... اگر ایسا نہ ہوتا تو اپنی

روات کے مطابق وہ بھت پر چڑھ کر ہاتھ ضرور ڈالا کرتا ہے... لیکن
اس نے ہاتھ نہیں ڈالا۔"

"سوق رہے ہیں... کیا کریں۔"

"فرزاد اب تم اور چاؤ... تیر و فیسر بولے۔"

"میں نے پہلے یہ چاہت کیا تھی... لیکن... اکل اور بھروسہ

نے مجھے اپاڑتے نہیں دی۔"

"دے دو بھی اپاڑت... کیس قاروقی اور پھنس نہ کیا

"

"اُبھی چاہت ہے... لیکن پر فیسر صاحب... آپ فیورنیس

کر رہے... "خان درخوان نے جملائے ہوئے امداد میں کیا۔

"کیا کہا... میں فیورنیس کر رہا... لیکن کس چاہت پر فیورنیس

کر رہا۔"

"اس نے کہا کہ فرزاد بھی اور چاہ کر پھنس گئی... اور بھروسہ بھی

اپنے چاہ کر پھنس گیا تو ہم یہ کر لیں گے... ہم دونوں تو اس شاخ کے

اُر سینے بھت پر چکلے چاکلے گے اور میں تو وہ یہے بھی نہیں چڑھ سکوں

"کوئی۔"

"مطلوب یہ کہ میں قربانی کا بکرا کیوں نہیں۔" فرزانہ نے

"خیر... ہم پہلے دیکھ لیتے ہیں... فرزانہ تم شاخ پر ہائے
بیٹے چھپت کا جا بڑو لیتا، ایسے ہی چھپت ہے تھا جانا۔"

"بکرا نہیں... بکری... تم قربانی کی بکری ہیں سمجھی ہے۔"

"اوپر ہی کر چھپت کا جا بڑو تو قاروق نے بھی یا قادو بان
نکھنیں آیا ہوا گا۔ اللہ اور چھپت پر اتر گیا... اس کے بعد اس کے
کیا ہوا... یہ معلوم نہیں۔"

"آپ سن رہے ہیں انکل۔"

"اس میں نیک نہیں۔" پو و فیروادو نے فوراً کہا۔

"کس میں نیک نہیں۔"

"اس میں کہ تم سن رہے ہیں۔"

"دھن تحریر کی۔" محمد نے جملہ کر اپنی ران پر ہاتھ مراد۔

آخر کتب پر عمل شروع ہوا، دونوں آگے بیچھے اور چھتے
پر ترکیب بھی تو اسی سطح میں ہے۔ "خان رحمان مسکرا

"خیر آپ تائیں... ہم آپ کی ترکیب کا استھان کریں۔" محمد تو اس شاخ سے بیچھے ہی رک گیا... جب کہ فرزانہ آگے
گئے۔

"اس وقت اس نے دل کی دھڑکن تجزیہ ہوتی محسوسی کی... جب

ایسا عام طور پر نہیں ہوتا تھا، اسے حیرت ہوئی... ساتھی ہی سچا،

"حد ہو گئی... اگری باقتوں کی ۳۰ جگہ رہی ہے... اور ۲۰ جگہ پر کسی صیانت میں تو جو گائیں ہوئے والی نہیں... جیسے

فرزانہ بے چاری پر شجاعت کیا رہتی رہی ہوگی۔"

"کچھ نہیں بیت رہی ہوگی... یا اپنے نواب ہاتھ ری کی

سے میں کچھ معلوم نہیں تھا... آخر اس نے اپنے کام لیا اور چھپت پر

لے کر دیا... پھر دسر اختماً اور شاخ پھوڑ دی... چھپت بالکل خالی

"اچھا خیر... تم جلدی سے ترکیب تباہ۔"

"ہاں اکوئی نہیں... فرزانہ کے ساتھی محمد وادپر جاتا
لیکن... کوئی کہ پاس ہی محمد موجود تھا اور اس کی طرف کچھ رہا تھا...
لیکن چھپت پر صرف فرزانہ تباہ ہے۔"

"خیر... ہم پہلے دیکھ لیتے ہیں... فرزانہ تم شاخ پر ہائے
بیٹے چھپت کا جا بڑو لیتا، ایسے ہی چھپت ہے تھا جانا۔"

"اوپر ہی کر چھپت کا جا بڑو تو قاروق نے بھی یا قادو بان
نکھنیں آیا ہوا گا۔ اللہ اور چھپت پر اتر گیا... اس کے بعد اس کے
کیا ہوا... یہ معلوم نہیں۔"

"جب پھر اس کی دوسری ترکیب ہے۔" "خان رحمان
مسکرا کے۔

"آج آپ ترکیب بتائے ہو اتر آئے... جب کہ اسیں
چھپت پر اترنے کا ہے۔" محمد نے جیران ہو کر کہا۔

"پر ترکیب بھی تو اسی سطح میں ہے۔" خان رحمان مسکرا

"خیر آپ تائیں... ہم آپ کی ترکیب کا استھان کریں۔" محمد تو اس شاخ سے بیچھے ہی رک گیا... جب کہ فرزانہ آگے
گئے۔

"اس وقت اس نے دل کی دھڑکن تجزیہ ہوتی محسوسی کی... جب

ایسا عام طور پر نہیں ہوتا تھا، اسے حیرت ہوئی... ساتھی ہی سچا،

"حد ہو گئی... اگری باقتوں کی ۳۰ جگہ رہی ہے... اور ۲۰ جگہ پر کسی صیانت میں تو جو گائیں ہوئے والی نہیں... جیسے

فرزانہ بے چاری پر شجاعت کیا رہتی رہی ہوگی۔"

"کچھ نہیں بیت رہی ہوگی... یا اپنے نواب ہاتھ ری کی

سے میں کچھ معلوم نہیں تھا... آخر اس نے اپنے کام لیا اور چھپت پر

لے کر دیا... پھر دسر اختماً اور شاخ پھوڑ دی... چھپت بالکل خالی

"اچھا خیر... تم جلدی سے ترکیب تباہ۔"

"ہاں اکوئی نہیں... فرزانہ کے ساتھی محمد وادپر جاتا
لیکن... کوئی کہ پاس ہی محمد موجود تھا اور اس کی طرف کچھ رہا تھا...
لیکن چھپت پر صرف فرزانہ تباہ ہے۔"

کفرزاد ایگی تک خیریت سے جی... اور وہ اسے دیکھ بھی سکتا تھا...
لیکن پھر اپنا تک اس کے سر پر کسی نے کوئی دزني پچ روز سے دے
ماری... اس کا سر بری طرح پکڑ لیا اور وہ دھرم سے گرا... لھکا چلا
گیا...

فرزاد بیکھلا کر مڑی... اور پھر محمود اس کے پاس آگرا...
”تک... کیا محدود... تم یہاں تک کیسے آگے... جسیں وہ
اوپر خبر نہ تھا۔“

اس نے کوئی جواب نہ دیا... فرزاد جو نبی اس پر بھی... یہ
دیکھنے کے لیے کہ وہ زندہ بھی ہے واٹک... میں ان وقت اس کے سر
پر بھی کوئی پیچ ماری گئی... فرزاد اسی وہ بھی ہے ہوش ہو گئی...
”ان دونوں کو بھی وہیں لے جاؤ... جیسا ان کا تیرسا ساتھی
مودود ہے... اور اس پیکر مہربان کو فون کر دو... جو لوگ وہ اپ کو قتل کر
پا جئے تھے، ان میں سے ہم نے تمن کو کفار کر لیا ہے... یہ خود کو کھٹکے کر
جیں... کیا ہمارے نواب صاحب اتنے یہ سیدھے ہیں کہ اپنا بچاؤ بھگ
نہیں کر سکتے۔“

”اوے کسر۔“

اور پھر ان دونوں کو اخانے کے لیے چار آدمی آگے بڑھے
انگلیوں نے مل کر اٹھایا اور ایک سمت میں لے گئے...
وہ مری طرف نامان و مرتضیٰ اور پروفسر داؤد انتقال کرے
گیا... فرزاد اسے آخری بینگی پر نظر آئی... اس نے اشکا

اب وہ زینے کی طرف ہو گی... زینہ کھلا تھا... یہ دیکھ
محدودی طرف آئی... اور سرگوشی میں ہوئی:
”زینہ کھلا ہے... لہذا اقر واقع زینہ کھلا و کچھ کر لیجے
ہو گا، اس کے ساتھ جو بھی ہوا ہے... یہی ہوا ہے۔“

”ہاں! ضرور سمجھا ہات ہے... خیر... بھر بھی میں چھوٹ
آ جاؤں... بینگیاں صرف اڑو گی... میں بھیچہڑہ کر دیکھوں
پر کیا گزرتی ہے۔“ محمود دینی آواز میں بولا۔

”گویا ہرے کر دے۔“ فرزاد نے سرگوشی کی۔
”نہیں... جب میں دیکھوں گا کہ تم خلترے میں
میں بھی اس خلترے میں کو دیکھوں گا۔“

”وہ میں جانتی ہوں۔“ فرزاد مسکراتی۔
”کیا جانتی ہو؟“

”یہ کہ تم خلترات میں کو دنے کے شوقیں ہو۔“
”اب کان نے کھاوا اور جاتا۔“ محمود نے منہ بڑا۔
فرزاد مسکراتی ہوئی زینے کی طرف پہنچا... پھر بینگیاں
پہنچی گئیں... محمود نے پھر میں جھاٹا... لیکن بینگیاں
بھی علیٰ حسیں... اس لیے اسے کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ فرزاد
ساتھی کیا گزرنے والی ہے... لہذا اس نے بھی بخوبی سے
کیا... فرزاد اسے آخری بینگی پر نظر آئی... اس نے اشکا

کرنے تھک گئے... لیکن نوجہ مودو کی طرف سے کوئی خبری نہ فرداں کی
طرف سے، ایسے میں انہیں صدر دروازے کی طرف سے پہلیں کے
ساتھ ان کی آواز آئی...
”شاید تو اب ناچاری نے پہلیں کو بڑا بیا ہے... ان تینوں کو
پہلیں کے حوالے کرنا ہو گا... اپنادا آؤ... اور چلتے ہیں... یہ شان ہمارا
وزن برداشت نہیں کر سکے گی... یہاں بھی اب اس طرف سے ہانتے کا
کوئی فائدہ نہیں ہے۔“

”ہاں جمیک ہے۔“ پہلی صفحہ پر۔

”بھروسہ دلوں یخ جزو قدم اٹھاتے صدر دروازے کی طرف
اگے... ہاں واقعی پہلیں کی دو گاڑیاں کھڑی ہیں...
میں اس وقت ان تینوں کو خلا کر لایا گی...“

”یہ تین دو تھنوں... جو نواب صاحب کو کل کرنے کے لئے
عوامی میں غیر قانونی طور داہل ہوئے تھے۔“ اسے دلوں میں سے
ایک نے کہا۔

”ڈال دو بھی انہیں گاڑی میں... وہ ہر یکھنے کھڑی ہے، اس
میں۔“

”ایک منٹ جاہب۔“ ایسے میں عان رہمان آگے چڑھے۔

”می خرمائیے... آپ کی تحریف۔“

”یہ بھی ان کے ساتھی ہیں۔“ پھر سے دار چلا اٹھے۔

”کیا مطلب؟“

”یہ دلوں ان کے ساتھی ہیں... پانچوں اکٹھے آتے تھے۔“

”اوہ... نہیں... خبردار... پانچوں اپنے اخواوو... ورنہ کوئی
دلوں کے۔“ پہلیں آفسر نے آن کی آن میں پہنچ لیا۔

”اس میں شک نہیں کہ تم ان کے ساتھی ہیں... یہ تارے سے
ساتھوں ہیں... لیکن ہم چور، ڈاکو یا ٹکل نہیں ہیں... ہم تو نواب
صاحب کے ہمہاں ہیں... لیکن ان لوگوں نے ہمیں اندر نہیں جانتے
ہیں... اور تو اب صاحب کی زندگی ذمہ دار ہے میں ہے... کوئی انہیں کل
کرنا چاہتا ہے... اسی سلطنت میں نواب صاحب نے ہمیں فون کیا تھا...“

”ہم یہاں آگئے...“ لیکن یہ اب ہمیں اندر نہیں جانتے دے رہے ہیں...
ہم لوگوں کو فون کر کے ہا ہا جاتا ہے... ان کے پاس دعوت ہے انہیں

”اوہ... آپ خود ہو گئے۔“

”ہاں یہ تو ہے... تم کیا کہتے ہو بھی۔“ پہلیں آفسر پھر سے
دار ہوں کی طرف ہزار

”جن لوگوں کو دعوت ہاتے ہیں ہماری کیے گے... ان کے
نام نواب صاحب نے ہمیں قوت کروار کئے ہیں... ان کے نام ان

ہم لوگوں میں نہیں ہیں... اور انہوں نے یہ دعا ہے بھی دی ہے... کہ
انہیں اس سلطنت میں پریطانی کیا جائے۔“

”اوہ... اچھا... کیا ان تھوں کی گرفتاری کا نواب صاحب

کو ہے۔"

"نہیں... وہ تو مہماں کے ساتھ جعلی کی دوسری طرف
مصروف ہیں... یہم انہیں پر بخان نہیں کر سکتے۔"
"کیا آپ کو معلوم ہے... کہ ان کی زندگی خلرے
ہے۔"

"بھیں لیکی کوئی اطلاعات نہیں ہیں۔"

"اپکے صاحب... آڑھاں میں کیا خرچ ہے کہ ہماری آن
کی اخراج انہیں دے دی جائے... ہو سکتا ہے، ہمارے نام انہیں
بھول گئے ہوں۔"

"ان کی ہادت بھی ہے جاہاب... ہم کیا کریں۔"
"اڑے... میں کوشش کرتا ہوں... اگر ان لوگوں کو ہاتھی ہایا کر
سے آپ لوگوں کو گرفتار کر لیا تو ہر بھی قواب صاحب ہم کر سکیں
میں خود اندر جا کر ان سے مٹا ہوں... آپ کے نام کیا ہیں؟"
"مگر، فاروق، فرزاد، خان رحمن اور پروفسر راؤ۔"

"تی... کیا مطلب۔" وہ پوچھتا۔
"کیوں... کیا بات ہے۔"

"نام ہاتے پہنانے ہیں... میں... " وہ کچھ کہتے
کہا۔

"ہاں! میں ان میں اپکے جیشید کا نام شامل نہیں ہے
آپ بھی کہنا چاہئے ہیں؟۔"

"ہاں بالکل۔" اس نے کہا۔

"وہ آئن ہمارے ساتھ نہیں ہیں... میں جلد یہ بھی
ہمارے ساتھ نظر آئیں گے۔"
"آپ لوگوں نے انہیں اپنے نام تاتے تھے۔" اس نے
پھر سے ارادہ کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں! نام تاتے تھے۔"

"کیوں بھی... اس کے باوجود تم نے قواب صاحب سے
راہنمائی کیا۔"

"اڑے... میں جا ہاں ہوں... اگر ان لوگوں کو ہاتھی ہایا کر
سے... جب تکیں ان سے مھاتی ما نکلا ہو گی۔" پھر سے ارادہ بھی کے
مالم میں بدلے۔

"اوٹھیں۔"

پھر اپکے اندر چلا گیا... اس وقت خان رحمن نے کہا:

"اب آپ نے انہیں کوئی نہیں دیکھا۔"

"یہ... یہ اپکے لیے۔"

"اور ہم بھی اپکے لیے۔"

"نہیں... آپ نے یہ بات نہیں بتائی ہی۔"

"کیا ہم نے اپنے نام نہیں بتاتے تھے۔"

"ہاں اہم تائے تھے... چین آپ نے یہ بھی کہا تو
آپ پوچھیں اسکلز ہیں۔"

"حد ہو گئی... خیر کوئی پات نہیں... اب تو ہمارا نام نہ ہے
بنا بھی کے کہم آئے ہیں۔"

"اس میں لٹک جیس۔" پھر سے دار نے کہا
باقی پوچھیں واسی ان کے ساتھ ہم کو کمزے تھے اور انہیں بھیں۔"
سے ایک کی راہکل کا رخ بھی ان کی طرف تھا۔

آخر اسکلز پاہر آتا نظر آیا... اس کے پڑے پر ایک
آر باتھا تو دوسرا باتھا تھا... وہ بھی پریمان ہوئے بغیر درہ کے۔

"کیا ہوا جاتا ہے۔"

"غایک بھی نہیں ہوا۔" وہ بر اسامت بنا کر رہا گیا۔

"پاہی تو چلتے۔"

"جسے اندر وہی حصے میں جانے سے روک دیا کیا ہے
صرف اتنا یہ قام ہلا پے کہ نواب صاحب کی طبیعت لمحک نہیں ہے۔
اس وقت کسی سے بھی مل سکتے۔"

"حد ہو گئی... اسکلز صاحب... ہماری ایک درخواست
ہے۔" غان رہمان ہے۔

"ہاں بتائیں۔"

"آپ بھیں اپنے ساتھ اندر لے گئیں۔"

"خان رہمان بیڑا اے۔"

"اس سے کیا ہو گا۔"

"نواب صاحب جوئی ہماری آواز سن کے... جان

پڑا گیا ہے۔"

"اس میں لٹک جیس۔" پھر سے دار نے کہا

"یہ ہماری لیے کوئی مسئلہ نہیں... آپ نہیں اندر لے

باقی پوچھیں واسی ان کے ساتھ ہم کو کمزے تھے اور انہیں بھیں۔"

"چھا آئیں۔"

"یہ آپ نمحک نہیں کر رہے جاتا۔" ایک پھر سے دار نے

کہا۔

"وہ کیسے؟"

"نواب صاحب ہم پر بگوئی کے۔"

"نہیں بگوئی کے... اس بات کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔"

"جیسے آپ کی مرضی... ہم کیا کہ سکتے ہیں... اب آپ

بانگ... آپ کا کام۔"

"ہاں ہاں... نمحک ہے... آپ فخر کریں۔"

اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر اندر کی طرف پڑا۔

کر گوہ، قروق اور فرزان بدستور بے ہوش تھے... چین پر نکل سر نہیں

بنتے تھے... اس لیے انہیں مرہم پنی کی ضرورت نہیں تھی...
ہمچنان کیا پکر ہے... "خان رہمان بیڑا اے۔"

"کیا مطلب... اپنکرنے پڑے بھک کر کہا۔"

"میں نے آپ سے نہیں... اپنے ساتھی سے کہا ہے، جی۔" "بے آپ بہت اونچے ہیں۔"

"انکی بات نہیں۔" اپنکلہ شرمائیا۔

"کسی بات نہیں۔"

"یہ کہیں، بہت اپنا ہوں... میں بھی عام پالیس و اولن ہیں۔"

طرخ ہوں... لیکن میں آپ لوگوں کے ہاؤں سے اور کاموں سے اونچے ہوں... اس لیے میں چاہتا ہوں... بات صاف ہو جائے، اور کچھ چھا۔

میں آپ کے تین ساتھیوں کو اگر ملزموں کی دلیلت سے لے کیا تو... اور اس لیے ہم جلد از جلد اندر بھیجا ہے ملزم بابت نہ ہے تو ہم کیا ہوگا... یہ پے بیری امتحن... نجٹے قوہ پاچے جس ہا کہ ہا پڑے، اندر کیا ہوا ہے... آپ خود بھیں... اسی کے اندر ولی ملازموں نے فون کیا تھا... کہ ان لوگوں نے انت پاہندی کی آڑ کیا ضرورت ہے؟

خڑک لوگوں کو گرفتار کیا تھا... اور یہ کہ ونواب صاحب کو قل کر... "ہاں ایسا ہے... خیر رکھتے ہیں۔"

کی زست سے آگئے ہیں۔" "ہاں گئے ہوئے پڑے گے... یہاں بھک کر ایک بارہ میں

"بھی قسم غریلی ہے... جوان کی حد کے لیے آتے ہیں، حقیقی گے... یہاں سلسلہ لوگ موجود تھے... ان سب نے پہنچ رکھلیں

اُنہیں بھرم سمجھا جا رہا ہے۔"

"لیکن یہ کیا ہاتھیں کوئی کہ ونواب صاحب نے آپ لوگوں پار سے میں پہرے داروں کوئی نہیں تھا۔"

"باقاعدہ بھول گئے یادوں ہوشی میں نہیں ہیں۔" "خان رضا خان نے پہنچ سوچ کر کہا۔

"کیا مطلب... یہ آپ نے کیا کیا... کہ وہ ہوشی میں نہیں

"ہاں جتاب انہوں نے ہمیں فون کیا کیا... اس لیے کہ ان پر

کوئی مصیبت آپزدی ہے... شایع ان پر قاتلان حملہ ہو گیا... اور وہ اس

میں زٹی ہو گئے... لیکن حوالی میں موجود لوگ اس خبر کو پچھائے ہوئے

"یہ کہیں، بہت اپنا ہوں... میں بھی عام پالیس و اولن ہیں۔"

طرخ ہوں... لیکن کیا میں چاہتا ہوں... بات صاف ہو جائے، اور کچھ چھا۔

میں آپ کے تین ساتھیوں کو اگر ملزموں کی دلیلت سے لے کیا تو... اور اس لیے ہم جلد از جلد اندر بھیجا ہے

ملزم بابت نہ ہے تو ہم کیا ہوگا... یہ پے بیری امتحن... نجٹے قوہ پاچے جس ہا کہ ہا پڑے، اندر کیا ہوا ہے... آپ خود بھیں... اسی

کے اندر ولی ملازموں نے فون کیا تھا... کہ ان لوگوں نے انت پاہندی کی آڑ کیا ضرورت ہے؟

خڑک لوگوں کو گرفتار کیا تھا... اور یہ کہ ونواب صاحب کو قل کر... "ہاں ایسا ہے... خیر رکھتے ہیں۔"

کی زست سے آگئے ہیں۔" "ہاں گئے ہوئے پڑے گے... یہاں بھک کر ایک بارہ میں

"بھی قسم غریلی ہے... جوان کی حد کے لیے آتے ہیں، حقیقی گے... یہاں سلسلہ لوگ موجود تھے... ان سب نے پہنچ رکھلیں

اُنہیں بھرم سمجھا جا رہا ہے۔"

"لیکن یہ کیا ہاتھیں کوئی کہ ونواب صاحب نے آپ لوگوں پار سے میں پہرے داروں کوئی نہیں تھا۔"

"باقاعدہ بھول گئے یادوں ہوشی میں نہیں ہیں۔" "خان رضا خان نے پہنچ سوچ کر کہا۔

بہارت نہیں دے سکتے... اگر آپ آ کے جو میں کے تھے ہم کوئی چلا جائیں
گے۔"

"کیا نواب صاحب خبرت سے ہیں۔" غان رحمان نے
سرسری انداز میں کہا۔

"ہاں کوئی... انہیں کیا ہوا؟" ایک نے حیران ہوا کہا۔
"اندر گزر چکی ہے... بھٹکا ہے، نواب صاحب مغلک میں
ہے۔"

"نہیں... وہ بالکل لمحک ہیں... خوش ہیں، ابھی تھوڑی در
پلے انہوں نے مجھے اندر بنا کر کچھ دیا میات دی تھیں۔"

"اور وہ دیا میات کیا تھیں۔"
"میں آپ کو کچھ بتاتا ہوں۔" "وہ ہوا۔"
"ابھی بات ہے... اب بیجاں یہ یہیں فورس آئے گی... وہ
اس جو بھی کو کچھ سے کی گی... کیا کچھ۔"

"یہ ہمارا نہیں... نواب صاحب کا منصب ہے۔" وہ کہ دے
چکا کر ہوا۔

"قانون پر رائلسی ہائی کے جرم میں ابھی آپ کو کفار
کروں گا۔"

"میں کوئی پر واثق نہیں۔"
"اوے کے... آڑہ بھی بھیں... یہ کسی سیدھی انگلیوں سے نہیں

نواب تاری

"کیا بات ہے، بھی اخیر ہے۔" انپکڑتے کہا۔
"اندر بھائے کی ابھارت نہیں۔"

"لیکن کوئی... آخرا دراں لکی کیا بات ہے۔"

"نواب صاحب کا حکم۔"

"تم ایک چالیس آفیسر پر رائلسی ہائی پر ہے ہو... اس بات
کا خیال رکنا۔" انپکڑنے زم لیجھ میں انہیں دیکھ دی۔

"ہم نواب صاحب کو جواب دیں... اگر آپ اس 24
میں بھیں کفار کریں گے تو یہ ان کا مسئلہ ہے... ہمارا نہیں... وہ تو
آپ سے بات کریں گے۔"

"اس ملک میں رہنے کی صورت میں اس ملک کے شہر
ہونے کے ہے آپ پر بھی ہقانون کی پابندی لازمی ہے، اس کی عاقف
درذی کریں گے 24 ہاؤن آپ کو نہیں چھوڑ سے گا اور نواب صاحب
آپ کو نہیں عطا سکے۔"

"لیکن ہم جیوں ہیں... آپ کو اس بندے آکے جائے گا

ٹکڑا۔"

"ہمارا بھی سچی دلیل ہے۔" پر فخر ہے۔

اور پھر وہ باہر کل آئے... پھر سے داروں نے انہیں طرف ہوئے
نکروں سے بکھا۔

"کیوں اکیار بنا... ہو گئی مذاقات۔"

"ہمیں تو گھس، ہو گئی ضرور۔" اپنے پکڑ لے۔

اور مہرود اپنی کاڑیوں میں آئیں... محمود، قارونی اور
فرزان اب ہوش میں تھے... اب یہ لوگ پہلی بار اخشن کی طرف رہا۔
اسے... "آپ بہت اٹھتے ہوئے آفیسر ہیں... آپ کا نام کیوں
ہے۔"

"انپکڑا احمد ہارون یہیک۔"

"آپ سے چند سوالات پڑھنا چاہئے ہیں ہم۔"

"ہاں ضرور۔"

"اس قبیلے میں کیا حکومت کے پاس نیل کا پڑھ ہے۔"
"حکومت کے پاس تو نہیں ہے... لیکن یہاں پر ایک جیت
نیل کا ہر جیں... ان پر لوگوں کو سیر کرنا ایسی جاتی ہے... یہاں چند بہت
دولت مدد لوگ موجود ہیں... ان لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں... ان
قبیلے میں سیر کے لیے آئے والوں کو وہ خدا تعالیٰ سیر ان پر کرتے ہیں اور

اُن طرح اٹھتے پہنچتے ہیں۔"

"کیا یہاں کچھ دی پہلے زرول آیا تھا۔"

"ہاں آیا تھا... لیکن زر اسے کاڑیوں کی طرف تھا... نا
بے... وہاں سڑک پتوں سے اٹ گئی ہے... لیکن یہ کوئی خاص بات
نہیں۔"

"کیا کہا آپ نے... یہ کوئی خاص بات نہیں۔" غان درمان
ہے۔

"ہاں! اس لیے کہ زر اسے بیاں اکثر آتے ہیں اور سڑک پر
ہر بار اٹ چاہتی ہے... قبیلے کی انعامات پتوں سڑک پتوں کو ادھر ادھر
کھایوں میں لا جاتی ہے... یہ کام شروع ہو چکا ہوا گا اور دوستیں یا چار
پانچ ہوں میں سڑک صاف ہو جائے گی۔"

"کیا یہاں تو اپنے تاریخ کے کچھ دشمن موجود ہیں۔"

"ہاں! ان کے دشمن تو خیر یہاں بہت ہیں۔"

"ان علاقوں میں بھی تو اپنے صاحب یہ کہہ رہے ہیں... اُن
ان کا کوئی بحدود بھی اندر واٹل ہونا چاہئے تو نہیں ہو سکتا... اور اگر اندر
اس وقت شتوں میں گھر سے ہوئے ہوں... تو ان پر بھی ان سے بات
نہیں ہو سکتی... میں کہتا ہوں... وہ اس وقت خطرے میں ہیں اور اسکیں
خوبی پر قدم اٹھانا چاہئے..."

"اُس کے لیے پہلے یہاں کے آئی تی صاحب سے اجازت

اخرا کر بار آ جائے گا... اس کی حکایت کی جائے گی۔"

"اعلان بار بار کیا کیا... پھر اپنکا احمد کے دارالحشیز پر اشارہ
بوا... اس نے فوراً کہا:

"تیک سر۔"

"آزاد رواہیں... خوبی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی
جائے گی... آپ لوگ پر یہیں اٹھنے لگتے چاہیں۔"

"کیا... کیا مطلب سر۔" اپنکا احمد تحریر نہ دوڑھ گیا...
ان پر بھی تحریر کا عمل ہوا۔

"جو کہا ہے... وہ کریں۔"

دوسرا وقت وہ اپنے روانہ ہو گئے...

"یہ... یہ کیا ہوا۔" اس نے کھوئے گھوئے انداز میں کہا۔

"آپ تو کہہ دے ہے تھے... بھاں کی پوچش، بہت اچھی ہے...
کی کی رعایت نہیں کرتی۔" محمد نے پر بیان ہو کر کہا۔

"ہاں... ایسا آج چلکی بارہوا ہے۔"

"کیا آپ ہمیں آئی تی می صاحب کے خڑک کے پاس اتا رکھے
جائیں۔"

"ہاں! کیوں نہیں... ٹین کوئی قائد نہیں ہو گا... آئی تی
صاحب بہت زیادہ انتہی انسان ہیں، وہ اس وقت ہم سے کم پر بیان

نہیں ہوں گے... یہ حکم انہوں نے خود نہیں دیا... ان سے دلوایا کیا اور

لیتا ہو گی... انہیں صورت حال بتاؤ ہو گی۔"

"جب پھر ذرا ہمدردی کریں... کہن وفت ہاتھ سے نہ کل
جائے۔" خان رحمان نے پہنچان ہو کر کہا۔

"اور وہ ہاتھ سے کب نہیں۔" اپنکا احمد بارہون مکرایہ
اوہ بہاں ایسے ہے۔" وہ بدلے۔

اوہ بہاں نے اپنے آئی تی صاحب سے بات کی... ہمدردی
غیری کی اور اس کے پاس بھت کے...

"اس کا مطلب ہے... بھاں قانون کے مخالف انتہی ہیں۔"

"تی بھاں... باکل... قبیل کی پوچش لا جائیں اب ہے... اپنے
فرائض سے غلط نہیں کرتی، جو تم پوچھ لوگوں کے خلاف خلاف ہے۔"

اپنکا احمد نے اپنے ماکوس کو جاری کا حکم دیا... ان تمام
کے سلطے میں وہ کبی بار ان کے پاس سے انہوں کر گیا... پھر آگیا در بیان
گیا... آدم کی تھک بھی ہو گا رہا۔

آخران کا قاعِ خوبی کی طرف روانہ ہوا... چند رہ منٹ بعد
خوبی کو گھر سے میں لے پکے تھے اور ہنگر پر اعلان ہو رہا تھا:

"خیر واد! خوبی کو گھر سے میں لایا چاہتا ہے... آپ س

لوگ ہاتھ اٹھا کر باہر بکل آئیں... آپ کو صرف تین منٹ دیے جائے
ہیں... اس کے بعد ہم خوبی پر عمل کر دیں گے... قاتر گک کی زندگی
کوئی بھی آ سکتا ہے... خادی ڈسے داری نہیں ہو گی... ہاں ہو بالکل

ایساں قبیے میں سرف ایک آدمی کر سکتا ہے۔

"اور وہ کون؟" وہ ایک سماجی بولے۔

"قبیے کا گورنر... ڈاکٹر خان۔"

"ڈاکٹر خان۔" ان کے مذہب سے لگا۔

"باں ڈاکٹر خان۔"

"بادا ڈاکٹر... کیا اس قبیے میں کوئی مادرت اور ڈاکٹر خان کی ہے۔"

"اپنکراہون کا بھی بیوی بیال تھا۔"

"مکمل ہا راپ ہی سے تھا۔" انہوں نے اس

"خوب... خوب آپ بس بھیں آئی تھی صاحب کے پاس کی تعریف کی۔

"لیکن بیجاں آ کر آپ لوگ غب ہو گئے۔"

"بھم کیا کر سکتے ہیں... ڈاکٹر خان پر کہہ رہا ہے کہ ہم بھی گورنر

اور ہر ہو ہجدی آئی تھی صاحب کے سامنے پیش ہے... اس صاحب کے ماقبت ہیں... دو ہم کو محروم کے... ہم کریں گے۔"

"لیکن اگر ان کا ہم خلاف قانون ہو؟"

"آپ لوگ اور بیجاں... لیکن آپ کے درمیان انہوں

بھیشید کوں نہیں ہیں۔"

"وہ قبیے میں ہی کے ہیں... یہ ایک جماعت اگلیز دامت

ہے... لیکن سب سے پہلے ہم یہ جانا پڑے چیز ہیں کہ آپ نے تو اس

ڈاکٹر کی ہوٹلی کے خلاف کارروائی کا حکم ادا کیا ہے۔"

"کیا مطلب... اس محاذ سے آپ لوگوں کا کیا تعین۔"

"یہم ہی ہے... جو اپنکراہون کو باں اپنے سامنے

کھلیں ہیں... ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی۔"

ما "لیکن کب... آپ نے تو کارروائی روک دی ہے۔"

لے گئے تھے۔"

"اوہو اچھا... کمال ہے..."

"لیکن آپ نے ہمارے ہمال کا جواہر بھی لے دیا۔"

"اوہ ہاں... مجھے گورنر صاحب نے ہم دیا ہے کہ میں ہو ٹی

کے خلاف کوئی قدم نہ تھا تو۔"

"اپنکراہون کا بھی بیوی بیال تھا۔"

"مکمل ہا راپ ہی سے تھا۔" انہوں نے اس

"خوب... خوب آپ بس بھیں آئی تھی صاحب کے پاس کی تعریف کی۔

اماڑے۔"

"ہاں! یہ ہے... ہم مجبور ہیں... لیکن ہم نے اس کا نام لکھ لیا ہے... اور اپنے وقت پر کام شروع کریں گے۔" "انہیں حرمت ہوئی... جیسے گورنر صاحب ان کا ہی انتظار کر رہے تھے... وہ ادھی غیر کے آدمی تھے... اور کافی سمجھیدہ دھائی دے رہے تھے۔" "تب پھر آپ ہمیں کام کرنے کی اجازت دیں۔" "کیا مطلب... آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔"

"ہم جو ٹیلی میں داخل ہونا چاہتے ہیں... ہمارا خیال ہے... اندر ضرور گزر بڑے... خود اسکے امجدہ ہاروں کا بھی بھی خیال ہے۔" "آپ اپنی ذمے داری پر اندر داخل ہو جائیں... میں اپنے آپ تو بہت مشہور لوگ ہیں۔" "یہ شہرت بھی ایک مصیبت ہے جاتا۔" "پروفیسر بولے۔" "ادھہاں! یہ تو ہے... ہاں تو کہیے کیسے آئے آپ لوگ۔" "ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں، آپ نے نواب ہماری کی نے اگر حکم دیا تو پھر میں گرفتار کرنے پر مجبور ہوں گا۔" "اچھی بات ہے... یونہی سکی۔" " محمود نے مایوسانہ اندازی کے خلاف احکامات واپس کیوں لے لیے۔"

میں کندھے اچکائے اور پھر بولا: "کیا ہم لوگ گورنر صاحب سے ملاقات کر سکتے ہیں۔" "اُلی... جب کہ ان کا خیال تھا کہ وہ سوال من کراچیل پر ہیں گے..."

"ضرور... کیوں نہیں... بلکہ میں تو چاہوں گا کہ آپ ضرور انہیں نے کہا: ملاقات کریں اور انہیں قائل کرنے کی کوشش کریں کہ جو ٹیلی کے اعماق میں اگر گورنر گزر بڑے اور ہمیں قدم اٹھانا چاہیے۔"

"اچھی بات ہے... آپ انتظار کریں... پہلے ہم آتیں گا... چاہے میری مرثی کچھ بھی کیوں نہ ہو۔" "کیا حکم ملتے پر آپ یہ بھی نہیں دیکھیں گے کہ وہ حکم ملکی صاحب سے ملاقات کریں گے۔"

وہ وہاں سے نکل آئے... دفتر کے ہی ایک آدمی سے گورنر ان کے خلاف ہے یا مطابق۔" "ہونا تو بھی چاہیے... لیکن ایسا ہوا نہیں۔"

۲۷۳

تھے... ایک بار ان کے گھریں بیوی بیٹا لے گیا... بیم پہننا، میں ذرا ہست کر کرنا
تھا... گھر کو تھسٹان ضرور ہوا، انسان سب زندگی ہو گئے۔ ایک بار ان
کے گھر سے چوری کا مال برآمد کر لایا گیا، اس کس سے انہیں چڑی ٹھکل
تھے اپنے بیٹا پہنچ لیا۔ آخوندگا وہ اس قسم کے کوچھ دوسرے طبقے کے۔

"یہ تو اتنی بہت تکشیش کی بات ہے۔" خان رحمن نے کہا۔
"ہاں جاتا جس سے میں نے تکشیش کی تھی۔"

"ہاں ہاتا بھاپ سے میں نے یہ تھیلات سنی ہیں... میں
نکل لیں گے ان کو رہ گیا ہوں... جس معاملے میں گورنر صاحب کا کوئی دھل
کیا ہوتا ہے... اس میں تو میں اپنی مرشی چلاتا ہوں... میکن جس
معاملے میں ان کا دھل دھل ہوتا ہے... ان سے یہ چور کر قدم اٹھا جائے

ال... اس گھم میں بھی سبکی معاملہ ہے... لیکن جب تک ان کا علم نہیں
اقرائی میں نے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا لیکن جب ان کا علم ہی کر
لیتی کی عادتی نہیں کی چاہئے گی... وہاں سے چھپس فوراً وہاں پہنچانی
سے تم میں نے ایسا کہرا لالا اب تاتے... میں کیا کرجا۔

"یک جاہ 11سیں تک بھی کھلات ہے تاکہ
..... پھر چیزیں ... میں اس طرح کب تک اس قبیلہ کو علم، تم سے
ایسا نکالے گا... ایک ان پر اقصیٰ علم کی بیویت میں آنے والا ہے...
اس کوئی نہ کوئی ٹھانے چاہئے... یہ ایک بات تاکیں... یہ

ایک وقت تک جب تواب ہاتھی اس بارے قبیلے کے
بہت ہاتھی صاحب کیسے آہی ہیں۔"

۱۰۷

"مگر انہیں بھبھ طرح سے علم و حکم کا سلسلہ شروع ہو گی۔
ان کا دینا اخواز کر لیا گیا... وہ ملا تو ان کے جسم پر رخبوں کے نکتے

لے رہا ہے۔ میری کوئی... مدد و معاون سے مدد نہیں ملے۔

ایسے میں بھر پر سکھ فون کی تھی تھی... آئی تی صاحب نے
فون کا ریسیور اٹھایا اور پھر انہوں نے ان کے پرے کارگ کا زنا
دیکھا...

☆☆☆

پردی طرح مالک تھے... وہ جو چاہئے تھے، ہوتا تھا... پہلی بھی ان کا
علم مانتی تھی... ایک لڑائ سے وہ گواہی نامنجد ہے... وہ ام کے لیے
کام کرتے تھے... گواہ ان کے ساتھ تھے... وہ ان کے دکھوں میں
شریک ہوتے تھے... کسی کو مال کی ضرورت ہوتی تو مالی مدد کرتے
تھے، کسی کے پاس گھر بھی ہوتا تھا اسے دینی دے دیجے تھے...
غرض سب لوگ ان سے خوش تھے... لیکن انہوں نے کبھی سرکاری
محلات میں داخل نہیں دیا تھا... اس لیے تمام سرکاری مددے والے بھی
ان سے بہت خوش ریجے تھے اور ان کی مردمی کے خلاف کوئی کام نہیں
کرتے تھے... لیکن ہر اچا مالک ان کا سلوک بدل گیا... رفتہ رفتہ گویا
ان کا دماغ تبدیل ہو گیا... لوگوں کی مدد سے انہوں نے ہاتھ روک لیا
الا انہوں درجن انسان بن رہا تھا ان انسان بن گیا۔۔۔

"کیا... نہیں... " ان کے مت سے ایک ساتھ لگا۔

"آپ پاڑ سے قبیلے میں سے جس سے چاہیں وہ بات ہو جائے
کہتے ہیں۔"

"اواؤو... بخدا ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔"

"اس پر سب لوگ بہت جر ان ہوئے تھے... آج تک
حران ہیں... لیکن کوئی اس کی وجہ بجاں سکتا۔ اور اسے تمدّت ہوئی
انہوں نے عام لوگوں سے ملا جانا پہلو دیا ہے... بُس خاص خاص
لوگوں سے ملتے ہیں۔"

"کیا کہا... قبیلے کو بنا چاہئے ہیں... بھلا اس کا کیا مطلب

"ایسا لگتا ہے... آپ یہ قبیلے آپ کا نہیں... اس قبیلے کے

دل قبیلے کے نہیں... یہ دلوں ایک "درستے کے نہیں... بلکہ سب کو کہ

کسی اور کارکارے ہے... اس کا... جس نے خوب ناتاری پر قبضہ کر لیا ہے۔"

"اوہ... اوہ... اوہ... آئی تی صاحب نے مارے جرت

"ہاں

بات دل کو لگتی ہے

فون کا رسیدور رکھنے کے بعد وہ ان کی طرف ہر سے اور ان
سینکڑے ان کی طرف رکھنے پڑے گے...

"خیر ہے... آپ ہماری طرف اس طرح کیوں دیکھ دے
جیں۔" سمجھی کام ہال سکا تھا۔ فاروق نے جو ان ہو کر کہا۔

"اوہ کس طرح دیکھوں؟" ایہوں نے گلیب سے اندازیں
کہا۔

"اس کا مطلب ہے، آپ اس طرح دیکھنے پر مجھوں ہیں۔"
"کوئی ایسا نہیں۔ وہ سکرائے، ایسا ذکر نہیں تھا۔

"میں بھرستادیں... بخیر... آپ خانہ چاہئے ہیں۔"
"کوئی ساحب کا فون تھا... ان کا حرم ہے، آپ دیکھوں
گرفتار کر لیا جائے۔"

"تو پھر کیا ہوا... آپ پر بیان نہ ہوں اور میں کردار
کر لیں... میں اگر قبیلے کے لیے کچھ کرنا چاہئے ہیں... قبیلے کو یہ
چاہئے ہیں... جب پھر ہمارا ساتھ دیں۔"

"قبیلے کے کچھ ہیں وہ بالکل انکی ہاتھیں کچھ دست سے

چلتے گئے ہیں... ان کا خیال ہے... ہمارا قبیلہ اب ہمارے لئے
کے ماتحت نہیں رہ گیا... وہ کسی ان دیکھی طاقت کے ہاتھ میں آجائے ہے۔

اس کا انعام دہ طاقت چلا رہی ہے... اور وہ طاقت آپ بھیے لوگوں کو
لبھے میں پسند نہیں کرتی... اس لیے جب آپ کو خوب ناتاری نے فون

لایا تو اس طاقت کو ہماں ہال گیا... اس نے فوراً آپ لوگوں کا انعام
کرنے کی خالی... آپ کو جو گی طلاق اس بحکمیت آئے ہیں..."

اُس طاقت کی وجہ سے جویں آئے ہیں... اس طاقت کی آپ پر بدستور
چاہئے ہیں... جب پھر ہمارا ساتھ دیں۔"

نظر ہے... اور اس وقت مجھے گورنر صاحب نے حکم دیا ہے...
آپ لاگوں کو گرفتار کروں۔”
”مطلوب یہ کچھ معلوم ہے... ہم بجا ہیں۔“
”ہاں نہاں۔“

”خوب یہ... آپ بھیں گرفتار کر لیں... اپنے گورنر
مانگ... دیسے کیا آپ کا دنیال ہے... گورنر صاحب یہ وہ ان
حکومت ہیں۔“
”نہیں... ایسا لگتا ہے... خود گورنر صاحب بھی اسی
کے ذریعہ ہیں۔“

”آپ درست انداز میں سوچ رہے ہیں۔“
”بھیں اب میں کیا کروں... میں آپ کو گرفتار کر لیں
پا جاتا۔“

”اس صورت میں ہذا آپ پر گرسے گا۔“
”امسے باپ اسے۔“ وہ بڑی طرح سمجھرا کیا۔
”کیا ہوا؟“ غمان رہمان پوچھے۔

”میں نہ لے سے بیٹوں سمجھرا تا ہوں۔“ انہوں نے
ذیادہ سمجھرا کر کیا۔

”بھرا دنیال ہے... اکا ڈا آپ گورنر صاحب سے بھی
تمبراتے ہوں گے ہتنا کہ نہ لے سے۔“ قارون مسکرا یا۔

”باقی لمحیں کہا۔“ وہ زرد ہی مکرا ہے۔
”اس قبیلے میں ایسے لوگ موجود ہیں... قبیلہ ایسی
لوگوں سے غالباً نہیں ہے اور... لہذا آپ گرفتار کریں...“ پر ویضور دادا نے
چلدی سے کہا۔

”یہ کیا بات ہوئی۔“

”جب تک یہاں ایسے لوگ موجود ہیں... اس وقت تک
قہقہہ عمل ہو رہے ہے اور ہاتھوں سے نہیں لٹکے گا... اس ان دن بھی حکومت
کی کوشش ہی ہے کہ ایسے لوگ پا تھام ہو جائیں یا اس کے نام
ہو جائیں اور اپنا اچھا ہیں کہوں گے... اب معلوم نہیں... تو اب نہ آتی دل کا
اچھا ہیں کہ ہو گیا ہے یا ان لوگوں نے کسی طرح ہم کو کہا یا ہے... یہ دیکھا
ہو گا... لیکن ایسا تو ای صورت میں ہو گا...“ جب آپ بھیں اُر قدر
کر لیں گے۔“

”لیکن اس صورت میں آپ لوگ کیا کر سکسے ہوں۔“

”اس صورت میں ہم کیا لھیں کر سکسے ہوں۔“ قارون بول
انہا۔

”یہ کیا بات ہوئی۔“ انہوں نے جیر ان ہو کر کیا۔

”آپ اس بات کو چھوڑ دیں اور بھیں اور دھرم اور حرام سے
کفردار کریں... تا کہ ان کے سب لوگوں کو معلوم ہو جائے... اپ
کے دفتر میں اس ان دن بھی حکومت کے لوگ موجود ہیں... وہاں سے میں...“

بُل کی خبری دے دے ہے ہیں۔

"ہوں... ضرور ایسا ہی ہے... خیر... اب میں ایسا کرے

یہ ہے بھی جبور ہوں... لیکن آپ کا خیال بھی رودہ کر آئے گا۔"

"لیکن رودہ کر کیوں آئے گا اور مسئلہ کیوں تھیں آئے گا

قارہ قی مکرا یا۔"

"آپ لوگوں کا یہ سماجی خوب ہے... اس کی باتیں من کر لیں

چاہتا ہے... مگر اتے پڑھ جاؤ۔" وہ بولے۔

"لیکن جہاں اسکرائے کے لئے پڑھانے کی کیا ضرورت

ہے؟"

"ہاں ایسی بھی ہے۔" وہ فرائیوں سے۔

بھر انہوں نے اپنے مانگوں کو ہایا... گرفتار کرنے والے

سلے کو ہدایا، وہ اندر واٹھ ہوئے تو بولے:

"ان حضرات کو گرفتار کر لیں... اور میکی سے جھکریں

پینا کر لے جائیں... اور اداہو شمارہ ہیں... یہ لوگ فرار ہو جانے کے

لیے ہیں۔"

"آپ گرفتار کریں... یہ فراریں ہو سکیں گے۔" ان میں

ایک سے کہا۔

"یہ آپ کیسے کہ سکتے ہیں۔" بھروسے بر اسمنڈ بنا یا۔

"میں اپنی خوالات اور اپنے آدمیوں کے بارے میں

حلہات ہیں، آپ کوئی نہیں۔"

"اہوہ اچھا... تو یہ بات ہے... خیر... دیکھا جائے گا۔"

اور پھر انہیں جھکریں اس کا کر خوالات تک لا یا کیا... ایک

کو خفری کا دروازہ تھکوں کر اس کے اندر دھکیل دیا گیا۔

"لو! آپ نکل کر دیکھا دیجاں سے... آپ کو نہیں۔"

"ہمیں خود کو خدا نے کی جب بھی ضرورت ہیٹھ آئے گی

لیں کر منوں میں گے... فی الحال ہم ذرا آرم کر جائے گی کہیں گے۔"

وہہہ اسامنہ بنا کر طے گئے... رات ہوئی تو انہوں نے ایک

ساخت کافی اور خوالات سے نکل آئے... باہر ۱۲ بجہے دار مو جوہ

تھے... پر دیسرداوہ کے سلوف نے انہیں بے ہوش کر دیا... اب ان کا

سونگور زہادہ کی طرف تھا... ایک تیسی وارے نے انہیں کر زہادہ س

تک پہنچا دیا... دروازے پر سکھ پویس والے موجود تھے... یہ آئے

تھے... وہ لوگ خوارا سیدھے ہو گئے... پا ہجر اسخون پر جم گئے۔

"کہاں ہوئے پڑھ آ رہے ہیں۔"

"میں کوئی صاحب سے ملتا ہے۔"

"اوہ میں تو نہیں پہل کیا۔"

"تھی نہیں۔" قارہ قی مکرا یا۔

"لیکن لگاتا تو نہیں ہے... رات کے ہارہنگ رہے ہیں... ایکا

کوئی صاحب تھا رے خاتم ہیں کہ اس وقت تم سے ٹھاٹ کر لیں

"بھاگنے کی۔"
"صد ہو گئی..."
"وہ تم خیر آج ہو کر رہے ہیں۔" قاروہ ق لے مدد نہیں
"کیا ہو کر رہے ہیں۔"
"تھی صد اور کیا۔"

"اپنامہ جائی... دماغ نہ چانو۔"
"آپ کہتے ہیں تو نہیں چلتے۔"

ای وقت اس کے قریب چھ بیس والے ان کی طرف جلتے رہا۔ وہ پھر کیا ہے... اس بارے میں پھر نہیں کہا جا سکتا... کافی
نکر آئے... نزدیک آئے پر ان میں سے ایک نے کہا:
"یہیں ہاتا آپ کو پہلا ہے۔"
"وہ تو میں معلوم ہے۔" محمود ہوا۔
وہ انہیں خوالات میں لے آئے بند کرنے کے بعد ایک

کہا:

فرزاد نے کوشش نہ کرنا... ورنہ میں اون سے وہ رنجیں جیں۔
کوئی بات نہیں... اسٹاک ہے... وہ بھی سمجھیں جیں، تم
پڑا ہے کا حکم ہے۔"
ایک افسوس یہ ہے کہ تم کو رنج بھی نہیں پہنچ سکے...
وہی میں داخل نہیں ہو سکے... کم از کم زندگی ایک خالقات گورہ
صاحب سے ہی ہو جاتی... پس اسرا اولاد گین کہ کوئی اسرار ہے۔"
ان ڈلوں کو نظر کیوں نہیں آتے... تم جانتے ہیں، ان کے پاس کوئی

فرزاد نے خیال خاکہ کیا۔
"لیکن بھر انہوں نے فون کیے کر دیا تھا۔"
"وہ سکتا ہے... وہ فون ان سے کروایا کیوں نہ ہو؟"
"سوال یہ ہے کہ کیوں... وہ لوگ تمہارا بیان آئا پہنچی
تھیں کرتے... اب تک ہمارے ساتھ کیا نہیں ہوا... اگر خود فون
کر کے ٹوکریا ہو جائے تو کیا اسی سلوک کرتے۔"
"ہوں... خیر... اسی قبیلے میں کوئی خوناک پیدا نہ ہے۔
ای وقت اس کے قریب چھ بیس والے ان کی طرف جلتے رہا۔ وہ پھر کیا ہے... اس بارے میں پھر نہیں کہا جا سکتا... کافی
نکر آئے... نزدیک آئے پر ان میں سے ایک نے کہا:
"مجرم کیا ہوتا۔" محمود ہوا۔
"ان کی وجہ سے یہم ان چھوٹی چھوٹی الجھتوں سے ٹیکتے..."
کوئی بات نہیں... اسٹاک ہے... وہ بھی سمجھیں جیں، تم

سلیمانی نوپی نہیں ہے... اور ان ان کے پاس ہے، فیر انکل کی کوتی اُنی
انہا ہے... ان علاالت میں وہ آخر انکروں سے اُبھل کس طرز
ہو کے ہیں... ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ اس وقت سڑک پر وہ موجود
رہے ہوں... وہ بھائیوں کا جواب وہ سے سکتے ہیں۔“
”میرا بھیال ہے... اس سال کا جواب وہ سے سکتے ہیں۔“
”اور وہ اگار سے ساتھ ہیں نہیں... لہذا یہ جواب رپا ادھار“
کس نے پھر اسے سچے اور لاش پر لاش کس نے کرتی تھی۔“
”ہاں! اس میں تھک نہیں کہ بہان بنا جان موجود تھے... اور
انہوں نے اپنی مو بودگی کا احساس بھی دیا تھا...“
”میرا بھیال ہے... اسے بھی جو کہاں کرنی
چھی... جہاں سے کوئی انہیں تو نہ دیکھ سکے... اور وہ وہ سرروں کو دیکھ
سکیں... ایک بات اور ہاں میں آئی ہے...“ فرزان نے پوچھ کر
لہما۔

”لگتا ہے...“ بات اسی وقت ذہن میں آئی ہے۔“ مگر وہ

”ہاں! اس میں تھک نہیں... اور وہ بات یہ ہے کہ اس بات
کا زیر دست امکان ہے کہ ان کی نانی فخر رہیاں سرگرم ہو... اور ان
کے ذریعے وہ یہ کام لے رہے ہوں... ان علاالت میں تو انہیں کام
و فیرہ کی ضرورت نہیں ہو گی تھا قب کے لیے۔“

”بھائیک... یہ بات دل کو ٹھکنی ہے۔“
”جب بھر... ہم سیکی فرض کر لیتے ہیں... اب سال پر ہے

کیا مطلب

انہوں نے پوچھ کر اوہ رادھر دیکھا... پاس تو انہوں
جب کروالات کے فرش پر وہ سکر پڑا تھا اور اس پر کامنڈ پانہ ہوا اور
”کمال بے... کہیں اس پار ایسا جان کے یا تھی
سلیمانی نوبی نہیں لگ گئی۔“

”لگا تو ایسا ہی بے... کہوں انکل پر دیسر... آپ
ہارے میں کیا میال ہے۔“

”مکھ کہنا ملکن نہیں... وہ یہے تم میرا نام اٹ کئے۔
پر دیسر انکل کتھے ہاں... ن کہ انکل پر دیسر... جان خان رحمان
تم انکل خان رحمان کتھے ہاں۔“

”سک... سوری۔“
”یہ کیا ہوتا ہے... بھی یہ کہتا... معاف کئے گا...
کتنا اچھا لگتا ہے... اور سوری کہنا چیزے ایک حد تپڑا دار کوئی کہ
سوری۔“

”سوری! اب ہم معاف کیجئے گا کہا کریں گے۔“

”اپ جو تم نے ابھی ابھی سوری کیا ہے۔“ پر دیسر داد دنے
آنکھیں نکالیں۔“

”اُس کو آپ آخی ہار کچھ لیں۔“

”یہ اچھی بات ہے... ہاں تو اس کا نند پر کمل قمر پڑھنے کا
ارادہ ہے یا نہیں۔“

”اوہ! اس سے تم بھول یہ گئے۔“

محمود نے سکر پر سے کامنڈ اتارا، اس کی سلوشیں دو رکیں، بھکا
تھا:

”میں نے تم سے کیا تھا؟... اوہ کار بخ نہ کرنا... دیکھا
اب تک تم ہر بے کس کام آئے... خیر اب بیان سے ٹکلو... کام کا
وقت آگئا ہے۔“

پٹ پر بس اتنا ہی کھانا تھا... انکل کر کہاں جائے، اس
بارے میں کوئی وضاحت نہیں ہی۔

”سوال یہ ہے کہ جا کیسی گے کہاں... اور خود ایسا بیان کہاں
ہیں... انکل کر ہمیں کر جائی ہے۔“ محمود بولا۔

”یہ ایک سوال نہیں... تمجن ہو گئے۔“ قارہ ق نے کو یا قہب
دیا اپنی۔

”خیر... تمجن ہی سکی۔“

”بھی سہم گی بات ہے... اگر انہوں نے یہ نہیں کھا کر

بہر کل کر کر جیا ہے... جاہ کہاں ہے... تو وہ دارے آس پاس ہی
ہوں گے اور ساتھ ساتھ تارتے رہیں گے۔"

"ضرور ایسا ہی ہے۔" خان رحمان نے سرہادا۔

آخر رات کے بارہ بجے کے قریب انہوں نے ایک سالانہ
کافی اور بہر کل آئے... پھر سے پہلے آدمی اس وقت اونگرہے
تھے، اور شاید وہ عجیبیں سکتے تھے کہ وہ حوالات سے کل جائیں
گے۔

سرک پر آگے تھے کہ ایک سطیر گنگی گازی ان کے زدیک
آگی:

"اس کا پھلا دروازہ بکل گیا... انہوں نے آڈی کھانے تھا...
اور گازی میں بینے گے..."

یہ ایک جذی گازی تھی... اس کے پچھے ہٹے میں آسی
سے ہاگے... گازی میں چڑی۔

"کیا یا آپ ہیں۔" محمود نے وزاری طرف کی وجہ پر
ہاں کوئی ساہ لیاں میں ہو جو وقاری۔

"تی نہیں... یہ میں ہوں۔" ابھی آواز نہیں دی۔
"خدا کا شتر ہے۔" محمود کے مت سے لھا۔

"کس بات پر فخر یا ادا کیا۔"
"اس بات پر کہاں گازی میں اباہان نہیں ہیں... ورنہ وہ

ہماری خوب خبر یجھے۔"

"بہاں آپ کو لے جاؤ ہے... بہاں بھیں گے۔" وزاری
پشا۔

"بماجیں آپ نہیں سکتے ہیں۔" قادری کے بھیں حیرت
تھی۔

"یوں تو میں روہنگی سکتا ہوں۔"
"خدا کا شتر ہے۔" محمود بولا۔

"اب کس بات پر فخر یا ادا کیا۔" قدری اپنے پوچھا۔
"اس بات پر کہہ دیجی سکتے ہیں۔"

"آپ یہ پوچھیں... میں کیا نہیں کر سکتا۔" وہ پشا۔
"بیسے ہم... آپ پہلے یہ تاویں... آپ کیا نہیں ہیں۔"

قادری نے مند ہٹا۔
"سر بند کرنے کے لیے کہیں... میں وہ بھیں کر سکتا۔"

"اچھا بھائی... مان گئے۔" محمود نے کویا اعلان کیا۔
"کیا مان گئے۔" اس نے فوراً بھا۔

"یہ کہ آپ ہمارے کان کا نئے کی فرمیں گی۔"
آپ خلا کیے... بھیکے آپ کے کان کا نئے کی کوئی ضرورت
نہیں... اس نے شاید مند ہٹا کر کہا۔

"کان تو آپ آج ضروری کھا جائیں گے۔"

"اے کہتے ہیں... اٹی گنگا بہتا۔"
 "اس ملک میں گنگا کہاں۔" فاروق کے منہ سے مارے
 جرت کے لگلا۔

"گویا پسلے یہاں گنگا بہاڑ... پھر یہ محاورہ یولو۔" خان رحمان
 کے لجھ میں جرت تھی۔
 وہ مکرانے بغیر نہ رہ سکے... ان کا سفر پدرہ منت جاری رہا،
 تب انہیں حوالی کے آثار نظر آئے۔

"واہ! یہ تو شاید ہم حوالی کی طرف آگئے ہیں۔"

"ہاں! سرنے اب خطرناک حد تک جانے کا فیصلہ کر لیا ہے
 اور اب فیصلہ یہ ہے کہ اب حوالی میں داخل ہو کر رہیں گے... تواب
 صاحب سے ملاقات کر کے رہیں گے... چاہے کچھ ہو جائے۔"

"بھی واہ... اس سے اچھی بات اس کیس میں اور کیا ہو سکتی
 ہے... ہم تو جب سے یہاں آئے ہیں... یہی کوشش کر رہے ہیں کہ
 ان سے ملاقات کر لیں... لیکن ملاقات ہے کہ ہوئی نہیں پاری۔"

"اب ہو جائے گی۔" ڈرامجور ہنسا۔

"کیا ابا جان کی خفیہ فورس میں سب لوگ ہماری طرح ہی
 با تین کرتے ہیں۔"

"نہیں، لیکن آپ لوگوں کی با تین سن سن کر اکٹھ کو اس انداز
 میں با تین کرنے کی عادت ہو گئی ہے، اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے تو

لب کو یہ پیغام دے دوں گا۔"
 "نہیں نہیں... اس کی ضرورت نہیں... بھلانجھے کیا اعتراض

"اوے کے... وہ کندھے اچکا کر رہ گیا۔"

اور پھر حوالی کے بھی طرف ایک عمارت کے سامنے کا درکی۔

"اس کے دروازے پر کھڑے فرش سے جب آپ کہیں گے

تل جام سم تو وہ آپ کو اندر جانے کی اجازت دے دے گا۔"

"پھر تو یہ بہت اچھا آدمی ہے۔"

"لیکن اگر آپ کھل جام سم نہیں کہیں گے تو یہ بر ابھی ثابت

ہتا ہے۔"

"اوہ اچھا... ہم خیال رکھیں گے۔"

انہیں اتارتے ہی سفید گاڑی آگے بڑھ گئی... اور وہ اس

دشت کی طرف بڑھے... انہیں آتے دیکھ کر دروازے پر موجود

ہے دار نے چونک کران کی طرف دیکھا... اس کے ہاتھ پتوں کے

تھے پر جم گئے۔

"کھل جام سم۔" محمود نے کہا۔

"اوہ!" وہ یک دم ڈھیا پڑ گیا، پھر بولا:

"جائیے! اندر آپ کا ہی انتظار ہو رہا ہے۔"

"ٹھریے۔"

"آپ نہیں بانسکتے۔" ووڈور آن لے گیا۔
"کیا مطلب؟"

"میری بات کے جواب میں آپ کو کچھ نہیں کہتا جائیں گے
سچ پاپ اندر داٹل ہو جانا چاہیے تھا۔ اس لیے آپ میر
لوگ ہیں... ہاتھ اور اٹھادیں۔"

"جس... یو کیا ہوا۔" خان رحمان بکلا کئے۔

"دیکھیے بھی... بھیں بیہاں تک لانے والے اور جو
دینے والے ضرور اس موقع پر بھول گئے ہیں... ورنہ جب انہوں
کل جامِ حرم والا کوہ تباہی خاتم یہ بھی تاکتے ہے کہ آپ کو جواب
کچھ نہیں کہتا ہے۔"

"لیکن اب میں کیا کروں۔"

"یہ صورت حال اندر تادیں۔" فرزاد نے گویا اپنی
تاتلی۔

"اوہ بیا! یو تھیک رہے گا۔ آپ لوگ ہیں میرے۔
ووڈور آواز اندر سے بند کر کے چلا گیا۔ ہلدی اس کی
ہوئی... یو!

"آپ میں سے کوئی ایک من سے الوی آواز نہ لے۔
اندر سے الوی آواز میں جواب ملا تو آپ درست ہیں، ورنہ غلط
اوہ اچھا... یہ کہہ کر محمود نے الوی آواز میں ہاتا

ادھر سے فرداً الوی آواز اپنی... پھرے دار نے طوفی ہے کر کہا۔
"پاکل نیک... آپ اخیر جا سکتے ہیں۔"

اب دو اندر داٹل ہوئے... اندر انہیں کوئی تکرنا آیا... وہ
آگے بڑھتے پڑتے گئے... یہ کی کردوں کا مکان تھا... گل کے دا طرف
کر رہے تھے... بالائی طرف والے ایک کر رہے سے انہیں باحیں کرنے¹
کی آواز سنائی دی... ان کے قدم اس طرف اٹھ گئے... محمود نے
درواز سے پر دھک دی...
"جب آگے ہو تو بھر آ جاؤ۔" اندر سے انپکڑ جوہید کی آواز
سنائی دی۔

ان کے پیچے کھل اگئے... فرداً اندر داٹل ہو گئے... انہوں
نے دیکھا... اندر انپکڑ جوہید کے ساتھ یہیں دفتر بستہ دا لے
چاہ آؤ دی اور تھے... پانچوں فرش پر بیٹھنے تھے، دپان کر سیاں نہیں
گھسیں...
"۲۰ یعنی آڈی... یہ پاروس حضرات ختنی فرس کے ہیں...
ثیریں یہ بھگ جگد مسجد جو دیں... انہیں کہیں آئے جانے کی ضرورت نہیں
پڑتی... ان کے پاس ملئی آلات ہیں... مٹھا سمجھی بیٹھنے پڑنے اس شر
میں کسی بھی بچد بچہ بھی کا رہا ولی کر سکتے ہیں... اب تم کہو گے ہوں
گے کر سڑک پر واٹ پر واٹ کس طرح کری جی۔"

"اوہ... اوہ... اعلیٰ... لیکن پھر اس عمارت میں... میرا

مطلب ہے... ذونگا باؤس میں ان لوگوں نے ہماری مدد کیوں نہیں کی۔ ” محمود نے منہ بتایا۔

” ہاں! بس چوک ہو گئی... خیر! یہ تو ہوتا ہے... اب آگے طرف دیکھ کر مسکرائے۔

” جی... کیا کہا تھا۔ ” فرزان چوکی۔

” میں نے ان سے کہا تھا، جب میں یہ بات جھیسیں بتاؤں گا.. تم فوراً یہ سوال کرو گے، اور تم نے ایسا ہی کیا۔ ” انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” اوہ اچھا... لیکن یہ سب چکر کیا ہے... مارے جرت کے رہا حال ہے۔ ”

” وہ فون تو بعد کی بات ہے... جب ان لوگوں کو پا چلا کر ٹھیک ہاں آچکا ہوں تو انہوں نے مجھے الجھانے کے لیے تم لوگوں کو اپنے قبضہ سے یا نواب صاحب کی آواز میں فون کر دیا۔ ”

” کیا مطلب۔ ”

” ہاں! فون نواب صاحب نے اپنی مرضی سے نہیں کیا تھا... میں اس سے کروایا گیا تھا... تاکہ تم ادھر آ جاؤ اور میں تمہارے چکر میں رجاؤں... اسی لیے میں نے فوراً جھیسیں خبردار کیا تھا کہ ادھر کارخانہ... لئے... لیکن تم نے میری ایک نسی۔ ”

” میں یہ پا چلا تھا کہ آپ یہاں خطرات میں گھرے ہوئے

” ہوتا بھی چاہیے... پہلے تو یہ سن لو کہ تم اس عمارت تک کیوں نہیں پہنچ سکے... اس عمارت میں جن دو افراد کی ڈبوئی تھی... ان سے ایک غلطی ہو گئی تھی... وہ ان کی نظروں میں آ گئے... انہیں گرفتار کر لیا... ابھی تو ہمیں ان بے چاروں کو بھی چھڑانا ہے... وہ سخت مشکل میں ہیں... بہر حال ہمارے آدمی اس عمارت تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں... اور کسی وقت بھی وہ اندر پہنچ سکتے ہیں... لہذا ان کی طرف سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ”

” چلیے یہ بات تو ہن میں آئی... ہم وہاں اسی لیے تو جران تھے کہ یا تو سڑک پر لاش پر لاش گرائی جا رہی تھی یا ہمیں پوچھا تک

جی۔"

"میں نہیں... سارا ملک خلافات میں گمراہ ہے۔"

"تی... کیا مطلب۔"

"قصہ تاری پر اس وقت ہماری حکومت کا قبضہ نہیں۔"

"تی... کیا مطلب۔"

وہ درستے اپنے منکلے کے سکلے رہ گئے اور آنکھیں

بھین رہ گئیں۔

سنوف کی زبان

چند لمحے تک کے عالم میں گزر گئے۔

"یا آپ نے کیا کہا۔"

"غیر محسوس طور پر اس قبیلے پر حکومت کا کٹرول فتح کروائی

۔ اب یہاں معلوم ہاتھوں میں ہے۔"

"اور یہاں کی چیزیں اور فوچ۔"

"اسے کچھ معلوم نہیں... وہ بھی بھگتی ہے کہ اپنے ملک کے

اہمیں۔"

"یہ کیسے بھگتی ہے۔"

"اہی کو تودیکا ہے... یہ کیسے ملکی ہے۔"

"اس قبیلے میں اسکی کیا بات ہے۔"

"یہ ابھی تک میری کھوگی نہیں بھی نہیں آسکا... کہ اس میں

بڑا ہے... تم اس بات کو ابھی طرح کھینچ کی کوشش کرو... ہم

کوست میں رہتے ہیں... وہاں حکومت کا پاہری طرح قبضہ ہے...

ذکر مرثی کے لئے وہاں کوئی کام نہیں ہوتا... ان حالات میں اگر

شہر کے سو بائی ورزیوں کا اور ان لوگوں کو جزیع خواست
میں، نکتے کی اپاہرات طلب کرے گا... ہم پھر عملی طور پر دیکھیں کے کر
چ کیا کرتا ہے۔"

"لیکن ایسا کس طرح ہو سکتا ہے۔"

"ایسا صرف اس صورت میں ہوگا... جب تھے
تمام کے تمام حکومت کے خلاف ہوں... حکومت سے خود
ہوں... اور انہیں نے مل کر فیض کر لیا ہو کہ حکومت کا کوئی
ماننا..."

"لیکن جب خلاف ورزی کرنے والوں کو پہلے
کرے گی... عدالت کے درمیان میڈیا نے کی تو؟"

"اول تھے یہس کریاتری نہیں کرے گی... نہ عدالت
کو چیل کرے گی... کوئی کربی لے... عدالت میں چیل کر
وچ قرار اس کی رہائی کا حکم دے دے گا تو یہس کیا کرے گا
اپنے احمد بارون نے تاریخ اشارے پر چند فرداں کو کریاتری
وہ مکاچا ہر اُنہیں عدالت میں چیل کرے گا... ہم وہاں کا داد
جاںیں گے... ایسا پروگرام کے مطابق بارہ ہے... جن کو کر
کیا کیا ہے... وہ وہ اصل ہمارے اپنے لوگ ہیں... لیکن
کو معلوم نہیں... پہلا جگہ کوئی یہ بات معلوم نہیں ہو گی...
میں سے نیال کرے گا... اپنے احمد بارون عدالت میں

کرے گا... جرم کا ثبوت یا ان کرے گا اور ان لوگوں کو جزیع خواست
میں، نکتے کی اپاہرات طلب کرے گا... ہم پھر عملی طور پر دیکھیں کے کر
چ کیا کرتا ہے۔"

"اگر ایسا ہے تو... مطلب یہ ہے کہ یہ رے کا یہ راقب انہیں
ہو چکا ہے... ہماری حکومت کا نہیں رہ گیا۔"

"ہاں لیکے بکھرے۔"

"لیکن ایسا کس طرح ہو سکتا ہے.. ایسا کیسے ہو گیا۔" پردھر
بیران ہو کر یہ لے۔

"یہی جانتے کے لئے میں یہاں آیا ہوں... ہمارے سے
صاحب اس بات کو بہت پسلی گھوسی کر پکھتے... انہوں نے تو
کریاتری کے تھے میں ان کا نہیں پکھنے پکھنے... گورنر اور صوبائی ورزیوں کے
انہوں نے ہماری حکومت طلب کیا اور ہماری سلطے میں ان سے بات کی
انہوں نے جواب دیا کہ ہر حکم کی قبول ہوتی ہے... ان کا جواب نہ لٹکنے
کے... قبول ہوتی تھی لیکن اور پر اور سے... خاکہ رہے... انہوں نے طو
پر نہیں... اس کی مثال یعنی سمجھو... ایک شخص ایک شخص لیکن جرم کر
ہے... پوچھنے اسے کرتا رکرتی ہے... لیکن خواستات میں اسے کوئی کہ
تے کہتا... اتنا اس کی غاطر عدالت ہوتی ہے... بہتر اسے سزا دی
دیتا... اس کی رہائی کا حکم دے دیتا ہے... اب اس کا رہائی میں مک
کے صدر کا حکم باہر کیا یا نہیں... ہاں لکھنے... اس طرح کی اور جس لے

بھی بیہاں ہیں۔"

"تو کیا آپ نے اپنے کام بھی کو اپنے ساتھ ہوا لایا ہے۔"

"اس پر اسے قبیلے میں بھی پکو لوگ ایسے ہیں... جوان کے ساتھ شاہی نہیں ہیں... انہیں یا تو وہ کسی وجہ سے جدیں نہیں کرتے... ان پر ان کا زور نہیں مل سکا... بلکہ انہوں نے جان بوجو کراہیں رہنے دیا... جا کہ کسی وقت ضرورت پرے تو وہ مردوں کے طیارات کو للاحتہابت رکھتیں۔"

"اس طرح تو سکھیں اور بڑھ کیا ہے... آٹو اس قبیلے کی بنت ہے... قام کے قائم لوگ حکومت کے خلاف کیوں ہو گئے... نہ بھی طاقت کوں ہی ہے... جو اس پر حکومت کر رہی ہے۔"

"ہاں! بھیں انہیں با توں کا پانچاہا ہے۔"

"گویا! بھی آپ پانچیں پانچاں سکے۔"

"نہیں۔"

"اور آپ نے سادہ بیاس دالوں کو بیہاں کب متعدد کیا۔"

"چند سادہ بیاس والے شیر میں ہیں... بیہاں موجود آدمیوں نے جب اس بات کو شدت سے محسوں کیا کہ لیبر مسوسی ٹولو یہ بیہاں کی اور کی حکومت ہوتی چاہی ہے... تو ان حالات کی خیر انہوں نے مجھے دی... اور صدر صاحب نے مجھے ہاکر بھیجا تھا تھا کیس... اس طرح پہلے تو میں نے اپنے کارکن شیر میں داخل کیے... پھر خود بیہاں آ کیا..."

ہاں بیہاں کسی کے آئے چانے پر کوئی پابندی نہیں ہے... لیکن...

کوئی آتا ہے تو اس پر کوئی نظرداری کی جاتی ہے۔"

"جب تو بھر آپ کے غیرے کارکن بھی ان کی نظرداری میں ہیں۔"

"غیرے کارکن ان کی نظرداری میں سب کے سب نہیں آ سکے... پہنچے میں نہیں آیا، جو ایک دو نظرداری میں آئے ہیں، انہیں تو یہ لوگ پکو کر نہ معلوم جگہ پر پہنچا بھی پکے ہیں۔"

"اہو... نہیں۔"

"ہاں! مجھے ان کی طرف سے بھی فخر ہے... انہیں ان کے پہنچے سے چلا ہا ہے... کارکن ان کے ہارے میں پاچا نے کی سر توڑ کو خلش کر رہے ہیں... جو تمیں انہیں کوئی کامیابی ہوئی، وہ مجھے خیر کریں گے اور پھر ہم سب اس ہمپر ایک ساتھ پہنچیں گے... لیکن اب ہم وہی میں اپنے اپنے چانے ہیں... غیرے کارکنون نے یہ مکان بہت مغلک سے مارکل کیا ہے... انہوں نے ماں لک کو اس کس طرح سے لاٹھ دیا... جب

لکھ جا کر وہ ایک دوسرے مکان میں چانے پر چار ہوا... وہ بھی صرف ایک ماہ کے لیے... یعنی پہلے اس کے لیے ایک کرانے کا مکان مارکل کیا گیا... پھر اسے دہاں مغلک ہونے کے لیے معاونت کی قیش لگ کی گئی... وہ جیساں بھی بہت خاکہ کا تھا فرم بیہاں ایک ماہ وہ کر کیا کریں گے اور اتنی ہی ہات کے لیے ہم کیوں اتنی بڑی رقم فریق کر رہے ہیں

ہیں... خیر لائیں اس پر عالیہ آئی اور وہ جانے پر تواریخ کیا...
 "لیکن آگر وہ اس قبیلے کا ہے... وہ فوراً اس عاقبت کو دے گا... جس کا قبیلے پر قبضہ ہے۔"
 "ہر آگئی کوچھ ہاتھ معلوم نہیں کرتے ہیں پر ان کی حکومت کا قبضہ اسے گھوڑا
 نہیں رہا... کوئی ان دیکھی طاقت قابض ہو چکی ہے..."
 "اوہ ماں! اس صورت میں تو بات لیکھ ہے۔"
 "یہ مکان حاصل کرنے کے بعد ان لوگوں نے خوبی پر
 داخل ہونے کا راستہ لایا ہے۔"

"ہم بیرونی کے بغیر کمزی بچ کا جائیں گے۔"
 "آپ کا مطلب ہے... ہواں اڑ کر جائیں گے۔"
 "تم غلام مطلب کچھ میں بہت جلدی کرتے ہو۔" "جھوڈ لئے
 بنا... ابھی بات ہے آجہدہ میں دری کا یا کروں گا۔" "کاروچ فوراً
 "ہم اس کمزی سے اس گھر بچ کو بے کا ایک پاپ کا جائیں
 گے۔"
 "اڑے پاپ رے... آپ کا مطلب ہے... ایک دہاں
 بکھر کر جانا ہو گا۔" "کاروچ چلا اتنا۔
 "اس پارتمانے درست بارگھنے میں بہت جلدی وکھانی...
 تحریک اور ق۔" "جھوڈ سکریا۔
 "حد ہو گئی۔" "کاروچ جھلا اخدا۔
 "اس کا کیا ہے... وہ تو ہوتی ہی رہتی ہے۔" "غفرانہ سکرائی۔
 "اور سب سے پہلے قاروچ پاپ کے ذریعے کمزی بچ
 بانے گا۔"
 "وہ تم میں پہلے ہی بھاپ گیا تھا۔" اس نے جل کر کہا۔
 "بھاپنے کے سلسلے میں تم کافی خوب و اتنے ہوئے ہو۔"
 "آپ دیکھ رہے ہیں۔" "کاروچ کی آواز میں تجزی آگئی۔"

اب وہ انہیں اوپر والی حزول پر لائے...
 "وہ وہ کھو اس منے خوبی کی دیوار ہے... اس میں ایک کمزی
 ہے... کمزی میں سلاپیں نہیں ہیں... وہ حاصل خوبی کی اوپر والی
 حزول ہے... ہام ٹور پر استعمال میں نہیں رہتی... اسی لئے شاید تو اب
 صاحب نے سلاپیں گلوانے کی ضرورت نہیں کیجی... میں دراصل
 رات کے وقت اس کمزی کے ذریعے سے اندر جا ہا ہے۔"
 "لیکن کیسے... بیرونی تو ہم کافی نہیں لکھتے... پہرے دار یعنی
 موجود ہیں۔" "کاروچ نے جر ان ہو کر کہا۔

"میں کس دہا جوں... تم بھی سادا سے کھری کھری
کس لئے ہے۔" وہ سکرانے۔
بھلی کے پھرے دار سوچنے گے۔"

"گویا آپ اجاتتہ دے دے ہے ہیں۔"

"آپ کی آواز میں باہر تھیں بھائی کی... نہ کسی آئے بھی ہے... اور اگر ایسا ہے تو ہم پا آپ کے بجائے دروازے سے ہے گی
ذریعے سی جا سکتی ہیں... اور ایسا یہ وفسر صاحب کے آلات کی... اور جا سکتے ہیں۔"

"یہ بات تھیں... تم نے پھر تجھے کھاتے میں جلدی کی... ان
سے علیٰ ہوا ہے۔"

"میں یہ تمہارے ساتھ تھے۔" محمود کے لئے میں جو دن ہم نے کوئی ملک سایک نہیں کی... ناس کی ضرورت ہے... میں
ایسا کے پارہ پیچے کے بعد پر وفسر صاحب ان کی طرف طوف قرار

"اوہ... بھی... کیا ہم پہلے ملے پہنچنے تھیں رہے... اڑیں گے... اور اب سلوں صاحب بھی ہاڑ رہنے لگے۔"

پر وفسر صاحب جب بھی کوئی تی پچ ایجاد کرتے ہیں... پہلے اس۔ "مطلوب ہے کہ ایک پا آپ میں، کہ کوئی پوک ماریں گے...
ہمارے میں مجھے تھاتے ہیں... اگر ہم مناب کھٹکتے ہیں تو اس کو کھون۔ اس طرح بلو پا آپ میں زہری کی سوتی کی دل میں اتار دی جاتی
کو سوچ دیتے ہیں..... ہا کہ لگ کے لوگ اس ایجاد سے ڈاکتا ہے۔"

الظاہریں... بیجاں ایجادات لوگوں کے لیے محر اور غلط ہاں ہے۔

"میں وہ تو سوتی ہے... سید مگی ملی جاتی ہے... سخاف تو
ہو سکتی ہیں... ایسی ایجادات کو ہم اپنے لئے رکھ لیتے ہیں... اسیں غفران کر رہے ہیں کا... ان لئے کیوں حکلٹنے لگا... فرزاد نے
ایجادات بھی ایسی چیز جو اپنے نکر کی گئی ہیں۔"

"ہوں! اب بات کھٹکیں آگئی... خیر یہ پروگرام کہ
یہ سوال اچھا ہے... جواب اس کا میں دوسرا گا... وہ طوف

کا سے وزنی ہے... سید حافظے جائے گا اور اپنا اثر شروع کر سے گا۔"

"خیر... یہ آپ جائیں... طوف کی زبان کی ہم نہیں
کھٹکیں۔" محمود نے منہ بیا۔

"رات کے تین بیجے۔"

"اتی در سے۔"

"آیا... دو دیکھو جیشیدی... وہ گرتے چاہ رہے چیز۔"

"لیکن اس طرح تو کوئی انہیں بے ہوش پڑا دیکھ کر چک

داش کا..."

"خمن نہ رہے چیز... کون آئے گا... غیرن کرو۔" وہ

بے لے۔

"تی اچھا... آپ کہتے چیز تو انہیں کہتا گزر۔" وہ سکرائے۔

پھر وہے کاپاپ اور پلاسیا کیا... خمن پھونے پا یہاں کو جو زکر

بے اپ تھار کیا گیا تھا۔

"آپ نے اس کے جو زوں کی مضمونی پیک کر لی ہے..."

اور وہ سکرائے گے... رات کے تین بیجے ان کا یہ وکی

ثریوں ہوا۔ پہ فیض صاحب نے پا اپ میں سٹوف بھرا اور کمزی کی

ڈاریئے اسے ٹھر کر دیا... سٹوف جو کی طرح پیغمبر علیؐ کے دروازے

کی طرف گیا... انہیں لے یہ مختصر جوان ہو کر دیکھا... کیونکہ سجن

با قاعدہ چانا دکھائی دے دا تھا... کہا:

"پھر فاروقی... شایاں۔"

"یہ کیوں نہیں کہتے آپ... چڑھا جانا سولی ہے۔"

وہ قسم پڑے۔ پھر فاروقی کھڑکی سے لکل کر ہاپ کے

ساتھ رکھ گیا اور وہ توں با تھوں کی مدد سے آگے بڑھنے لگا۔

وہ مہالی قابلہ زیادہ نہیں تھا، یہ مکان جو علیؐ کی پشت پر تھا۔

کے ناموں کی... "فرزاد بننا تھی۔"

"کیا کہا... سٹوف کی زبان... " فاروق نے جوان

کہا۔

"کیوں... کیا ہاتھ ہے... کیا سٹوف کی زبان

بوجھی۔ مفرزاد نے اسے گھوڑا۔

"پا انہیں، ہو گئی ہے یا انہیں۔ لیکن یہ کسی ناول کا ہام ضر

بوجھکا ہے۔"

"مدد ہو گئی... اس سے کہیں بہتر تھا... تم ایک ناول

کے تھے۔"

"پھر پا یہاں پر کون چڑھا کر تھا۔" فاروق نے جھاکر کہا۔

اور وہ سکرائے گے... رات کے تین بیجے ان کا یہ وکی

ثریوں ہوا۔ پہ فیض صاحب نے پا اپ میں سٹوف بھرا اور کمزی کی

ڈاریئے اسے ٹھر کر دیا... سٹوف جو کی طرح پیغمبر علیؐ کے دروازے

کی طرف گیا... انہیں لے یہ مختصر جوان ہو کر دیکھا... کیونکہ سجن

با قاعدہ چانا دکھائی دے دا تھا... کہا:

"یہ سٹوف ہے یا تم۔"

"اسے تم جو کا سٹوف یا سٹاف کا جو کہ لو۔" مخدود سکریا۔

"اور یہ وہ توں ہی گیا ناول کے نام ہو سکتے ہیں۔"

"ہو سکتے ہوں گے... میں کیا ضرورت ہے... ناول

کے ناموں کی... "فرزاد بننا تھی۔"

دریاں میں پکا سارا ستا تھا ... کوئا اس وقت لوٹے کا پاس بھی نہیں ہوگی۔

"اسی میں بھڑک رہے ہیں... ہم اب ایک ساتھ دن بھگ جائیں۔"

"یوں تو یہ برا قصہ ہمارے لئے خفاک ہے۔" محمود نے

کے کیا۔

"بس تو پھر... تم سرف بھے جائے ।۔"

”جب بھر یوں کیوں نہ کریں... پہلے صرف میں جاؤں۔“

نے جواب دیا۔

۱۰۰۰ میں ... صرف اور صرف میں جاؤں گا اور بس ... اُشیوں

وہ از میں کیا اور انہیں چیزے سانپ سوکھ گئے... اس کا مطلب تھا۔

رے میں کوئی اور بات نہیں سنی گے۔

"اچھی بات ہے... آپ کی حرضی۔" فرزان نے ذرے

نکلاز میں کھلے۔

اور ایس فی آگی... ساتھی اسکنر جو شد المام جیکم کہتے

کمرے سے نکل گئے... انہوں نے دروازے میں تھوڑی ک

خودی اور اس جھری سے اگلی ہاتے، کھینچتے، پے... پسلے،

“آ جائیں... کمرے میں کوئی نہیں ہے۔”

اس کے بعد گود پاپ پر لٹکا، پھر فرزانہ، اس طرح یادوں
باری سب اس طرف آگئے... ان کے ساتھ رہ کر پوچھ فیض دادا،
ایسے کام کرنے کے قابل ہو گئے تھے، اس کرے میں بھی کرس۔

اطہمان کا سانس لیا... اب وہ ہر کم کے ساز و سامان سے لیس تھے، ان کے پاس رسم کی ڈری ہی تھی، جگہ دکا چاٹ بھی تھی اور یہ فیض داد کے پاس اپنی خاص بچے ہیں مودودی حسکیں... ان سب باتوں کے پاہ جو دل انہیں خیال کی بہت ضرورت تھی۔

"اں کرے کوہم فی الحال اپنا جیکو اور زبان لیتے ہیں... یاد
وک سینی خبریں گے... صرف میں باہر نکلوں گا۔" انپکز جسٹھے
کھلے۔

"مگن ہم آپ کے ساتھی جا ہ پسند کریں گے۔" فرزان

زینے کی طرف گئے... زینہ در سے طرف سے بندقا، اب وہ گئے
طرف آئے اور پیچے بھاگا۔... پھر بیب سے ریشم کی اور ری تھانی
اس کو منہ بیس سے باخدا، ایک نظر دروازے کی طرف ڈالی، اب وہ
انداز میں باخدا بایا اور پیچے اتنے لگے۔
”کیا میں یہاں سے نکل کر مگن میں جماں کے سکا ہوں؟“
غمود نے بے ہات انداز میں کہا۔

”تی تو ہر ایگی چاہو رہا ہے۔“ خان رحمان نے فرا کہا۔

”تو پھر تم بھی نکل کر کچھ لیجئے ہیں۔“ قارون قرار دے۔

”میں میں حسین اسی کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔“ خان
رحمان نے کہا۔

”میں ہم میں سے ایک کو منہ بیک تو بنا ہو گا اکل۔“
خان نے اثادر میں سر بنا دیا۔

”کیا مطلب... کیوں جانا ہو گا۔“

”ری کو اور کچھ کے لئے... اپا جان پیچے اتر کر ری پیچے گئی
سمجھ سکیں گے... اس طرح وہ اگلی رہ جائے گی اور تم لوگوں کے کے
لئے کچھ ہوتا ہو سکتی ہے۔“

”بات تھا مغلول ہے۔“

”جب پھر میں بارہا ہوں... جو گئی ایجاں کے پاؤں نہیں
پہنچ سکیں... ری اور کچھ کی پانی پا ہے۔“

”اوکے گھوڑے... صرف حسین اجازت ہے۔“

یعنی یہ محمود جو کی طرح کرے سے ۱۳۰۰ اور ری تھک
گئی... اس نے ایک نظر پیچے ڈالی... پیچے ڈار کی جی... کچھ نظر نہیں
آرہا تھا... اس نے ری کو سمجھ کر دیکھا... وہ میں نظر آئی... کویا اس
کے والد اتر پہنچتے ہے... اس نے ری کو اور سمجھ لیا... ساتھ ہی اسے
ذیال آیا... اس کی بیب میں خل ہارچ ہے... وہ اس کی لاد تھی
مذکور کچھ تھکا تھا...
ذیال کا آٹا تھا... خوب خود ہا جھ بیب میں ریجک کیا اور پھر اس

نے ہارچ آن کی، جو نبی ہارچ روشن ہوئی... جو نبی میں خوناک لارم
نے اٹھا... محمود وہ حکم سے رہ گیا...
☆☆☆

بوز حافظ اب

اس نے فرما رجی بھادی اور دوڑکا پتے کمرے میں آگئے
”یہ کیا ہوا۔“ پر وہ سیر ہے۔
”پسے نظری بکھنیں آر باتھا، اب کیے چاہیے۔ پسے بکھنیں
ان کے ساتھ کیا جائی... سو میں نے ہارچ روشن کر کے اس کی لامگی
میں ماری... اس فرمایی الارم نئی اخبار۔“

”اور... اور جیشید۔“ خان رحمان بیکانے۔
”وو... وہ نظریں آئے، میں بکھنیں دیکھ سکا، الارم لے
بکھد کھنکھ کا موقع ہی کی، یا ہے۔“

”تھے تم حاصل کر لیج ہو گیا... پسے باہمان الجھ جائیں کے...
لہذا اب تم اپر نہیں ٹھہر سکتے... بھیں بھی یہیں بانا ہو گا...“ فرزند
نے جلدی جلدی کہا۔

”ہاکل نیک۔“ خان رحمان اور پر وہ فیرداود ایک ساتھ
ہے۔

”تھے ہمارا آئیں... جو ہو گا، وہ کھا جائے گا...“

اب وہ سب بے خوف ہو کر گئی میں آگئے... الارم بھئے کے
بعد کسی بیل ہل کے آڑ نظریں آئے تھے... ایک بار پھر سکون ہو گیا
قا۔...

”غمود اور راتارچ آن کرنا۔“ پر وہ فیر بولے۔

”کیا کا کہہ، اکل، پھر الارم نئی اٹھے گا۔“

”الارم بھئے کے بعد کیا ہو اے... پکھنیں نہیں... قہدابھئے
وو... دھار کیا جاتا ہے۔“

”اگھی بات ہے۔“ اس نے کہا اور پھر ہارچ آن کر کے
کات پیچے ماری... مارو ہی ہوا، خون کا ک آزاد الارم نئی اٹھی۔

”ارے بآپ،“ سے۔ ”پر وہ فیرداود کا پتے گئے۔

”وہ سری طرف اس مرتبہ گمود نے فرما رجی آف نیں کی جی،
اس کی روشنی میں گئیں میں، دیکھ رہا تھا... ٹھنڈے ہاں اسے کچھ بھی نظر نہ
آیا... انھر الارم سلسلہ نئی رہا تھا... آخر اس نے من بنا کر ہارچ بھا
ہی، ساتھ ہی الارم بند ہو گیا۔

”لگتا ہے... ہارچ اور الارم کا پیوں دا گن کا ساتھ ہے۔“
”قریق بولا۔“

”میں باہمان کے لیے گلرمند ہوں۔“

”تھے پھر اکلی میں سردیا تو موسلوں کا کیا ذر... ہم بھی کوہ
نہ سئے ہیں۔“

"ہاکل۔" وہ ایک ساتھ بولے۔
 اب سب سے پہلے چودی پیچے اترے... گن میں گلگامور ڈالیں آتی تھی سے ہو لے۔
 تم، اور دلوں کو کیا نظر آتا ہے... بس باری باری سب اترتے ہیں
 گئے... اور پھر انہیں اپنا ہوش رہا تکی دسرے کا... ہوش آیا تو ایک
 ہوئے ہال میں بندھے ہڑے تھے، ہال میں زیر دکا ایک طب بھی رہا
 تھا... ایسے میں آواز اگری:

"یہ ہوش میں آگئے۔"

"اپھا کیا انہوں نے کہ ہوش میں آگئے... وہ انہیں پا رہا تھا۔"
 سے مادر کی ہوش میں لا جانپڑا تلا جاتا۔" کسی نے خاتق اڑائے وہ
 انہار میں کپکا۔
 انہیں اس کی باتیں کر بہت فضایا...
 کی خواراک بڑا ہے۔"

"مشمول ترین ہاتوں میں سے ایک مشمول ترین بات کی
 آپ نے۔" اُقارہ تھیں مل کیا۔
 "بندگی ہوئی مالت میں جب سیخلوں آدم خور چڑے
 چشم نے دوبار ترین ترین کھوں کیا... ایک بار سے کامنگہ بدلی طرف دوہیں کے قات کا مطلب نہ ہو، بخوبی تھا ماری بکھر میں
 پڑا کے تھے، مشمول شریع کیسی کے۔"
 "آپ جس کوں... اور ہمارے سامنے آ کر بات کھوں گئے...
 کر دے۔"

"آدم کوں آرہا ہوں... ذرا اپنے چوہوں کو ہانتا کرے...
 بخوبی آپ لوگ جان سکتے ہیں کہ میں نہ لٹائیں کہہ رہا۔"
 ہوں۔"

176
”لیکن آپ بسیک چوہوں کی خوراک کیوں نہ کرو۔“
”کھا... پھر ایک بہت لمبا پڑا آؤ دی اندر آ جانکر آ جا... اس کے پیارے
کیون تو کتاب قوانین وہ میک اپ میں نظر آ رہا تھا اور پیروان کے لیے تھا
تھا۔“

178

"یہاں جو بھی اپاڑتے کے بغیر احمد راتا ہے... میں اس ساتھ بھی طوک کرتے ہیں۔"
 "کیا یہ خوفی تو اب ہماری صاحب کی نہیں ہے۔"
 "اس میں تلک بھی نہیں ہونا چاہیے... ہم تم کرنا چاہوتے
 چھیند کی آواز جملی پار سنائی دی۔

انہوں نے اپنے کام کا سلسلہ کروائیا کہ وہ بھی ان کے ساتھی تھے۔

..... اس میں بھک نہیں کہ یہ جو علیٰ نواب نا تاری خی گی ...

۱۰۰ پ کا مطلب ہے... اپ لکھ گے۔
۱۰۱ تو راقم کی کامیابی رہے۔ صرف ہمارا ہے۔

اب بوج راحبہ نی ۷۰۰ سارہ... رت... اے...
۲۰۰ ب کون چیں۔

۱۰۰ اے... تمہیں اکا نہیں معلوم... کر بھم کون جیں۔

نہ تو... یہم جس نے تواب۔

"خوب... کیا مطلب... یہ اے خوب یا ہے۔"

پا نے واب سیری بیب سارہ بے زین

”بہاں! ضرور۔“ قارہ ق نے فوراً کہا۔

بھیں اس حال میں بھی بھی آگئی... اور پھر انہوں

"کیا کہا... کوئی! آپ کا اثرا وہ کون سے بکواس کی طرف اس قسم سے بیٹھ کے لے گل جاؤں گا۔"

"تم تو اب نا اتاری ہو گا... اس نے ٹھری کہا۔"

"بکی تھا... اب صرف نا اتاری ہوں۔"

"تو اپنے ان دوستوں سے ملو... یہ بھی اب تمہارے ساتھ چڑھوں کی خواہ بیٹھ گئے۔"

"نہ بھی... نہیں... تم کس لوگوں کی بات کر رہے ہو۔"

"فرش پر دیکھو۔"

نواب صاحب نے فرش کی طرف دیکھا اور پھر زور سے اپنے پیٹھے ان کی آنکھوں میں مرست جا گئی... پھر اپنے ان کے منہ سے ایک قبضہ کرنی اٹھا۔

☆☆☆

"اس طرف کرو اب صاحب کا فون ملا تھا... جب کہ اور صاحب تو ایک سال سے ہماری قید میں ہیں... وہ کس طرح آپ فون کر سکتے تھے۔"

"یہ تو میں معلوم نہیں... لیکن ان کا فون ہمیں ماضی درجہ "ایک منٹ... اسے ڈنگ... فو اب صاحب کو لے آؤں۔" اس بہانے ان کی فو اب صاحب سے ملاقات ہو جائے گی۔"

"اوکے سر۔" کسی نے کہا... اور پھر جانتے قدموں کی بھاری ہمراہ آواز گونجئی کی۔ یہاں تک کہ آواز کم ہوئی چلی گئی... بعد میں دوبارہ اگری... اس آہت آہت آہت آہت اخیر تھی... آخر پکوٹوں کر کے میں ہائل ہے۔

سب کے سامنے ہاس میں تھے... سر پر چڑھ، باخود و فیروز سب سب احاطے ہوئے تھے... انہوں نے ایک اوچیز مر ٹھیک کو زندگی سے پکڑا اور اٹھا... اس کی عالت بہت ہاڑک تھی... اسے ہزار سے تو اب ابھا اس طرح بندھے ہوئے چکتازمان دیتے گئے۔

"تم... تم یاد رکھیں... مجھے پھوڑ دو... آفرینی نے تمہارے پکڑا ہے... جو تم کوہے گے... میں صرف دی کر دوں گا... تم کوہے

"بھی پہنچتے رہتا جا... ہم لوگ تم کوں کو ایک ایک بد
لیں کریں گے... تمہارے دل بہلانے کا لفاظ آیا ہے تم نے، لہذا
ایک ساتھ ہیں گے۔"

"ٹھری ٹھری... آپ بہت اٹھتے ہیں۔" قادری نے خوش
بھروسہ کہا۔

"تم بھر بول چکے... تم نے تو کہا تھا ان اکیوں نہیں یہ کیا
کہ کچھیں کی کہا جائیں یا آئیں۔"

"یہ کیا... آپ پہلے روئے کیوں... بھر فٹے کیوں، کیا آپ مغلک ہے... یعنی خاموش رہتا۔"

"سوری... بھول کیا۔"

"نہیں... تم... تم اپکرو جیشید ہوتا... اور اور... جس طرف
روشنی... جس پر و فیض دادو... جس طرف اپکرو جیشید کے پیچے چلے جائیں..."

رہمان... جس پر و فیض دادو... جس طرف اپکرو جیشید کے پیچے چلے جائیں...
بھن لوگوں کی آمد کے لئے تذپب رہا تھا، آفرود آگے... وہ آگے...
"یہاں تو ایک سے بڑھ کر ایک موجود ہیں۔" "خان رہمان
آگے۔"

"تم نے مجھ پر ٹھر کیا... خان رہمان۔" پر و فیض دادو نے
آنکھیں نکالیں۔

"خبردار! اب تھا رے ہے آجیں میں لانے گے ہیں۔"
"نہیں انگریز کر دو... ہم تمہاری طرح پیچے نہیں ہیں۔" اپکرو
جیسا کہ تھیں رہ سکتے۔ "محدود میں ہیں۔"

"اپ کوں نہیں... یہ مغلک بات ہے۔" قادری نے فتح بیشید سکراتے۔
"یہ لوگ دماغ چاٹ لینے کے ماہر گئے جاتے ہیں... انھیں
ان کے کمرے میں پکنایا جاتا ہے... رات بارہ بیکے چھوٹوں کے

زیر دست جھٹکا

ان کے قلعے پر سب کو حیرت ہوئی... قادری سے رہائش کیا
کہ کچھیں کی کہا جائیں یا آئیں۔"

"ہاں۔" یہ کہ کر انہوں نے رہائش رونگ کر دیا۔

"یہ معاشرات ہو گیا... یہ پہلے فٹے بھر دئے۔"

"یار تم چپ نہیں رہ سکتے۔" محدود میں ہیں۔

"اپ کوں نہیں... یہ مغلک بات ہے۔" قادری نے فتح بیشید سکراتے۔

کہا اور ہوت پھٹکی لیے۔
"خواب صاحب! یہ کیا ماجرو ہے۔"

سونا خ بھول دیے جائیں... سچ ڈایٹ ڈائریٹے... رات بارہ تھیں ابھی تکے... تارے ٹال کوں چیز۔

پہلوں کے تمام سوراخ ایک ہی بار بھول دیے جائیں۔ "ایک نے کیا۔" "اچھا تھا... مرنے سے پہلے تمہیں تادیں کے۔"

"تواب صاحب کا کیا قصور ہے۔"

"اوکے سر۔"

اور پھر انہیں افراطی کر ایک درس سے کرے میں تھا دیا گیا۔ "تواب صاحب انہی انسوں پر بھل لٹکتے ہیں اسکوں پر تم

"بھائی تم آپ تھیں کر رکھتے تھے... کوئی بھی پر چوتھا کل پڑنے رہتے ہیں... یا اپنی کہانی خود تھا ہیں کے۔"

"کیا یہ اس سدھک سمجھ دماغ کے رہ گئے ہیں کہ اپنی کہانی سنا آئی ہے... قارہ قی نے حسطا۔"

"میں کر رکھتے ہیں آپ... تم تارے دشمن جبرا۔" "میں۔"

"ہاں اکیوں نہیں... ہر وقت ان پر پاگل ہیں کا دوڑہ نہیں۔"

"تارے غلاف سال سالہا سال سے مہمات انجام دے رہے ہیں۔"

"کیا اس سال تو جی میں سالانہ دعوت ہوئی تھی۔"

"نہیں... وہ قدمت سے نہیں ہوئی۔"

"بھر ہیں فون کس نے کیا تھا۔"

"ای پر تو ہمیں حرمت ہے... تم لوگ اس طرف کیے

"مدد ہیں... اچھا کمال ہے اور میں ہاٹک نہیں۔" "اپنے جو

کے... دیئے ہے اس ای ورثم جیسیں باانے کا تھا۔"

"ت قریباً اچھا ہو گیا،... ہم خور آگئے۔"

"چھ آپ کہے..."

"آخڑ آپ لوگ کون ہیں۔"

"ہم... جانے دو... کیا کرو گے ہم جان کر... اور اس کا سرانا لکھنے کی کوشش کر دے ہے ہیں... جو جی ٹکر دہ بھی کیا۔"

"لیں اس طرح تو مرتے وقت بھیں صرفت رہے گی اس بنت گا۔"

"میں کہہ رہا تھا... مجھے عمار کے سوراخ پر آگئے۔ مارٹور
سوراخ... خصوصی کریم ۷۸ نے جب حضرت ابو بکر صدیقؓ، رضی اللہ عنہ
من کے ساتھ مدینے کی طرف ہجرت کی تو راستے میں آپ ہواں کو
نارٹو رہیں تھیں دن اور تین راتیں پھر چڑھا تھا... جب آپ ہواں پس

ماریں واپس ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ اسی دار میں
چند چک سو راخ دیکھ کر پری چھان ہوئے گے، خیال گزرا کولی رہی کیڑا
کل کر تھی کریم ۷۸ کو کات نہ لے... چنانچہ انہوں نے اپنی پوچھیا، پھر باز
پہاڑ کر ان سوراخوں کو بند کیا... آخر میں ایک سوراخ رہ گیا۔ اور
اونچا در قم... اب آپ نے اپنے پاؤں کا انگلی خداں سوراخ پر رکھ
 دیا... لیکن اس عمار کے سوراخوں کے پیچے ایک ساپ قلے۔ اس نے

ابو بکر صدیقؓ کے پاؤں پر دس لیا... انہوں نے پاؤں بناؤ رہا اب
کے زہری وجہ سے آپؓ کی آنکھوں سے آنسو گل آئے۔ اس وقت
تھی کریم ۷۸ حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کی ران پر نہدگی
مالک میں تھے، ان کا ایک آنسو آپؓ کے رخماں براں کی روں...
آپؓ کی آنکھ مکمل کی... آپؓ نے چمٹا۔ اب کہ کیا ہوں...

انہوں نے بتایا... اے اللہ کے رسول! سانپ کا کائنات ہے۔ اس
پر آپؓ نے اپنا لحاب دیکھ سانپ کے کائے کی چمٹا ہے
لگا یا... ابو بکر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا... سانپ کے ہزار ٹوڑی
خور پر ٹھکم ہو چکا ہے... تو اس وقت مجھے دوسرا بیان آگئے تھے...

"آپ ہمیں پارہار چڑھوں سے تو نہ فراریں... پہاڑ
سے ذرا نے والی اے آسان بھیں ہم۔" فاروق بولا تھا...
مکرا ہے۔

"چھا بیں۔"

ابو بکر کمرے کا دروازو بند کر دیا گی... انہوں نے جاؤ گی
کی آواز سنی۔ کمرے میں خوب روشنی ہی... انہوں نے دیکھا
دیواروں میں پارہوں طرف فرش کے زرد یک سوراخ بنتے ہوئے تھے
"گویا ان سوراخوں میں سے دو چھے ساحبان تک رسید
لا سیں گے۔" فاروق نے ہر اس احمد نیا۔

"بھی اب پیو ہوں کے لیے آساحبان کا لفڑاں ہو۔"

"کیوں... کیا چھے ہے ہر امان جائیں گے۔"

"بے... آو... مجھے وہ سوراخ پر آگئے... عمار کے سوراخ۔"

"تی... تی... کیا کہا آپ نے... عمار کے سوراخ۔"

فاروق بھلاکا تھا۔

"کیوں کیا ہو۔" ایک جمیڈ جریان ہو کر ہوئے۔

"یر امطلب ہے، یہ تو کسی کا دل کا ہام ہو سکتا ہے۔"

"وہت جرمے کی۔" محمود نے جھلکا رہی ران پر ہائی

مارا۔

"کیا کہہ سے تھے۔" فرزانہ بے ہادیوںی۔

کہ زندگی کا کام تھا، بدل دی وہ سب ان رسموں سے آزاد ہو چکتے۔

"رسموں سے آزاد ہونے کا مطلب یہ تھا کہ اب ہم

چوہوں سے قٹا گے جسیں... جب ان کے پڑھے کرے میں آئیں گے

تو ہم ان کے مقابلوں میں ہوں گے کیا کوئی عمجس کے۔"

"پاں ایچے ہے۔"

"اس لیے تم میں نے کہا تھا... سب سے پہلے پردہ فیر داؤ کو

کھوا جائے۔"

"پاں بار بھی... میں سمجھتا ہوں... تم غفران کرو۔"

اور پھر پردہ فیر داؤ کا پہنچا کام میں مشغول ہو گئے... انہوں

نے اپنی تھیز جیب سے نہایت باریک کوئیں کی ایک نرمی کی شیشی کھاتی

اور ایک ایک گولی سب کو دی... ان سب نے کوئی پوچھ لی... اب

انہوں نے ایک چیز بنا برقراری... اس میں سخف تھا... قاروچ کے لائٹر

سے انہوں نے اس سخف کو آگ لکھا تھی... وہ فراہیل افلانی... اور اس

کا ہم ان کرے میں بھیل کیا۔

"چوہوں کا انتقام تھا جمیش ہو گیا... لیکن ہم ان کی لاٹوں

کے ساتھ کرے میں رات کا باقی حصہ سر طبع گزاریں گے۔"

"اوہ ماں... یہ منکر ہے۔"

"اس کا آسان مل جو ہے کہ آپ ساتھ ہی اس دروازے کا

بکاریں... اپنکے جمیش ہو گے۔"

ویسے ہماریں آپ داؤں کے خبر نے کا ذکر اٹھ تھا تھی نے قرآن میں

کیا ہے... اس وقت تک کے شرک آپ کا حاشی کرتے ہو گئے ہے تھے

کہ کوئی قاتل کر جائے ہوئے ہمارے کارکن بھی آپنے ہے... اس وقت الجہنم

جیسے تھا جس طاری ہو گئی... 7 آپ نے فرمایا... الجہنم پر بیان د

ہوں... اللہ ہمارے ساتھ ہے... میں اخلاق اٹھ تھا تھی نے قرآن میں

دھرا ہے... اور فرمایا... یاد رکھنے والوں کو اس وقت ہے کہ آپ ہماریں دوسرا سے

اور آپ نے ساتھی سے کہا تھا تم نے کر! اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

"اے اکابر! ان کے سے لٹکا۔"

"اور آج یہ سورانہ ہمارے مقابلوں میں ہیں... نہ ہے... اس

ان سے رات ہارہ بیکے پڑھے نسل کے... جو انسانی خون یا کوشت

کھاتے ہیں... اور ہم بندھے ہوئے ہوئے ہیں... میرا بیال ہے... نہیں

دری نہیں کرفتی چاہیے... محمود سب سے پہلے پردہ فیر صاحب کو کھول

دی۔ انہوں نے دلی اداویں کیا۔

"می اچھا۔"

اور پھر محمود نے فرش پر اپنے جوست کی ایڈی کو رکارہ... دو کھل

گی... اس میں سے چاقو کھل چکا... اس نے چاقو منہ میں پکڑا...

قاروچ نے والوں سے اس کا پکل پکڑ کر بھیجا، چاقو کھل گیا... اب

محمود نے اس کا پکل پردہ فیر داؤ کے جسم پر بندھی رہی پر آہن سے

چلا ہا شروع کیا اور میں کھلی گی... اس کام کے دو ماہر تھے اور یہ کام ان

"یہ کیا... تم بیان کیے آگئے... ہلاکتے کیل کیا... تمہاری
اب انہوں نے ایک اور چڑیاٹاٹی... ہلے کے سوراخ میں بیان کیا۔

گھسیں۔"

دو سخاف بھرا اور اس کو آجھک دکھاوی... ایک بلکا سا دھماکا ہوا۔

دروازے

کا

ایک ٹھوکر اس کی پسلیوں میں گی... اس کے سوراخ میں بیان کیا۔

"اے... خالم... اتنے دور سے ٹھوکر دے ماری۔" اس

سے رہا۔

ای وقت اس کی پسلیوں کی طرف دوسرا ٹھوکر آئی... لیکن

بھر ٹھوکر مارنے والا جھیل کر فرش پر گرا۔ اس کے حصے جی کل گی۔

"یہ... یہ کیا ہے ہا۔"

"یہ دیکھ رہا ہے... دیکھ کر ٹھوکر ہے۔"

اب وہ سب ان پر بڑی طرف لٹوت پڑے... ادھر وہ لانے

کی پڑیں گیں میں تھے... ہاتھوں پلے ی کل چکے تھے... لیکن انہیں اپنا

تائنسے میں انہیں دیر نہ گی... اب انہوں نے انہیں اٹھا لیا کر چکا ہوں

اٹے کرے میں بیچکا شروع کیا... ساتھ ہی ان کی دل دوز جنگیں

اوپنے تکیں... وہ بڑا درودوں کو پھوپھوں کی خواراک بناتے تھے، آج

غور ان کی ٹھوکر اک بن رہے تھے... دروازے کلکنے سے سخاف کا اڑڑم

کپڑا تھا، پوچھے ہوں میں آتے جا رہے تھے اور انہر میں بوجو آدمیوں پر

پڑتے ازانت آزماد رہے تھے اور وہ بڑی طرح جی چکا رہے تھے...

"اچھی بات ہے۔"

اب انہوں نے ایک اور چڑیاٹاٹی... ہلے کے سوراخ میں بیان کیا۔

دو سخاف بھرا اور اس کو آجھک دکھاوی... ایک بلکا سا دھماکا ہوا۔

دروازے کا تالا کلک کیا۔

"اب تم جب چاہیں، اس کرے سے کل سکتے ہیں۔"

"تو بی بھرا درجہ ہے آجیں... اس سب لگ کرے سے کل چاہیں۔"

"بیکاں کلک ہے۔"

"کیا یہ لوگ ادھر ہیں، دیکھنے کے لیے تھاں آجیں گے۔"

"جب آجیں گے... دیکھا جائے گا۔"

اور پھر رات کے پارہ ٹھک گئے... اپنائک سوراخوں میں

چکے تھے... ان کی آجھیں بہت خوب کلکیں... وہ تھے میں

بہت جاتے ہے... پڑھتے ہوئے... دوسرا طرف وہ کرہ کھول کر جو

آگے اور دروازہ بھر سے بند کر دیا... اب وہ کرے کی دیکھ ادھر سے

لیک کا کر رہے گے۔

"خدا آنے کی صورت میں ہم اسکتے ہیں۔"

"ہاں... لمحک ہے۔"

وہ بیکہ انہیں ٹھوکر اک بنا کر جکادیا گیا... ملا دا ان کے سرود

پڑتے تھے...

"آؤ... اب ہم وقت کیوں شائع کریں۔"

"وہ جزوی قدم اخاتے ہو دنی و دروازے کی طرف آئے
لیکن دروازہ باہر سے بند تھا۔ اور تھا بھی لوٹے کہاں... انہوں نے انکے
کھونے کی کوشش کی... لیکن دو نکالا... پر وہ فیر صاحب اپنا سفر
پہلے ہی فرج کر پکے تھا اور جزوی سخف اس وقت میں لیکن ملکا تھا۔

"اب... اب کیا کریں۔"

"میرا خیال ہے ہم باہر نکلنے کا کوئی اور راستہ خالی کرنے کا
ہے۔"

انہوں نے ایک دروازے کی طرف، بکھار، پھر اپنے جو شدید نے

"لیکن اس میں پر بخانی کی کوئی بات ہے۔"

"کس میں؟" فاروق بولا۔

"یہ کہاں شاخ کاٹ دی گئی اور پانچ اپ اخواز دیا گیا ہے... وہ
گئی کیا ہے... خوبست کا دروازہ کاٹ کر باہر نکلنے کل تھے۔"

"ضرور نکل سکتے ہیں... لیکن کیا باہر وہ موجود نہیں ہوں
گے۔" فاروق بے قسم بولے۔

"باہر تو پھر وہ اس طرف بھی ہوں گے... پانچ والی ست
میں بھی ہوں گے۔"

"ادھوں... یہ بات بھی ہے، جب پھر کیا کریں۔"

"لکھا دیا ہو گا... بیہاں بھوکے بواتے مر نے کا کیا فائدہ۔"

"تو ہم آؤ۔"

"وہ سب در دنی و دروازے پر آئے... مخدود کا پاؤ قو دستیابی کیا

انہوں نے سر پلا دیے اور پری میارت کا جائزہ لینا شروع
کیا... میارت ان کی دلکشی بھائی تھی... لیکن اب اس میں بہت

تہذیبیں کرالی گئی تھیں... اب یہ تکریمی تھی... دفعہ اسی بہت ان
تھیں... اور در دنی و دروازے تمام کے تمام اسی ہے کے تھے... پھر

نے کھوم پھر کر پری میارت کو دیکھا... باہر نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آئی وہ اس کرے بھک آئے... جس کے ذریعے اندر دائل ہے

تھے... بہاں سے وہ پانچ غالب تھا... گواہ اب وہ اس کمزی کی تھی
لیکن جا سکتے تھے... آٹھویں چھوت پر آئے... فاروق نے فرار کا

شاخ کا راغ کیا... جس سے وہ چھوت پر آیا تھا... لیکن انہیں جریت
ایک زبردست بھکالا تھا... اس شاخ کو بہاں سے کاٹ دیا گیا تھا۔

☆☆☆

"پہلی بات تو یہ کہ یہ رات کا وقت ہے... دوسرا بات،
یہاں نہ تو چوری چکاری کا ذر ہے، نہ کسی اور واردات کا... کیونکہ
یہاں سب کے سب ان کے ذہن کے لوگ جن کے لئے ہیں... یہ کیوں
ایک دوسرے کی چوری کرنے لگے... اس لیے سڑکوں پر پولیس، فیرہ
کہیں نظر نہیں آئے گی... اس وقت سب لوگ سور ہے ہیں... صبح
بہ زندگی بیدار ہو گی، تب ہر طرف گھما گھبی نظر آئے گی... چہل پہل
ثریع ہو جائے گی... اس لیے تم لوگ فلر منڈ نہ ہوں۔" اُپکل جمیش
نے جلدی جلدی کہا۔

"لیکن نواب صاحب کے گھر کے افراد کہاں گئے... ان کے
خلاف مکالمہ ہے... ان لوگوں نے اگر نواب صاحب پر قابو پایا تھا تو کیا
بانی تمام افراد پر بھی قابو پایا تھا۔" محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"نہایت بے وقوفانہ سوال ہے۔" اُپکل جمیش نے منہ بھایا۔

"سیرا بھی یہی خیال تھا۔" فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"کیا مطلب... کیا خیال تھا تمہارا؟"

"یہ کہ محمود بے وقوفانہ سوال پڑھتے۔" اس نے جلدی سے
کہا۔

"بہت خوب! تو تم بھج گے... جب پھر بتاؤ... محمود کا سوال
بے وقوفانہ کس طرح ہے۔" وہ مگرائے۔

"خیلی... کیا مطلب... کیا کہا آپ نے... میں

کیا... دروازہ کٹ گیا... وہ باہر نکل آئے... وہ در در تک کوئی نہیں تھا
یہاں لگتا تھا جیسے پورے شہر میں کوئی نہ ہو... جیسے شاید شہر خالی کر دیا جائے
ہو... لیکن یہ سرگت ان کا احساس تھا... شہر میں سب لوگ اپنے اپنے
گھروں میں موجود تھے... یہاں تک کہ وہ حوالی بھی خالی نہیں تھی، لیکن
وہ سب چھپ گئے تھے... دبک گئے تھے... یہ دیکھنے کے لیے کہ
ویکھیں یہ لوگ اب کیا کرتے ہیں... کیسے نکتے ہیں... جو نبی وہ ہے
لئے... اندر سے کسی نے کہا:

"کمال ہے... باہر تو یہ لوگ پھر بھی نکل گئے... آخر ان
لوگوں نے دروازہ کیسے کاٹ ڈالا۔"

"یہ لوگ اسی لیے تو وہروں کے لیے پریشان کن لوگ ہیں،
لیکن یہ ان کی زندگی کی آخری ہم ہے کیونکہ اب ہم نے انہیں جس
راتست پر ڈال دیا ہے... وہاں سے واپسی ممکن نہیں۔"
"پاکل خیک... مبارک ہو... چھٹی ہوئی ان لوگوں سے۔"

○

"شہر خالی کیوں ہے... سنسان سنسان کیوں ہے... سڑک
پر وہ در در تک کوئی نہیں... جب ہم اس شہر میں داخل ہوئے تھے، جو لی
تک آئے تھے، اس وقت تو ایسا نہیں تھا... بس یہ ہے کہ ہمیں حوالی کے
اندر نہیں جانے دیا گی تھا... لیکن اب... اب تو مجھے یہ مردہ شہر ہے۔"
فرزاد نے پریشان آواز میں کہا۔

"ہاں یاد آیا... محمود کی بے وقوفانہ بات پر بات ہو رہی

ہتاوں... محمود کا سوال بے وقوفانہ کس طرح ہے... بھلا یہ کیا کہا
ہوئی... سوال محمود کا اور ہتاوں میں... آپ اس سے پوچھتے تھے۔"

"دھن تیرے کی... پھر وہاں پہنچ گئے... ہاں تو ابا جان...
امداز میں کہا۔

میں نے کیا ہے وقوفانہ بات کہا۔"

"یہ کہ نواب صاحب کے گھر کے افراد کہاں گئے، کیا ان پر
بھی قابو پالیا گیا ہے... بھی سامنے کی بات ہے... جن لوگوں نے
پوری بستی پر قابو پالا ہے... بھلا وہ نواب صاحب کے ملازم میں کو
چھوڑ دیتے۔"

"لیکن یہ سب چکر کیا ہے۔"

"بھی بھک میں تمیں جان سکا... صرف اتنا کہہ سکتا ہوں...
ہمارے اس لک کے قبیلے کو اخوا کریا گیا ہے۔" وہ بولے۔

"اڑے باپ رے... اب قبیلے بھی اخوا ہونے لگے... بلکہ
ایک اور ارے باپ رے۔" فاروق نے تغمبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا ہو گیا بھی... کیا ایک باپ رے سے گزر ارائیں
ہو سکتا تھا۔" خان رحمان نے اسے گھورا۔

"مم... میرا مطلب ہے... یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا
ہے۔"

"کون سا نام کسی ناول کا ہو سکتا ہے۔" پروفیسر بے خیالی کے
عالم میں بولے۔

"آگے ناقابو... دوسروں پر کچڑا اچھانے کا بھی انتصان
ہے۔"

"بالکل جھوٹ... پروفیسر بالکل... کیا آپ نے مجھے اس
کچڑا اچھانے دیکھا ہے۔" فاروق نے فوراً ان سے پوچھا۔

"بب... بالکل نہیں... ہرگز نہیں... یہاں کچڑا کہاں سے
اچھانے کے لیے پہلے تو... کچڑا خلاش کرنا ہو گا۔"

"یہ کیا آپ نے کام کی بات۔"

"وو... وہ کیسے؟" پروفیسر بے خلا اٹھے۔

"اس سے خود بخوبی اس بات ہو گیا کہ میں نے کوئی کچڑا چھوڑ
اچھا۔"

"چھوڑ دیکچڑا کا چیچھا... کیا بھیچھے پڑنے کے لیے بس کچڑا
رو گیا ہے۔" خان رحمان جھلا اٹھے۔

"آپ کہتے ہیں تو چھوڑ دیتے ہیں... ہمارا کیا جاتا ہے۔"

"بات کیا ہو رہی تھی... پہنچ گئی کہاں۔"

"اب تو یاد بھی نہیں کہ بات کیا ہو رہی تھی..."

"سکھ... قبیلہ کا فوا۔"

"اوہ... ہاں... واقعی... ناہل کا کام یہ شاندار ہتا ہے
فرزاد نے خوش ہو کر کہا۔

"جس بھروسہ کا ہذا ہذا اور... "کھو، مل گیا۔

"وہ... یہ ہم کہاں پڑے ہاڑ ہے ہیں۔" ایسے میں پوچھا
داڑتے باکس کاٹی۔

"مزک ہے... یہاں اسی مزک کے سارے کھای کیا ہے۔"

"کیا... کیا واقعی۔"

"یہاں کوئی نہیں... دودھوڑھک کوئی نہیں... ہاں ساتھ

مزک ہے... داکیں ہائیں مکاہات ہیں... گیاں ہیں... ان گھریلوں کا درجہ ہیں... جو وہ چاہئے ہیں... لہذا ہم پڑھ رہے... جب ہم ان کی
میں مکاہات ہیں... سب مکان اور دکانیں ہندیں ہیں... لوگ مردوں کی طرف کا رخ کریں گے... جو وہ خود ہمارے دل
طرح سوئے پڑے ہیں... آخہم کی کریں... کیا کریں ہم...
کہاں ہائیں ہم..."

"اس کا مطلب ہے... ہم آنکھیں بند کر کے میل سکتے

"وکھوپتے کی خود روت نہیں... ہوپتے کا کام ہاڑے اٹھے کیا ہے۔"

"اپنے آخہم کی گزیت میں کر سکتے ہیں، بہتر ہی ہے کہ

ہمیں کھلی رہیں۔" یہ وقیر واد نے مٹھوڑا دیا۔

"آپ کے مٹھوڑے پر ہم کل کریں گے... غررن کریں۔"

وہ پڑھتے رہے... پڑھتے رہے... انہیں رہ رہ کر دو اپ کا دیال

باختی... تو اپ صاحب ہیں رہ گئے تھے... چاہیں... وہ لوگ ان

سماں تو کیا سلوک کر رہے تھے... پس اس محال میں ادھٹ پنا گئے تم کا

۔۔۔ جو ہس اس۔" کھوئے کہا۔

"آخہم اسی مزک پر کب تک پڑھ رہیں گے... میں کوئی

اب نہ گا... ہم شر سے باہر کب قفلیں گے... ان لفڑی سے پہلے نہ

الیکے... قبیلہ اون لوگوں کے قابوں میں آ جائیں گے۔"

"بھی ان کے آپ سے باہر ہم ہیں کب... بدستورہ ہو میں

داڑتے باکس کاٹی۔

"انکھوں جو ہی مکارے۔"

"کیا... کیا واقعی۔"

"یہاں ان کی تھریں یہ ستور ہم پر ہیں... ہم وہی پکو کرتے

ہیں مکاہات ہیں... سب مکان اور دکانیں ہندیں ہیں... لوگ مردوں کی طرف کا رخ کریں گے... جو وہ خود ہمارے دل

پر ہے۔"

"اپنے آپ کی خود روت نہیں... ہوپتے کا کام ہاڑے اٹھے کیا ہے۔"

"کیا... کیا واقعی سے مزک ہے نہ آ جائیں گا۔" قادریتے

کوئی ہم از میں کہا۔

"وہ پڑھتے رہے... پڑھتے رہے... انہیں رہ رہ کر دو اپ کا دیال

باختی... تو اپ صاحب ہیں رہ گئے تھے... چاہیں... وہ لوگ ان

سماں تو کیا سلوک کر رہے تھے... پس اس محال میں ادھٹ پنا گئے تم کا

قا... اونٹ کی طرح اس کی کوئی کل سیدھی نہیں تھی... انکس فوار
صاحب کا فون ٹالا تھا کہ کوئی انکل اکل کرنا چاہتا ہے اور ان کی ان میں
سالات دوست ہل رہی تھی... لیکن اس وقت اپنے جوہری گمراہی
تھے... ان کا کوئی پاہنچیں تھا کہ کہاں ہیں... ایسے میں ان کی طرف
سے انکل پیغام ملا کہ قبضہ ناچاری کا رشتہ ہرگز نہ کریں... لیکن وہ میر
کرنے پر مجھ برا کے... اور انہیں ہمایہ کی اپنے جوہری گمراہی
میں اٹھے ہے ہیں... پھر جب وہ قبضے میں پہنچتا ہے اور زیادہ تجسس
حالت میں گمراہ کے... اور اس وقت سے لے کر اب تک تمام حالات
و اتفاقات گلب سے گلب تھے... کچھ کچھ میں انکل آرہا تھا کہ جو کیا
تھا... اور اب وہ سمنانہ سڑک پر اس طرح پہنچے ہارہے تھے ہیسے
شہر میں ان کے سوائے کوئی نہ ہو... وہ دوڑنے کوئی نہیں تھا...

وہ پہنچے رہے... پہنچے رہے... بیہاں تک کہ جس کے آئے
نہ وہارہ نے لے گئے... لیکن سڑک کا سلسلہ اب تک جاری تھا... وہ
نے کہا انکل لے رہی تھی۔
پھر دن اکل آیا... لیکن سڑک اسی طرح سمنان تھی... انہیں
نے پہنچے دیکھا... پہنچے بھی کوئی نہیں تھا... آگے بھی ان کے سوائے
نہیں تھا...
”مجھے تو یہ قبضہ بھروس کا چاہا ہے تاہے۔“ قارہق ہوا۔

”میں ذرا نئے کی کوشش نہ کرو۔“

”اوہ اچھا۔“ قارہق نے سر پاہ دیا۔
”کیا مطلب۔“
”یہ کہ میں اڑانے کی کوشش نہیں کروں گا۔“
اپنا اک سانس انکل سانتے ایک گاڑی نکل آئی... گاڑی سڑک کے
نارے کلای تھی... وہ پہنچے ٹھک کر جوہر ہو گئے تھے... یہ گاڑی
انہیں سڑاک میں پانی کی طرح بھوسی ہوئی... باہمگیں مکل گئیں...
زندگی کھل کر اس کا ہاتھ زدہ لیا... اس پاس کوئی نہیں تھا...
”تو ایسا لگتا ہے... یہی ان لوگوں نے خود ہمارے لئے یہ
گاڑی کھڑی کی ہو... چلو اچھا ہے... ہم اس پر سوار ہو کر شہر تک کھکھے
ہیں۔“
”ہاں کلک لیکھ۔“
اور پہاڑوں نے آؤ دیکھا نہ تاہو... گاڑی میں بینڈ کے...
اپنے جوہری نے دو راتیں بھی سیٹ سنبھال لی...
پھر گاڑی سڑک پر جیزی سے دوڑنے لگی...
”اوہ... ار سے باپ رہے۔“ اپنے جوہری کے منہ سے ٹکٹک۔
”بیا بیا کے منہ سے اوہو کے ساتھ ار سے باپ رہے کہوں
کہا۔“

”یہ... یہ گاڑی۔“ دو ہکا ہے۔

”ہاں اکیا ہو گاڑی کو... اچھی بھلی تھے۔“

"مدھوگی۔" ان کے سر سے نکل۔
"اپنے لیک ہے۔"
"کیا لیک ہے؟"
"یہ کہ مدھوگی... ہوگی ہوگی۔"
"یہ گاؤں رہوت کڑوں ہے..."
"کیا مطلب؟"

ان سب کے سارے سے مارے توف کے لئے۔



نچے مت مارو

"آپ کا مطلب ہے... اس گاؤں کی کو آپ تھیں پڑا رہے۔"
گورچا احمد۔

"تھیں... یہ نچے پڑا رہی ہے... بلکہ تم سب کو پڑا رہی
ہے۔" الہوں نے بے چارکی کے عالم میں کہا۔

"اٹھا بارہ قمر ماسے... یہ دھیر گھر اسے۔"

"مطلب یہ کہ یہ میں جہاں لے جاؤ چاہتی ہے... لے
جائے کی... اور تم کو تھیں کر سکھیں کے۔"

"میں اس لے نہ لے بھائی خواہیں کے مطابق اس کی رفتار
گماز یادو کر سکتے ہیں اور نہ دروازے کھول سکتے ہیں... کوئا تم اس
گاؤں کے قیدی ہیں۔"

"لئک... کیا کہا... گاؤں کے قیدی۔" قاروچ پڑا احمد۔

"ہاں گاؤں کے قیدی... کیوں تھیں کیا ہوا؟" خان
دہمان لے اسے گھوڑا۔

"ایسے موقوس پر ہوا کرتا ہے... یعنی کہ کہاں کا ہوں گا

ہے۔ ”اس نے بھلا کر کہا۔
 ”کوئی فکر نہیں آیا... خیر ہو گا۔ ”قاروق ہوا۔
 ”کیا فکر نہیں آیا اور کیا ہو گا۔ ”پروفسر داؤد بے خیال کے
 مامٹ میں بٹے۔
 ”کمال فکر آیا... ہو گا کمال۔ ”
 ”یہ فکر چنانچہ... لیکن اس گاڑی نے میں پوری طرح بے
 بی کر دیا ہے... نجات حاصل ہے۔ ”
 ”مدد یہ کہنا چاہیے کہ اس پرے کس نے میں ہے بس
 کر کے رکھ دیا ہے... ایک ڈال اس کے سر ہو کا کچھ چنانچہ مل رہا۔ ”
 ”مودود نے طلب کئے اخراج میں کمکتی
 ”پہلے جائے گا... گفرن کرو... آخڑ یہ میں کہیں لے جائے
 گی... جہاں لے کر جائے گی... وہاں تک کہ توہ بھی موجود ہوں
 کے... بس وہ میں خود خود تائیں کے... کہ کیا حاملہ ہے... وہ
 میں کوئی بہتان کرنے پر ٹھیک ہے جیسے۔ ”
 ”لیکن اس وقت تم پوری طرح ان کے قابو میں ہوں گے،
 وہاں ہم کیا کر سکیں گے بھلا۔ ”

”یہاں تک کہ سکیں گے... اور ہم یہ حاملہ قبضہ کاری
 پر عمل طور پر قبضے کرنے کا ہے اور بس... یہ لوگ قیر موسیٰ طور پر
 ہمارے ٹک کے اس قبیہ کو ہم سے اٹک کر بنا پا جائے گی... لیکن اس
 طرح کہ ہے یہ ٹک کا حصہ... لیکن اس سے کہ دریے وہ اپنے کام

ہے۔ ”اس نے بھلا کر کہا۔
 ”وہت خیر سے کی۔ ”مودود نے بھلا کر اپنی ران پر با تھوڑا مارز
 لیکن ہاتھ قدر ترقی کی، ران پر گاڑا۔ ”
 ”ایسا لگتا ہے... جیسے تمہارا اہم حصہ کزوڑہ ہو گیا ہے۔ ”قاروق
 نے بھلا کر کہا۔
 ”یہ کیا بات ہوئی... یہ ہمارے باشے کا ذکر کیاں سے تھا
 آیا۔ ”پروفسر داؤد کے لئے میں جوتتی جوتتی۔ ”
 ”ایسے کہ با تھوڑا نقصانی ران پر... لگا بیری ران ہے۔ ”
 ”لیکن اس بات کا ہاشمی کی غرابی سے کیا تعلق... تم جو
 کہتے... تمہاری فکر کزوڑہ نہیں ہو گئی۔ ”
 ”پر تو میں نہ جانتے تھی ہمار کہ پکا ہوں... لیکن اس نئے
 اس پر کوئی اتفاقیں نہ ہیں۔ ”
 ”صد ہو گی... تم یہ کیسے کہ سکتے ہو کہ اس دوسرے بیٹل کو اسی
 پر اثر ہو جائے گا۔ ”

”اسید پر دیا گئی ہے۔ ”قاروق نے منہ بنا یا۔
 ان سب کو الی آگئی... گاؤں ہاڑا کی رفتار سے اڑی یا دی
 تھی... سڑک پر متعدد سنسان تھی... اچاک ایک پورا بے پر سرنا
 لاک آگئی... گاڑی خود خود رک گئی...
 ”بھی واہ... کمال ہے۔ ”غزرہ اس نے خوش ہو کر کہا۔

نکاتے رہیں... ”

” لیکن اس سارے معاشرے کا تعلق تو اب ناچاری صاحب سے کیا ہے۔ ”

” تو اب ناچاری قبیلے کی اہم قصیت میں پچھے تھے... ان بے قابو پائے بلکہ یہ لوگ وہاں بکھر کرنے کے قابل نہیں تھے... دیکھو ہے... انہوں نے گورنر صاحب تک کوچاہیوں میں کردکا ہے... تمام پیلس والوں پر بیٹھ کیا ہوا ہے... لے دے کے چند ہو یہیں افسراں ہاتھی ہیں، د جانے وہ ان کے ذہن کیوں جنمیں بدلتے ہیں... ابھیں کیوں نہیں توڑ سکتے... سبرا اشادہ اپنے احمد ہارون اور آئی میں عارف میاں کی طرف ہے... یہ لوگ ان کے قابو میں نہیں ہیں... درد ہم سے ایسی باتیں نہیں کر سکتے تھے۔ ”

” لیکن ان لوگوں کی وجہ سے ان کا کون سا کام ایک رہا ہے۔ ”

” یہ لوگ دارالحکومت کو اطلاع... اطلاع... اطلاع... اطلاع... ”

اپنے جہشید کیتے کہتے رک گئے۔

” لگتا ہے... کوئی خیال ہو جو گہا ہے۔ ” عان رہمان فرمے۔

” باس عان رہمان... تمہارا اندازہ درست ہے۔ ”

” میں... کی خرابیاں... اکل عان رہمان کا اندازہ درست ہے۔ ”

لیکن اندازے تو بس آپ کے درست ہوتے ہیں۔ ” فرزاد نے جرمان

ہو کر کہا۔

” ایک کوئی بات نہیں۔ ” انہوں نے فودا انداز میں سر ہلا کیا... ”

” میں ہمچنانہ کیا... کیا بات سمجھی ہے۔ ”

” وہ جو فون تم لوگوں کو موصول ہوا تھا... کہیں وہ اپنے احمد ہارون سے تو نہیں کیا تھا... کیونکہ تو اب صاحب کی خوبی میں سرے سے کوئی دعوت نہیں ہو رہی تھی... تو اب صاحب تو انہوں نوگوں کے قابو میں ہیں... ان کے گھر کے سب افراد اور ملازم و غیرہ ان کے قبیلے میں ہیں۔ ”

” سوال یہ ہے کہ اس قبیلے کی آڑاہیت کیا ہے۔ ”

” یہ تم نے ایک علاج کی... کسی کو ایک مکان مفت میں مل ہاتا ہے... تو کیا وہ خوش نہیں ہوتا... یہاں تو بات چور سے قبیلے کی ہے... اس میں یکجوانوں کھریں... اور ایک اچھے شہر میں جو جو جزوں ہو سکتی ہیں... وہ سب اس میں ہیں۔ ”

” لیکن ان باتوں کے باوجود اس قبیلے کی کوئی اور اہمیت بھی نہیں۔ ”

” ہو سکتا ہے... ان لوگوں نے تحریکاتی طور پر پہلے صرف اس راست کرنے کا منصوبہ بنایا ہوا... اور کامیاب ہونے کے بعد وہ اس راستہ ادارے اور شہروں کو اپنے قبیلے میں لے لیں۔ ”

” اسے ہاپ رہے... اس طرح تو چرا ملک ان کے قبیلے

" باکل بھی بات ہے... وہ دیکھو... اب سرحد پر کھڑے
تو جوں کی دردی تہ دیل ہو گئی ہے... اور یہ دردی شارہ جہان کے فتنی
پہنچتی ہے۔"

" آپ... آپ کا مطلب ہے... ہم اس وقت شارہ جہان
کے قیدی ہیں۔" فرزانہ بول کھلا کر بولی۔

" نہیں... میرا یہ مطلب نہیں ہے۔" ان کا لمحہ سپاٹ تھا۔
" جب پھر... آپ کا کیا مطلب ہے۔"

" ہم سرف شارہ جہان کے نہیں، ان شاد، بیگال، برہائی اور
ان کے بھادو، بھی کئی مکونوں کے قیدی ہیں۔"

" یہ... یہ کیسے ہو سکتا ہے... ایک یہ وقت میں اتنے مکونوں
کے قیدی... جب کہ فراہمی اہمبار سے تم اس وقت شارہ جہان میں
واہیں ہو سکے ہیں۔" نعمود نے جرہ انہوں کو کہا۔

" پاں! میکی بات ہے... بس دیکھتے جاؤ۔"

اور پھر ریوت کنڑوں کا رہر قرق رفتاری سے منزکرتی رہی...
یرہاں بھی سڑکیں پاکل شسان چیس... آخ رکار کا رائیک بڑی شمارت
میں واٹل ہو گئی... شمارت کے دروازے کار کے لئے خود بخود کھلے
تھے... اور پھر بند بھی خود بخود ہوئے... کار ایک بڑے گیراج میں
چاکر رکی... اس کے دروازے بھل گئے... انہوں نے آوازی:
" باہر تحریف لے آئیں... آپ کی حوصلہ آگئی۔"

میں پڑا جائے گا اور کسی کو کان دکان پا بھی نہیں پہنچے گا... ذرا سچھ
یہ بات کس تدریخ قداک ہو گی... ملک ہمارا رہے ہی ہم ہیں... ملک
ملک پر چاہیں کوئی اور طاقت ہے... ایک ان دلکھی طاقت... آخر
سب کیا ہے... اور کیوں ہے اور یہ ریوت کنڑوں کا رہیں کہاں سے
بخاری ہے۔"

انہوں نے چونکہ کہ دیکھا... پھر انہیں یعنی جسموں ہوا چھے۔
سرحدی طلاقت میں واٹل ہو رہے ہوں... کیونکہ اب جگد جگد فریض
کھڑے نکلا رہے تھے، لیکن یوں لکھا تھا چھے انہوں نے اس کا روکو رکا
یعنی ہو... بس وہ توں کی طرح کھڑے تھے... ان کے جسموں میں
انہوں نے کوئی حرکت نہ دیکھی... اور پھر اپنے پیکر پیشید زور سے چوکے
ان کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا... منہ سے پہنچا اختیار لگا:

" نہیں... نہیں... نہیں۔"

" ہم آپ کے ان تین حد نہیں کا مطلب بھی نہیں سمجھے
وہ وقت بولا۔"

" کچھ بچھے نہ کرے کوئی۔" نیان رحمان سمجھنا ہے۔
" ہم... ہم اپنے ملک کی سرحد مورکر پکے ہیں... اس
مطلب ہے... ہم اب دنیں ملک یعنی شارہ جہان میں واٹل ہو رہے
ہیں۔"

" کیا نہیں۔" ان کے منہ سے لگلا۔

انہاں سے دیکھا... ان کے چاروں طرف رو بوت حم
لوک موجود تھے... وہ انہماز و نگاہ کے کو رو بوت جس یا انسان...
قاروقی سے رہاں گیا

سازش کا شکار

”مہربانی فرمائیا تو... آپ رو بوت جس یا انسان۔

”رو بوت۔“ ان کے منہ سے ایک ساتھ لٹکا۔

”مار سے گئے پھر تو۔“ قاروقی بولا۔

”کون... ہم یا رہ بوت۔“ محمد نے پوچھا۔

”ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔ کافر قاروقی نے منہ بنا لایا۔

”جب فیصلہ ہو جائے، میادینا۔“

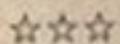
”اہمی بات ہے۔“

اور پھر انہیں ایک بیسے بال میں لا یا گیا... بال کا مظہر دیکھ کر
ان کے رفتے رفتے بھی گئے... ساتھ ہی ان کے کافر قاروقی نے ان میں درود بھی
آواز کوئی

”مجھے مت مارو... مجھے مارو۔“

”آپا! لو... تمہارے دوست آگئے... ان سے ملو... یہ یہیں
چل جیشیہ... اور ان کے ساتھی محمود، قاروقی، فرزاد، عاصم رہمن اور
فیض داؤد... لیکن تعارف کی کیا ضرورت ہے... تم تو انہیں جانتے
ن ہو... یہ اور بات ہے کہ یہ لوگ جسمیں نہ جانتے ہوں... خیر کوئی
ات نہیں... ہم تمہارا تعارف کر رہے ہیں...“

کرے میں گوئی تھے والی آواز بہت خدا ک اور سرد تھی...
کل دریاں میں چھٹ سے باعث گئی زخمیوں سے ایک انسان ادا
کا ہاتھ... اس کے جسم پر صرف ایک امداد رہی تھا... باقی جسم میں
نہیں لیکن اس نکالے جسم پر جلد تیز دھماکے سے کٹ لگائے تھے...
بہت نہ ایک انسان اس کے پاس موجود تھا... اس کے ہاتھ میں
بڑی پیٹت تھی... اس پیٹت میں ہی ہوئی مریضی اور لکھ قا... وہ
خندق سے اس کے زخموں پر مر جیسی چڑک رہا تھا... ہر ایک بار
لکھ جنم رہتا... وہ خبریں چھینجنا تھیں اور پھر جسم ساکت ہو جاتا... پھر
ایک مریض پھر لکھا... پھر جسم پھر لکھا... یہ عمل مسلسل جاری تھا...



"ہاں کیا تھا... ٹھاں۔" قاروں نے مند بھلا۔

"تواب ہاڑا ری آپ کو فون نہیں کر سکا تھا... وہ تو گذشت

بال سے ہم روئی طرح ہمارے قبضے میں ہے... وہ راسکرین پر ان لوگوں
تواب ہاڑا ری کھا رہا تھا۔"

ہال میں رکھے ایک لی وہی کی سکرین روشن ہو گئی... ہم اس پر

بکرے کا مختصر نظر آنے والا اور بالکل ای طرح انہیں تواب ہاڑا
بیٹھا تھا آپ..."

"کیا یہ بھی سمجھی ہیں... اسی انتہارت میں۔"

"ہاں! ابھی تمہوڑی در پیٹے ایک دیہوت کارڈیول کار اپنیں

ہیں ابھی ہے... جس طرح تم تو کوں کو الایا گیا ہے۔"

"آپ چاہئے کیا چاہیں۔"

"یہ کہ قبیلہ ہاڑا ری کے بارے میں کسی کو معلوم نہ ہو کر

سے قبضے میں آپکا ہے... سے بھی معلوم ہو گا... اسے ہم ہر بارے

لکھ کے اور ان کا داد دیں گے... ابھی تم لوگوں کے ساتھ بھی سمجھی

ہل کیا جائے گا۔"

"اس قبضے میں انکی کیا ہاتھ ہے۔"

"پہلا گجرے ہے... اسی انداز سے ہم پورے ملک پر تصدیق

اور تم بھی سن کر جیران روہ جاؤ گے... تواب ہاڑا نے آپ کو فون کی شاش کے... ملک کی ہر جیج ہماری ہو گئی... ہر جیج... انسان بھی اور

خدا ہے..."

لکھ مر ج پڑ کے، اسے کامیابی ملجنی انداز میں حکمت میں آرہا تھا۔

"اپنے چھوٹے... اس سے ٹھوڑے... اسے دیکھا ہے بھی..."

آواز پھر سنائی دی... تین بولنے والا انہیں نظر نہیں آرہا تھا۔

کرے میں صرف آواز کوئی رہی تھی..."

"نہیں! انہم اس غص کو نہیں جانتے... اسے بھی نہیں دیکھا۔"

انہوں نے اس کے پیڑے پر نظریں دوڑاتے ہوئے کیا۔

"اے سید حاکم... خایہ سید حاکم نے پر یہ لوگ اس

لیکھاں لئے۔"

زخمیں چھپے کی طرف آنے لگیں... یہاں تک کہ اس کا پلے

سر بیٹھے گا... ہم ہاتھی جسم فرش پر آ رہا... اس کے بعد وہ دوہوٹاں

کے ہازروں کی طرف آئے... ان کے ذریعے اسے اخراج کر دیا

کر دیا گیا... اب ہو اسے بالکل صاف دیکھ سکتے تھے...

"کیا خدا ہے... آواز آئی۔"

"وہی جو پیٹے تھا۔"

"یعنی تم نے اسے بھی نہیں دیکھا۔"

"بالکل نہیں۔"

"جیب بات ہے... خیر میں تھا تھا ہوں... یہ کون ہے۔"

مشکل کی ہر جیج ہماری ہو گئی... ہر جیج... انسان بھی اور

خدا ہے..."

"اے سانک اے۔" ان کے مدرسے تھا۔

"ہم اس شخص کو نہیں پہانتے... یہ کون ہے... " خان رضا

پہنچتا تھا اور ہے۔
خان رضا کیا... ان کی حنت رنگ لائی... لوگ چار سے دین پر ٹول کرنے
والے ہیں گے... قبصہ گھوٹوں میں اسلام کا گھوارہ نظر آتے ہاں... ہر
جیسا لای ہو گئی... گھروٹوں اور مردزوں کے الگ الگ ہزار ہزار ہزار،

وہ تراہن گئے... باقاعدہ پر وہ شروع ہو گیا... تمام لوگ وقت پر پانچ
وقت کی تراہی میں عادت سے ادا کرنے گے... مساجد بھر گئیں... نماز
روزے اور باقی مہادات کی پابندی ہوتے گی... قبصے میں جو اہل
بڑائیں دی جائیں گیں... پورہوں کے ہاتھ کاٹ دیے گئے... کوڑوں

کی سڑائیں دی جائے گیں... معاشرے میں بے جیالی پھیلانے
والوں کی پلاڑھ کھوڑو شروع ہو گئی... غرض سرف پنڈ سال میں قبضہ عمل

خواہ اسلامی رنگ میں رکھا جائیکا تھا... یہ یہس و ایسے بھی یا لکل بدھ لے گے،
انہوں نے روشنوت بالکل چھوڑ دی... مسادی قبصہ نواب صاحب کی حیث
کرنے لگا... وہ قات کے لوگ عزت کرنے گے... یہ یہس کو ان کی
نام نہ بھل جی... یہ راقصہ اس قدر حرج اگئی خود پر اسلام کے رنگ

میں رنگ جائے گا، شاید پنڈ سال پہلے کوئی ہمچل بھی نہیں سکتا تھا...
لیکن ہم برکیا ہوا... ان راجہ کی آنکھ میں یہ قبضہ لکھتے لگا... کیونکہ قبصے کے
اڑات دوسرا سے سو بول تک جانے لگتے تھے... ان کی دیکھادیکھی...
اک پاس کے لوگ بھی بکھل خود پر اسلام کے رنگ میں ڈھنٹے گئے تھے،
لیکن ان کا اچھا لکھ پڑا... اس نے قبصے پر گھب و غریب الہامات شروع

"یہ ہے... جس نے تم لوگوں کو فون کیا تھا۔"

"کیا!!!" ان کے مدرسے ایک ساخ تھا۔

"تی جناب اپرے قبصے میں یہ ایک آدمی ہائیکی کیے ہے
گیا... درست باقی سب لوگ چھپ سادھ پکے ہیں... کسی میں جو اہل
بڑیں کہ مدرسے کوئی بات نہال لے..."

"اے نے ہمیں فون کیا تھا... نواب ناچاری کی آواز میں...
گھوڑے تھے ان کو رکھا۔

"ہاں بھی بات ہے... چھپ لواس سے، ہوش میں ہے۔"

"کوئی بھی... کیا بھی بات ہے۔"

"اگر آپ اپکلوجیڈ، فیرہ ہیں تو بھی بات ہے۔"

"آپ نے ایسا کوئی کیا۔"

"نواب ناچاری اسلام پھیلار پے تھے... میں ان کا سرگرد
کا رکن تھا... نواب صاحب کا ملیاں تھا... ان کے ٹکڑ پر اسلام و کن
ٹاپتیں بغیر کسوں خود پر قابیں ہائی جاری ہیں... پہلے ان لوگوں نے
حکومت کرنے والوں کے دامخواں پر بجھ دیا... ان سے اپنے کام
کرنے کرٹک سے اسلام کا نام و نکانہ مت جائے... اس لیے انہوں

بلاست میں کیسے فون کرتا... کیا کرتا... بس میں نے نواب صاحب کی خلاف کرنا شروع کیا... آہتا ہستان کی کوششی جزو ہے تکمیل پہنچان کے ساتھ ساتھ شارہ طان، بیکال، بیچائی، فیر وہ سب میں ایک پھر لے سے قبیلے کو مٹانے پر گل لے... قلائلی اور دوں کے درمیان میں ان کے لوگ آتے گے... انہوں نے خوبی بیدار کرنا شروع کی۔

لوگوں کے ڈین بدلتے گے... خلیلی کارروائیاں تجزیہ ہیں میں کیں پھر ایک دن نواب صاحب ناپ ہو گئے... نواب صاحب کی خوبی ان لوگوں کا بخشہ ہو گیا... قبیلے سے اسلام آہتا ہے رقصت ہے انکا... گورنر کا ذہن بالکل بدل دیا گیا... جو لیس کا ذہن بدل دیا گیا... میں کچھ اسلام کے شیدائی تھے انہیں پکڑ دیا گیا... عاشر کر دیا گیا۔

میں نے جانے کیے ان کی نظر میں آتے سے بخی کیا... دو اصل میں بار بار رکھتے ہیں... ”

”لیکن ہر... آپ بیہاں کیسے داخل ہو گئے... وہ بھی اپنے کاروائیوں میں آتے تھے۔“

”جسے کافی دن پہلے اس قبیلے کے ہمارے میں رجوع روتی ہے کہ کس بیہاں کوئی تدبیحی آرہی ہے... اور بہت خاموشی سے آرہی ہے۔ پر گوسٹ ٹورپر آرہی ہے.. تبدیلی نے نہایت خاموشی سے بیہاں کا کاروائی کا پروگرام بنا دیا۔ میں نے بیہاں ایک خلیلی کارکرداشت کیا۔“

”میں کیا مطلب... ہمکاری۔“

”میرا مطلب ہے... کارکن بیہاں کا کارکاری ہے... بیہاں کا بنتے والا ہے... میں نے اسے دار الحکومت بیان اور اس کے میک اپ نئی قبیلے میں آ کیا... پھر دون بیہاں رہا... گوما پھرا... اور گوسٹ

کے... آس پاس کی پکھ فیر سلم عکھ جوں کو اس قبیلے کے لوگوں کے خلاف کرنا شروع کیا... آہتا ہستان کی کوششی جزو ہے تکمیل پہنچان کے ساتھ ساتھ شارہ طان، بیکال، بیچائی، فیر وہ سب میں ایک پھر لے سے قبیلے کو مٹانے پر گل لے... قلائلی اور دوں کے درمیان میں ان کے لوگ آتے گے... انہوں نے خوبی بیدار کرنا شروع کی۔

لوگوں کے ڈین بدلتے گے... خلیلی کارروائیاں تجزیہ ہیں میں کیں پھر ایک دن نواب صاحب ناپ ہو گئے... نواب صاحب کی خوبی ان لوگوں کا بخشہ ہو گیا... قبیلے سے اسلام آہتا ہے رقصت ہے انکا... گورنر کا ذہن بالکل بدل دیا گیا... جو لیس کا ذہن بدل دیا گیا... میں کچھ اسلام کے شیدائی تھے انہیں پکڑ دیا گیا... عاشر کر دیا گیا۔

میں نے جانے کیے ان کی نظر میں آتے سے بخی کیا... دو اصل میں بار بار

صاحب کا گرفتار ہوا زمین تھا... جب ان پر بقدر کی گیا، میں پھر بیان کر دیں گا اس کی وجہ پر اس کا... لوتا تو بیہاں دنیا بدی نظر آئی... ایسے بھرپور مذاقات ایکمہ احمدہ داد دن بیک سے ہوتی... وہ بھی اپنے گمراہ کیا، سارے حالت مٹاتے... اور خیر داد کی کھوٹی کا رخ نہ کر دیں۔

درست ہے گی پکڑا ہوئے گا... میں دل میں کڑھنے لگا... سوچنا رہتا ہے کیا ہو گیا... اب کیا ہو گا... میں کیا کروں... قبیلے کی ہر جگہ پر ان کو بقدر تھا... قبیلے سے باہر فون نہیں کر سکا تھا... اور قبیلے سے باہر نہ پا سکا تھا... اندر آئے والوں کو بھی برقی طرح چیک کیا جاتا تھا... اور گوسٹ

کے۔ جو گز نہیں... اذل تو یہ لوگ قدم اٹھانے کے قابل رہنے ہی نہیں
دیں گے... ہم ان سے کسی زم ملک کی کوئی ایسیدی نہیں رکھ سکتے...
مسلمانوں کے پڑتائیں اُنھیں چیز... دنیا کے سختے پر یہ مسلمانوں کا ہم
دیکھیں گی پہنچ نہیں کرتے۔ ”اپنکو جمیعتِ رہنمی کے عالم میں کہا۔
”لیکن ہم باجان! آخر یہ کون لوگ ہیں۔“

”باقتو یہ بودی ہیں یا جسمانی یا پھر بعد... لیکن ہم سے کوئی
فرق نہیں ہے... یہ سلاموں کے مقابلے میں ایک ہیں... جب
ہمارا قرآن کہتا ہے، یہ وہ انصارِ قباد میں دوست نہیں ہیں، یہ آج ہیں
میں دوست ہیں، تمہارے دوست ہیں...“ ہماری دینی میں یہ بالکل
ایک ہیں... بیوہ اور جسمانی پہنچ ضرور ایک ایک دو قومی حصیں اور ان
کی آپس میں دینی بھی تھی... لیکن اب مسلمانوں کے خلاف انہیں
نے آپس میں اطلاق کر لیا ہے... اتحاد کر لیا ہے... یہ اور ہاتھے کے
اس معاملے میں جسمانی بیوہ یعنی کی سازش کا لکار ہو گئے ہیں۔ ”اپنکو
بچشید نے پروردہ اخواز میں کہا۔

”مک... کیا مطلب... یہ آپ نے کیا کہا اپنکو جمیعت...“
”و حرجت زدہ رہ گئے... کیونکہ یہ آواز ان میں سے کسی کی
نہیں تھی... بلکہ کمرے میں سنائی دیئے والی آواز تھی۔
گوہا نہیں نے اُنکی حرجت میں ڈال دیا تھا۔

☆ ☆ ☆

کر لیا کر رجیع روت درست ہے... اب میں ہماقاعدہ پر کرام ناگزیر
آپا تھا... کیسے آپا... اس کاروں کے میک اپ میں... اور اس پر
انسان نے تم تو گوں کو فون کر دیا... لیکن ساختہ ہی اسے پکڑ لایا کیا
کی گزا تاریخی تکڑوں سے مجھی شرہ علی گی ہے... میں نے اپنے کاروں
کے دریے مظلوم کر لیا کہ اس نے کیا حرم کیا ہے... جو ہمیں یا پلاک کی
نے تم تو گوں کو بیقاومت دیا ہے کہ تم لوگ اور حشد آؤ... لیکن بھلام کم کر
دکے والے تھے۔“

”اور ہم کیا کرتے، یہ بھی بتتا ہیں۔“

”غیر... جو ہے ہمارا، ہو گیا... یہ ہمارے چورے مکب پر قدر
میں نے کی ہولناک سماں ہے... ایک ایک کر کے ہم شہر ان کے
میں پڑے جائیں گے... ہم عمل طور پر خلام بنا لیے جائیں گے... اسی
سلام پا گئی نہیں پڑے گا کہ ہم خلام ہیں، اپنے خیال میں ہم آزاد
ذخیری کر اور ہے ہوں گے... لیکن ہوں گے ان کے خلام... مل
اس شہر کی موجود ہے... کیا یہاں کے لوگوں کو مظلوم ہے... یہاں
ہو گیا ہے... کسی کو نہیں مظلوم... صرف چند لوگ محروم کرتے ہیں...
اپنکو ہاروں بیٹھے یا آلتی تی بیٹھے... لیکن وہ کیا کر سکتے ہیں... میں ا
کر سکتے ہیں کسی آدمی کو ہاتا دیتے ہیں... لیکن ہم نے یہاں آخر یہ کہ
جب اپنکو ہاروں اور آلتی تی بیٹھے لوگ اور اس یہاں انسان بیٹھے تو
ہیں، یہ طرح ہا کام ہوتے دیکھیں گے تو یہ آجیدہ کوئی قدم اٹھا۔“

زخمیوں کی آواز

اسپلچر جدید اس کی آواز من کر سکرتے۔ بھروسے

"اس کا مطلب ہے... آپ ہماری باتوں کو بہت خوب سے سن رہے ہیں۔"

"ہاں ایک بات ہے... جن یہ آپ نے کیا کہا... کہ یہودی و راسخ میمکنون کے دُشمن ہیں... لیکن اس وقت وہ مسلمانوں سے دُشمنی کے پھر میں میمکنون کے ساتھ عمل کر کام کر رہے ہیں۔"

"ہاں! میں نے بھی کہا ہے... اس وقت وہ ضرور آپ کے ساتھ ہیں... آپ کے دوست ہیں... جن ان کا منصوبہ اصل میں ہے کہ پہلے مسلمانوں کو دنیا سے ختم کر دیا جائے... پھر میمکنون کو دیکھ لیں گے ہم۔"

"جس... یہ بات درست نہیں... ابھی آپ نے خود قرآن کی بات تھائی ہے... کہ یہودی اور میمکنی تھمارے دوست ہیں... یہ آپس میں دوست ہیں اور تھمارے دُشمن ہیں... کیا اس سے یہ بات نہیں کہ تھمارے دوست ہیں۔"

"یہ بات نہیں... آپ اپنی ہارخ کا مطابق کریں... معلوم

ہو جائے گا... پہلے آپ دو توئیں ایک دوسرے کی دُشمن ہیں... حکومت یہودی کرتے ہیں... اور آپ لوگوں پر ختم کرتے ہیں... میں جب مسلمانوں کے طبقے میں آئے تو انہوں نے مسلمانوں کو جدا اخلاقہ نیال کیا... پہلا انہوں نے سچا... میمکنون کو دوست نہ کر پہلے مسلمانوں پر ضرب لگاتے ہیں... میمکنون سے بھی بہت ٹھیک گے... قرآن یہ کہتا ہے... مسلمانوں کے مقابلوں میں یہ آپس میں دوست ہیں... قرآن نے یہ ٹھیک کیا کہ جب ان کے مقابلوں میں مسلمان ہیں ہوں گے، جب بھی یہ آپس میں دوست ہوں گے... ہاں یہ اور بات ہے کہ ایسا وقت قیامت تک نہ آئے..."

"یہ کیا بات ہوتی... ایسا وقت کیوں نہیں آئے گا ہملا۔"

چھپا گیا۔

"اس طرح تو ہماری یہ ﷺ کی قیمتی گوئیوں کے مطابق وہ وقت آتا ہے جب پوری دنیا مسلمان ہو جائے گی... اس وقت اسلام یہ باقی روہ جائے گا... دوسرے تمام نہ اب ختم ہو جائیں گے کہ اور یہ اس وقت ہو گا کہ جب حضرت میمکنی طیلِ اسلام دنیا میں آٹاں سے بازیل ہوں گے، دجال کو قتل کریں گے، میمکنیت کو ختم کریں گے... دجال یہ دفعوں میں سے ہو گا... پہلا اس طرح ہم کو سکھے ہیں کہ ہو سکتا ہے... وہ وقت آئے ہی نہ... جب دیا یہ ختم لوگوں کا قبضہ ہو جائے گا اور اسلام

"آدمی اس کی طرف جوئے... ان کے ہاتھوں میں اسٹرے تھے۔
وہ کاپ گئے... اپنے میں انکھز بھیجنے کہا:
"ظہروں میں... ظہروں میں... مجھے اس سے اس کا میرا مطلب
کرنے دو۔" "وہم آپ کو تادیں کے"

"لیا آپ پڑا جئے ہیں... ہم اس سے کوئی ہات نہ کر سکیں۔"
"ہات کرنے کے قابل ہے کب۔"
"پو فیسر صاحب۔" انکھز بھیجنے پلے۔
"ہاں جیشید۔" انہوں نے عجیب سے انہماں میں کہا۔
"اس ٹھیک نے اسلام کی محبت میں پیکام کیا ہے... ہمیں مگر
اس سے محبت ہونی جا ہے... اور اس محبت کا خاقانی ہے کہ ہم اس کی
جان پچانے کی کوشش کریں۔"
"تم دیکھ رہے ہو جیشید... ہم پر پاروں طرف سے راکھ لیں
تھیں۔"

"کوئی یا انکی... ہم سب شہید ہو ہائیں گے تا... آپ
اں کے لیے پکونے پکھوڑو کر گزریں۔"
"تم کہتے ہو تو کر گز جاؤں۔" پو فیسر سکرائے۔
"نہت بہت ٹکری پو فیسر صاحب... میں اسے ہاش میں
وہ کر اس سے باختیں کرنا پاہتا ہوں... اس لیے کہ یہ ذہنی ہم سے مطالب

زیر ہے ہیں... میں ان زنجیوں کی آوازیں رہا ہوں یہ فیسر صاحب۔"
"لیا کہا... زنجیوں کی آواز... " قاروہت نے یہ کھلا کر کہا۔
"اوہ ماہی احصیں کیا ہوا؟" ہمود نے سندھا۔
"م... میرا مطلب ہے... یہ تو کسی ڈول کا نام ہو سکتا
"لیا ہو گئی... یہے ابا جان... یہے یہ کمال کی ہات۔"
"کون کی ہات کمال کی ہات ہے... پہلے یہ تاد۔" انکھز
بین اس نئے شاخ میڈا میں نکھرا۔
"یہ کا آپ زنجیوں کی آوازیں سکتے ہیں۔"
"اوہ بان کیوں نہیں... یہ زخم ہم سے کہہ ہے ہیں... آن
م تے اس فربہ کے لیے پکوند کیا تو ہمیں پاہماں ہے کا۔"
"اچھا جیشید... تباہی مر منی۔"
"خود اتم لوگ پکونیں کرو گے... ورد یہ لوگ کو زنجیوں
ت پکنی کروں گے۔ آواز آتی۔
لیکن اس بھٹکے کے قائم ہونے سے پہلے پو فیسر داؤ دا جانا جو تا
اں پر زور سے مار پچے تھے... فوراً یہ ایک دھماکا ہوا... جس تے میں
ت ہم اس سالھا اور ہاں ہم جو سب لوگ اُن کی آن میں ہے ہوش
لے گئے... خود اُن کے ساتھی ہی ہے ہوش ہو گئے... اُن ہو ہے ہوش
لئے سئی گے... لیکن وہ ہاتھ تھے... بوئے والا آن پاہماں

کہیں موجود ہے... لبڑا وغیری طور پر حرکت میں آگئے... انہوں نے دروازہ الحمر سے بند کر لیا... کلرا کیاں کلی رہنے دیں... جلدی سے رانچل پکارلو۔

"یہ بھائیں آرہے ہیں... بلدی سے رانچل پکارلو۔"

"اوناں الحیک ہے۔"

انہوں نے رانچل وٹھوں کی طرف تا ان دی... پھر وغیرے تھے سے سب بھائیں میں آگئے... وٹھوں کی بھجوں میں بلدی سورت تھے۔

بلدی کی۔

"لودھ خدا اب تم اس فریب کو بہاک نہیں کر سکے گے۔"

"لیکن کیا قاتمکی... تم لوگ اس وقت شارجہ بھان میں ہوں..."

"تم لوگوں کی جس لمحک سے سب سے زیادہ دُخنی ہے... ان سب لوگوں

کے نام تھاں آدمی بیہاں اس وقت آئے ہوئے ہیں... وہ سب

نہ بھری موت کا انتحار کر کے لوگوں کو خدا اکتنے کے لیے آئے ہیں..."

لبڑا خاتمی انتقالات، بہت بخت کیے گئے ہیں اور تم لوگوں کے فراد کے

نام راستے بند کر دیے گئے ہیں۔"

"اپھا اب ہاتھ نہ کرو... یہ کام تھوڑا، قاروق اور فرزانی ہوڑو وہ۔ پر وغیرہ واد نے ہر اسانتہ بنا لیا۔"

"تو کیا ہوا؟" اسکلر جیشید فٹے۔

"کون سا کام۔" اسکلر جیشید نے ان کے انداز میں بے

کارکا۔

"ہاں امیں نے بھی کہا ہے... تو کیا ہوا... زیادہ سے زیادہ

نکی ہو گئی کہ ہم مارے جائیں گے... اسلام وٹھوں کے ہاتھوں

اے جائیں گے... سیدھے جنت میں جائیں گے، یہ سدا کچھ بدھا

کیس کا اڑھتھم ہو گیا... لیکن اس وقت تک پر وغیرہ صاحب تھا رانچوں کو قیچی میں لے پکھ تھے۔ اور ایک دائقہ ان سب کی طرف تھا نے ہوئے تھے۔

"بھرپور سے پہلے اسکلر جیشید بھائی میں آئے، صورت حال کو دیکھ کر سکرائے اور جو لے:

"ھر یہ پر وغیرہ صاحب۔"

"بے ہوش کرنے کا ھرچیز ادا کر رہو جیشید۔" ان کے

میں جرت تھی۔

"لیکن یہ بھی دیکھیں... اس بے ہوش نے کیا کام دیکھا

ہے۔"

"اپھا اب ہاتھ نہ کرو... یہ کام تھوڑا، قاروق اور فرزانی

ہوڑو وہ۔ پر وغیرہ واد نے ہر اسانتہ بنا لیا۔"

"کون سا کام۔" اسکلر جیشید نے ان کے انداز میں بے

نیاں کے ہال میں کہا۔

"ہاں ہمیں... تم پرے کا ان کا نئے گئے..."

"اس... سوری۔"

"اب بے چارے سوری کے دو گھوڑے کر دیے۔" پر وغیرہ

کیں... آن کے نامے میں کیا تم لوگوں نے قدامی ملبوں کے بارے فرم پڑا پہنچاں پھر سکے گے۔
”کیا تم لوگ اس وقت ہمارے مقابیتے میں ہے بیس لمحہ
میں بھی نہ۔“

”قدامی ملبوں...“ ان کے مت سے لفڑا۔

”کہاں... یہ بیانیں ہو گئے... یہ سے جو اسلام و مکہ کے“

قدامی ملبوں نے قصر قراہت میں جھٹا کر دیا ہے... یہ کیا ہیں... اللہ

حضور اپنی جان کا خدا را تو قتل کرنا پڑتا ہے... خود پہلے تم ہو ہے تھا۔

”یہ پر خضرد اور دادو کے پلٹکے سکتے ہیں تھے گے... ایک بار،

جن لوگوں میں وہ کو دیکھتا ہے... وہ اس کے ایک دو لئے بیدار ہوا... تم بارے... تم بارے...“ اس کے دو لئے بیدار ہوا... حرفی تحریج یہ تھے کہس باز ہر بار کسی اور اپنی کام میں

ہے جاتے ہیں... جزاً تھی ہوتے ہیں... بائیکی جاتے ہیں بیکن... اس

اپنے تم ہونے کا تو چور اسماں سامان ہوا ہے... ہے ہے بیانیں... بہر آپ کیا کریں گے۔“

بہر اگر توکل قدامی ملبوں میں اللہ کے حضور اپنی جانوں کے ذریعے

خوش کر سکتے ہیں تو یہیں کہا ہے... کیا تم بیکھڑاں دنیا میں رہیں گے...“ کارہق تے

تو خ آواز میں کہا۔

”اور وہ کیا؟“

”اور وہ ہے جعل...“ کارہق نے فوراً کہا۔

”کیا تم مرنے کے لیے تیار ہو۔“

”تم اللہ کے حضور یہ جسم قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔“

لیکن اس کا پیغام طلب ہرگز نہیں کیا ہم با تھی پر ہاتھ دھون کر بیٹھ جائیں تھے

لیکن... تم لوگوں کی ایسی تھی کہ کسے جان سے جائیں گے...“

اس بات کا بھی امکان ہے کہ خود وہ نفت سے اپنے ملک تھی جائیں گے...“

”کیا ایسا ہے کہیں... تم نہیں جانتے... اس حدتے کی تھی...“

”اوہ پاں... زندہ دکھ کر کیا کریں گے...“ بھی تم تو چاؤ...“

”مرج ہا کر بندی کی گئی ہے... ہر قدم پر تھیں لڑکے گے...“ کس کو ہب دوسرا آئیں گے... دیکھا جائے گا۔“

یہ کہ کہاںکو جھینے نہ تھی پر باداڑا اپنا شروع کر دیا۔... اگر نے تھلی یہی تھی۔۔۔
 ”ایک ملت... غیرہو۔“ وہ خوف زدہ اندھاہیں پلا سدا
 ”کھول... اب کیا ہوا۔۔۔ درودوں کی جان لینے کے شوق پختے ہی رچے ہیں۔۔۔ جانا کیا ہے۔۔۔“ قادری نے جلدی جلدی
 سوت کو ساخت دیکھ کر خوف زدہ کوئی ہو گئے۔۔۔ اب تم بھی ذرا بھروسہ کہا۔۔۔
 ”بھائی بھی تو کام کی بات کر لیا کرو۔“ محمود نے پر اسامنہ
 سے جان دی۔۔۔“

”اوہ اچھا۔۔۔“ قادری پوچھا۔۔۔
 ”کیا اچھا؟“ فرزاد نے اسے گھوڑا۔۔۔
 ”یہ کہ میں بھی بخار کام کی بات کر لیا کر دیں گا۔۔۔ اور تم کیا
 ہاجے ہا۔۔۔ قادری نے آکھیں کھائیں۔۔۔“

”تو چہ تم سے۔۔۔“
 ”اس سے کہیں بھر جو ہے کہ تم اپنے اللہ سے تو چہ کرو۔۔۔“
 ”کیا۔۔۔ یہ تم کیا کہ رہے ہو۔۔۔ گویا خود سوت کے منہ
 سکر لیا۔۔۔“

”اب تم سے کون مظہر اے۔۔۔“
 ”تم۔۔۔ اور یہاں کون ہے۔۔۔ اب یہ تارے دشمن تو مظر
 ہانے سے رہے۔۔۔“
 ”ددھوگی۔۔۔“ فرزاد بھٹاگی۔۔۔

”جس کا کام اسی کو سائے۔۔۔ حد کا کام ہے۔۔۔ قیدا بکر
 ”تمہاری مرخی۔۔۔ ہمیں مارنے کے بعد تم جان جاؤ گے۔۔۔ ابھی۔۔۔“

”تم جسیں ازدگی کے منہ میں۔۔۔“ وہ فتنے۔۔۔
 ”تم جسیں قیامت کے۔۔۔ صرف ہم تمہارے کام آئیں
 ہیں۔۔۔“
 ”ملد کہتے ہو۔۔۔ بیوہ و قصاری تمارے دوست نہیں ہو سکتے
 صرف اللہ تعالیٰ تمارے کام آئے کہتے ہیں۔۔۔“
 ”تمہاری مرخی۔۔۔ ہمیں مارنے کے بعد تم جان جاؤ گے۔۔۔“

"یہ کو مسلمان ہے نا تم ہیں... وہ شست گرد ہیں... یا ابھی

"بے کوئی تھک ان ہاتوں کی۔" "مخدود، مل کر جاؤ۔"

"اچھا ہیں ہاتوں کی تھک ہے... تم وہ شروع کر دو۔" "نہ توں کا خون بیہاتے ہیں، پورے درخواستے ہیں، ان میں رحم نام کی

"کوئی تھیں، غیر مسلموں کے قبیلے دشمن ہیں... جہاں کوئی غیر مسلم نظر

"تھا کوئی امداد اپنیں نہیں کر سکا۔" "جسید... یہ وقت یہ باہر کر رہے ہیں۔"

"لیکن اٹک! ہم بیہاں وقت آباد کرنے کے لیے تو انہیں کافی ہے ایسے ہیں۔"

"ٹالا گرد یہ بالکل نکلا ہے... آپ دیکھ سکتے ہیں۔" "انکھز

"آئے ہم پھر دیے بھی نہیں... میں تو ہذا کیا ہے۔" جسیئے تھے کہا۔

"ہاں اپنا کل دیکھ سکتے ہیں۔" "پو فیض صاحب سکرتے۔"

"اب ہم تو کوں کو بارہ میں کے بھی نہیں۔" "یہے جسید... ان لوگوں کو چاہنے سے مارنے کا کیا فائدہ

"آخر یہ انسان ہیں... اگر یہ ہمارے علاقے کوئی قدم نہ لختے کافی، کریں تو انہیں زندہ چھوڑ دینے میں کیا حرج ہے۔" "غائب رحمان نے

"تجویز ہیں کی۔"

"اگر بات ہے... جو بھی کی... لیکن میں ان لوگوں کے لئے..."

"کیا؟!" "اکھر جتنا تو ہو گا۔"

"وہ محنت زدہ رہ گئے، اسی وقت دروازے پر خوفناک ادا

"میں دیکھ ہوں۔"

☆☆☆

"بے کوئی تھک ان ہاتوں کی۔" "مخدود، مل کر جاؤ۔"

"اچھا ہیں ہاتوں کی تھک ہے... تم وہ شروع کر دو۔" "نہ توں کا خون بیہاتے ہیں، پورے درخواستے ہیں، ان میں رحم نام کی

"کوئی تھیں، غیر مسلموں کے قبیلے دشمن ہیں... جہاں کوئی غیر مسلم نظر

"تھا کوئی امداد اپنیں نہیں کر سکا۔" "جسید... یہ وقت یہ باہر کر رہے ہیں۔"

"لیکن اٹک! ہم بیہاں وقت آباد کرنے کے لیے تو انہیں کافی ہے ایسے ہیں۔"

"ٹالا گرد یہ بالکل نکلا ہے... آپ دیکھ سکتے ہیں۔" "انکھز

"آئے ہم پھر دیے بھی نہیں... میں تو ہذا کیا ہے۔" جسیئے تھے کہا۔

"ہاں اپنا کل دیکھ سکتے ہیں۔" "پو فیض صاحب سکرتے۔"

"اب ہم تو کوں کو بارہ میں کے بھی نہیں۔" "یہے جسید... ان لوگوں کو چاہنے سے مارنے کا کیا فائدہ

"آخر یہ انسان ہیں... اگر یہ ہمارے علاقے کوئی قدم نہ لختے کافی، کریں تو انہیں زندہ چھوڑ دینے میں کیا حرج ہے۔" "غائب رحمان نے

"تجویز ہیں کی۔"

"اگر بات ہے... جو بھی کی... لیکن میں ان لوگوں کے لئے..."

"کیا؟!" "اکھر جتنا تو ہو گا۔"

"وہ محنت زدہ رہ گئے، اسی وقت دروازے پر خوفناک ادا

"میں دیکھ ہوں۔"

"کیا تباہی کیا تباہی... ایک کتبے کچھ دیکھ دیں۔"

"میں تباہی کیا تباہی... آپ لوگ بہت انتہے ہیں۔"

"کیا تباہی کیا تباہی... ایک کتبے کچھ دیکھ دیں۔"

"ہاں ہاں! اکھر، کیا تباہی کیا تباہی۔"

رُجُل بِر سُقْلَه

”... ان لوگوں کو بچانے کا مسئلہ ہے۔“
 ”یعنی انہیں یہ معلوم تھیں کہ یہ لوگ ہل پکے ہیں، لہذا
 اسیں ہمارے ہاتھوں میں دالی پائیں... یہ تھا، اسی کے کہ ان لوگوں
 نے تمہارے ٹھاکر بیٹھا۔“

”یاں ہم شدید ای لوگ، رہے گا۔“
 ”اچھی بات ہے... یہ تو گئی کی۔“
 ”وہ لوگ آگئے۔“ ان میں سے ایک نے خوف زدہ انہوں
 کے برے بکھر کے تھے... یہ چونکہ اتنے... گویا وہ جو لوگوں کا کھاتے سے بال
 ”لوگون لوگ۔“ اپنکے ہمیشہ ہے۔
 ”جن کو آنا تھا، اس لیے کہ ان کا خیال ہے، آپ سب لوگ
 ہی، ہی طرح چاہیں ہیں۔“

”تھی کیا فرمایا آپ نے... ٹھری ی فرزاد... اول قمر ۱۴۳۰م
 ”تو ہم ان پر ظاہر ہی کریں گے... آپ دو داڑہ کھوں
 ٹھری ی فرزاد کیس ہے، دوسرا تھا کہ یہ کون سامنے قع ہے ٹھری ی فرزاد
 دیں۔“

”یعنی، راٹھل اس وقت ان کے ہاتھ میں ہے۔“
 ”تو کیا ہوا... آپ پکار لیں... آپ کے ساتھی بھی پہلے کی
 طرف ایک ایک راٹھل خالیں۔“
 ”کیوں... آپ کیا ہو گیا... کیا کوئی اور بات سامنے آئی
 ہے...“ تھان رہمان نے چونکہ کہا۔
 ”یہ... آپ کیا کرو رہے ہیں... کیا ہم ان پر اتنا بھروسہ
 کر سکتے ہیں۔“ فرزاد نے ٹھراگی۔
 ”اہ! ابھی میں نے قصہ تھوڑی کیا تو ان لوگوں کے پیروں
 کو بھی، عاسی کی بحکم میں نے ساف رکھی... اس کا مطلب ہے، تو
 ”کرتھیں سکتے، یعنی اس وقت کی صورت حال بھی روی۔“

اگر میں جو کام دینے کے پچھر میں تھے... اب ان پر کڑی نظر رکھنا
اور محدود، قارونی تم ایک رانچی سنبھل کر دروازے کے دائیں
ہے۔ انہوں نے اپنے کپڑوں میں سے پھر لے چھلنے سائز کی
رٹھلیں نکال لیں... ساتھی اس کی آواز کوئی
شہزادہ پور پڑھی رہے گا... تم یہ جگہ بھی پھوڑو گے... یہ بات تم
نہیں میں بھائی۔“ وہ جلدی جلدی کچھ پڑھ لے گے۔
”میں ہاں اپنے کل بخواہی... بخواہی کیا ہے... جسٹے گئی۔“ قارونی
بمشید اپنے چہروں لاکھوں سے کھو... وہ اور آپس میں۔“
”پہلے ہم رانچوں کا چاہزادہ تو لے لیں۔“ محدود نے یہ اسامن
فوراً نے کہا۔

باقی سکراہ یہ، اسی وقت دروازے پر ڈاڑھارہ دھکہ ہوتی
اس پارڑے دروازہ اداز میں ہوتی... انہوں نے محدود کو اس شہزادے کی دروازہ
کھوئے ہوئے جا گئے... قارونی پہلے یہ دروازے لگھا
تھا... ایسے میں انہیں کمرے میں موجود، انہوں کے چہروں پر طنز
سکراہیں نکلا آئیں...
”جس تو ہے بھی... بہت طنزی اداز میں سکراہ ہے ہو۔“

”تمہاری ساری کی ساری احتیاطات و حریق کی خاری، دھماکے
کی... تم پکوئیں کر سکوئے۔“ ان میں سے ایک نے کہا۔
”تمہاری دہ سے بھی پکوئیں کر سکھ لے گے۔“ انہوں نے
سکراہ کر کر پھال۔

”میں! ہماری دہ سے بھی تم پکوئیں کر سکھوئے... اور تم
تمہاری دہ کریں گے بھی کیوں... یہ رانچیں ہاٹل مصنوعی ہیں...
لو۔“

”میرور! کیوں نہیں۔“
انہوں نے ان کی طرف رُخ کر کے ڈر کر دیے... جیکن پکھ
بھی نہ ہوا... انہوں نے رانچوں کو خوار سے دیکھا... دیکھنے میں وہ
ہاٹل مصنوعی نہیں جیسی...
”کہیں ان سے ڈر کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہ ہو۔“

فرزاد نے خیال والا یہ۔
”اوہاں۔“ خان رحمان کے ہندستے لگا۔
ایک پارہ بھر ان کے چہروں پر جنت نظر آئی... اور صہی...
انکو جسید کوچھ گے...
”رانچیں نعلیٰ نہیں ہیں... خان رحمان... تم ان کا چاہزادہ
لو۔“

"خیر واد... تم ان را تکون کوئی چلا سکتے... لیکن ہمارے گھون کے دو خواص آہی ہو جو دیجیں۔"

"یا اجلاس ہے کس سلطنت میں۔"

"بھی تم لوگوں کے سلطنت میں اور کس سلطنت میں... دراصل

الحادواد... درود دروازہ نگلے سے پہلے پہلے ہم تمہاری لاٹیں پچاڑی کے... ڈاک ہاہر سے آئے والے تمہاری لاٹیں پر سے گزر کر اندر بکھری دنیا کے اسلامی طکون پر ہم لوگوں کا قبضہ ہو جائے... وہ بھی اس آئیں۔" راکے نے ٹھریانہ دنیا میں کہا۔

اب ہو چکا ہو گے... اپنے جمیں نے با تحدادی الحادواد پر

باتی لوگوں نے بھی ان کی وجہ دی کی۔

پھر دروازہ کھول دیا گیا... تو آدمی اندر داشل ہوئے... ان

کے لباس ایک ایک تھے... ٹھل و صورت بھی مختلف تھی... وہ ایک

ان کے طکون پر قبضہ ہوا ہو... ہے ہمارے کی بات۔"

"لیکن ایسا کس طرح ملکن ہے۔" اپنے جمیں نے حیرت

"یہ آپ لوگ اتنے دیگر برے گئے گھون ہیں۔" کا در حق میں ظاہر کی۔

"کیا تم قبضہ ناواری سے ہو کر مجھیں آرے ہے ہو۔"

"ہاں اباکل۔"

"تو یاہاں کے ہام لوگوں کو اندازہ ہے کہ ان کے قبیلے پر

ان کی محکومت کا مجھیں... کسی اور ملک کا قبضہ ہے... بھی شارہ ڈھان

کا۔"

"مجھیں... انھیں اندازہ مجھیں... لیکن... کچھ لوگوں کو یہ

حساں ہے ضرور۔"

"تم اپنے احمد بارون اور آئی می عارفہ میاں کی بات کر

"تو یہ لوگ کچھ مجھیں کر سکتے۔" ان میں سے ایک چنان۔

"رالٹکس شروع رانیوں نے تم سے ماضی کرنی تھیں، لیکن ان

کو چاندیں سکھاندا ہیں ہو کر رہ گے۔" راکے کے ساتھی نے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا... آپ لوگ اتنے دیگر برے گئے کھون

ہیں۔"

"تم اس اجلاس میں اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کر رہے

ہیں، ہر ایک نے اپنے اپنے ملک کا لباس پہنا ہوا ہے، گو یا اس یکدی

رہتے ہوئے۔"

"ہاں بالکل۔"

"جیں! یہ چند افراد کی کر سکتے ہیں... ہمارے اس کے لئے اس کے لئے بالکل بالکل بائیکیں گے۔" "مگر ہم پہنچ کے قبیل پرانی حکومت کا بھیں... کسی اور طاقت کا بقیہ ہم پہنچ کے قبیل پرانی حکومت کا بھیں۔" "اس کا درود دے، تکم کوئی امکان نہیں۔"

"جب پھر تادیشے میں کیا ہرجان ہے۔"

"جیں اپنے ہمید اور اس کی پارٹی نے آ کر کیا کر لیا... سوال ہے۔"

"ہمیں ہمارے بڑوں کی اولین پدامت بھی ہے کہ جس پر راز کی کوئی صورت نہیں بتایا چاہے گا۔"

"خیر کوئی بات نہیں، ہم معلوم کر لیں گے۔"

"تم معلوم کرو گے... اور یہ بھی... تمہارا کھلتوں میں ہے... اس شہر کو اس وقت تو نجیخانوں کی خنزیر کو فتح کرنے کا کھل کر رہی ہے... چنان۔"

"کیسے؟"

"تم اس ہال میں کچھ بھی نہیں کر سکو گے... جب کہ ہم جسیں میں لٹک کرے ہال سے نکھل کرے۔"

"اب اس میں کیا لفک ہے... ہاں گورنر ہمارا ہے... چھے کا بڑا افسر ہمارا ہے... ہمارے چند ایک کے... جیں! ہم جلدی انہیں اور سے ادھر کر دیں گے اور ہاں بھی اپنے آدمی پہنچا دیں گے۔"

"تواب ہزاری اس قبیلے میں اسلام پھیلانے کے پھر میں تھا۔"

"آڑاپ لوگوں نے یہ کیے کر لیا۔"

"بس ایسی ۹۰ سال ہے... جس کا جواب ہم تک دیں

ہرے نے ملی کھونکی کوٹھ شروع کر دی... ایسے میں قارروں
نے تو کہا:
”مغلل ہے۔۔۔“

卷之三

کی ملک سے۔ مگر زور لگانے والا کچھ کرو جائے۔

مشکلہ مذکوری سکھلکر

"خراں کو تکوئی بات نہیں۔" تو میں سے ایک نے بھی
کہا میں بس کر کیا۔

"کیا مطلب جاپ! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، ۱۰ بیسے آپ کا
عقل کس سک سے ہے۔"

”اکابر ج سے... میرا جامِ مشترکوں ہے... میں ان سب کا
تخاریق ہوں۔“

”نہیں ہو سکا۔“ قارون مسکرا گیا۔

کہیں ہو سکے۔

"یہ کہ آپ ان کے اپاراج ہوں... جیساں بیکال کا نام جدہ
گھن سے مکھا۔" قواریق بڑا۔

کاملاً ۹۰٪ ایک نوکر کا

۱۳۷۲ء۔ ملک کاظم

۱۰۷

پاں! اس میں تلک بگیں۔

卷之三

جب کہ تم تجرباتی طور پر چیز پر بقدام رہے تو... لبڑا اسے رکھ سے بہنا نا ضروری ہو گیا... لیکن توک چوک کا اس کے بہت دیوار اسے تھا اس نے پان سے خیس مارا... البتا اسے پاگل کر دیا... اب توہاں پر بے ہمار سا پاگل ہے اور اسی... ہم جب ٹھاکرے ہیں ۱۰۰۰ اوس کی باقاعدگی کرنے لگا ہے... اور ہب پا جائے پھر... پاگل ہوا جاتا ہے۔“
”دیکھیں جس نے فون کیا تھا... کیا تم توک اس کا دوں جوہر لے لے گئے، کر سکے۔“

"لکھیں... وہ تواب کا نام آدمی تھا... اسلام کا شیدائی۔
وہ بھی تواب کے ساتھ مل کر قبیلے میں صرف اسلام دیکھنے کا خواہیں رہ
تھا... لیکن ہم نے ان کی توابیں کامگاری مکونٹ دیا۔"

"اور دیکھو... بمری ملکی میں کیا ہے۔" ایسے میں سمجھ جو شد نے باحلا آکے کر دیا... ان کی بھلی پر کوئی جیب و فربہ چیز نہ آئی... ساتھی انہوں نے مٹی بند کر لی...
.....

"... کیا تھا۔" وہ حیران ہو گر گئے۔

"اک لگا جو حصہ راستہ ہے گی۔"

"اوکے... اس کی مٹھی سے اس جگہ کو کمال براہ راست کر دیں۔"

"اوکے۔" کرے میں پہنچ سے موجود اکارتوں نے کہا، "ان میں سے دو ان کی طرف ہے، ایک نے ان کا بازو بکالا۔

کہوں کا کہتا ہے کہ مسلمانوں کو بند کی جو دنیا کے بوگون کی تاریخ کے
تھے کافی نہیں آتا... یعنی سوائے ان کے پین کی اور کوئی آگ...
لہیں اس دنے کے ہادیجہ کیں اُنہوں نے حکم عطا فرمائی ہے اور ہم کسی
اچھا چھا... آپ ٹھائے کم پڑھیں۔" قادری نے کہیں کی حد تاریخ کے متعلق کافی جانتے ہیں... اصل میں یہاں اس
جانے والے اخاذ میں کہا۔

"اس کا دماغ تو طراب نہیں ہے... میں اپنا ہام تاریخ پر یہ نکس ہے کہ اٹھا جد کوئی آدمی یہ سریں اور میرے
بچائے کم از بیاد پہنچنے کی بات کر رہا ہے۔" شایعہ کم نہ کہا۔
"جاؤ آپ کو اسیہا ہر کھنچی کیا ضرورت تھی۔" گود نے فرود کر رکھے ہیں... ہال میں سمجھا اچھا رہ جیں۔"

"جھرت ہے، کمال ہے۔" مسٹر شایعہ کم نے کہا۔

"تیری بات ہے... کسی کے ہام کا نہ اتنی نہیں اڑانا چاہیے۔"
"اُرے وہ نہیں... نہیں محلی اب تک۔" مسٹر گون نے

"شایعہ۔" وہ بولا۔
"کیا کہتا ہے۔" قادری نے جھرت خاہیر کی۔
"شایعہ... شایعہ کم۔"

"اچھا چھا... آپ ٹھائے کم پڑھیں۔" قادری نے کہیں کی حد تاریخ کے متعلق کافی جانتے ہیں... اصل میں یہاں اس
جانے والے اخاذ میں کہا۔

"اس کا دماغ تو طراب نہیں ہے... میں اپنا ہام تاریخ پر یہ نکس ہے کہ اٹھا جد کوئی آدمی یہ سریں اور میرے
بچائے کم از بیاد پہنچنے کی بات کر رہا ہے۔" شایعہ کم نہ کہا۔
"جاؤ آپ کو اسیہا ہر کھنچی کیا ضرورت تھی۔" گود نے فرود کر رکھے ہیں... ہال میں سمجھا اچھا رہ جیں۔"

ہلا۔

"اپکر جو شیدے نے اپنی کھواری
کی اچھا ااب نہیں اڑا کیں گے... ہاں تو مسٹر گون... میں
یہ کہہ رہا تھا کہ جس کوہ پہ میں یہاں کا تاریخ دہو جو دہو وہاں اٹھا جد
کر سکتے... ایسے میں فردا شدنے سردا آہ بھری اور یہی:
خدا جد وہ اپنارن نہیں ہو سکا، لیکن یہ ہو سکا ہے کہ آپ خاہیر میں اپنے
ہوں اور اصل میں اپنارن یہ ہوں۔"

"اوہ اوہ،" ان کے سر سے لٹکا... پھر وہ پر جھرت دوڑی۔
"اس کا مطلب ہے... سو حقیقت ہے۔"

"یعنی تم نے یاد کر دے کس طرح کا کیا۔"
"در اصل ہم ہر دن کا مطابق کرتے رہتے ہیں... دیے

"غفردار اخوان رحمان۔" اپکر جو شیدے نے فردا کہا۔

"سی مطلب جو شید۔"

"فرزاد کو اس وقت جو مخفی یاد آرہی ہے... وہ بہت سمجھی تھی، اس کی شان میں ایک لٹکنگی لڑکا نہ کہ جاتا۔ ابھی سن بات کچھ میں آئے گی... وہ پیسے فرزاد کو اس وقت سمجھی خوب... وہ... مخفی پر مخفی۔" انہوں نے تعریف کی۔

"م... میں بھائیں۔" تنان رخان بھرا گئے۔

"فرزاد سمجھائے گی... میں ذرا ان لوگوں کو سمجھا رہا ہوں۔" بھری مخفی کھلائے کی کوشش کر رہے ہیں... انشا! انہیں بھجھ طاقتیں دار کی سب سے بکلی جگ حی بونکے میں کافروں سے لا لی گئی تھی... آئیں۔ انہوں نے جلدی کہا۔

"تمہاری مخفی بس چاہی ہے جیشی... ہاں فرزاد میں اب 31 سماں تھا کافروں کے پاس ہر جنم کا بھی ساز و سامان تھا مگن ہو گیا ہوں اس مخفی کے بارے میں جانتے کے لیے۔"

"ضرورا تکل کوؤں۔"

"یہ ضرورا تکل پا تکل تکورا تکل جیسا لگتا ہے۔"

"سد ہو گئی... تمہیں دھرم اور حکم کی کوئی بات ضرور ان کی میں درہم برہم ہو گئی... اس کے بعد مسلمانوں نے زور کرنا ہوتی ہے۔" محمد نے اس کھوڑا۔

آن نے ہوتہ بند کر لیے... اس طرح اس کا منصب اپنے مسلمانوں کو شاندار حجہ ماحصل ہوئی... اللہ تعالیٰ نے اس مخفی کا ذکر لکھا... محمد کو کہی آگئی... آن میں کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اے نبی وہ جو مخفی آپ نے کافروں پر جھوکی تھی، وہ آپ نے لگ لی، ہم نے جھوکی تھی۔" فرزاد یہاں تک کہ کر ناموش ہو گئی... "تمہارا منصب کی کر۔"

"کیا یہ دھرم اور حکم کی بات نہیں؟" اس نے فوراً کہا۔

"اوہ... پاں... معاف کر جائیں۔"

"چاؤ کر دیا معاف۔"

"لیکن اس کے لئے لکھ جانتے کی کیا ضرورت ہے۔"

"اچھا جماعتی معاف کر دو، اور بات سنتے دو... پاں فرزاد۔"

"میں آپ لوگوں کو خود بد مرکی یاد دلانا چاہتی ہوں... ہے"

بھری مخفی کھلائے کی کوشش کر رہے ہیں... انشا! انہیں بھجھ طاقتیں دار کی تکلیف ایک پڑا اور افراد پر مخلص قابض کر جی کے ساتھ صرف آئیں۔ انہوں نے جلدی کہا۔

"تمہاری مخفی بس چاہی ہے جیشی... ہاں فرزاد میں اب 31 سماں تھا کافروں کے پاس ہر جنم کا بھی ساز و سامان تھا مگن ہو گیا ہوں اس مخفی کے بارے میں جانتے کے لیے۔"

"ضرورا تکل کوؤں۔"

"یہ ضرورا تکل پا تکل تکورا تکل جیسا لگتا ہے۔"

"سد ہو گئی... تمہیں دھرم اور حکم کی کوئی بات ضرور ان کی میں درہم برہم ہو گئی... اس کے بعد مسلمانوں نے زور کرنا ہوتی ہے۔" محمد نے اس کھوڑا۔

آن نے ہوتہ بند کر لیے... اس طرح اس کا منصب اپنے مسلمانوں کو شاندار حجہ ماحصل ہوئی... اللہ تعالیٰ نے اس مخفی کا ذکر لکھا... محمد کو کہی آگئی... آن میں کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اے نبی وہ جو مخفی آپ نے کافروں پر جھوکی تھی، وہ آپ نے لگ لی، ہم نے جھوکی تھی۔" فرزاد یہاں تک کہ کر ناموش ہو گئی... "تمہارا منصب کی کر۔"

"کیا یہ دھرم اور حکم کی بات نہیں؟" اس نے فوراً کہا۔

میں آپ نے نہیں، ہم نے بھی کی۔"

نے آپ۔

ان دونوں نے فوراً ان کے ہاتھ اور بازوں کو چھوڑ دیا... انہیں
یون کی بیچے انہوں نے سکون کا سائنس لیا ہوا... درست وہ ایک بڑی
حفل میں گرفتار ہو چکے تھے... پورے جسم کا ذر صرف کرنے کے بعد
بھی وہ مخفی کوئی نہیں کھول پائے تھے۔

اب مسٹر کون اور شائے کم اٹے... شائے کم نے کہا:
"آپ بازو کو کھلائیں، مخفی میں کھوؤں گا اور پھر سیکھ سے
زیادہ نہیں لگھیں گے۔"

"اوہ کم شائے کم۔"

اور پھر وہ ان کے نزدیک آتے ٹپے گئے... جو نی قریب
ہے، ان دونوں کی گرد نہیں ان کے بازوؤں میں آگئیں اور بازوؤں
کی کرفت لہر پر ٹھرت ہوتی چلی گئی...
کرہ میں موجود سب لوگ چلا اٹے:

"اسے ارے ای کیا؟"

☆☆☆

"اٹھ تعالیٰ شرک کرنے والوں کو چھاپا جئے ہیں، جو کچھوں
ہوں، میں کرتا ہوں، انتیار ہمارا ہے... ہمارے یہ علم سے وہ لکر رہ
کافروں کی آنکھوں اور پیروں پر ہا کر لگیں... میں تھاہتا توہہ، لکر یہ
ان کافروں کو کچھ بھی تھسان د پہنچا سکتیں... آج کچھ لوگ کچھ غیر
آتے ہیں... جیسا ٹھارکل ہیں، بھی اٹھ تعالیٰ نے انہیں ہر طرح
انتیار دے دیا ہے... لیکن یہ واقع ان کے اس باطل تقدیمے کی ای
رمایا ہے... یہ ہے عکس... یہ کہنے کی... وہ مخفی آپ نے نہیں، ہم
بھی کہیں۔"

"یہ آپ لوگ کن باقتوں میں الٹھے گئے... کیا یہ وقت ان
ہاتھوں کا ہے۔" مسٹر کون نے بدل کر کہا۔

"وہ دراصل آپ تو اس مخفی میں الٹھے ہوئے ہیں ہے...
نے سوچا، ہم اس مخفی کی بات کر لیں۔" تفریزانہ سکرانی۔

"اور ہم کچھ دے جیں، مخفی اب تک نہیں مکمل۔" "محروم ہے۔
یہ ملکے لیکی... ضرور ملکے گی۔" مسٹر شائے کم نے کہا۔

"کیسے ملکے گی... آہ تو فکر نہیں آ رہے۔"
"اہ بھی آہ اڑنے لگیں گے کے... غور کرو۔"

"وہ مختصر ہمہ دیکھنے والا ہو گا۔" خان رحمان خوش ہو کے
تم دونوں بہت جاؤ... تم سے یہ نہیں ملکے گی۔" شائے کم

دہی بڑوں کی تاریخ

"....."

"مدد ہو گئی... آپ نے تو دہی بڑوں کی تاریخ دیکھا دی۔...
ب کر ہم اس وقت تازگ صورت مال ہے وہ چار ہیں۔" عان
ر ان نے جملہ کر کہا۔

"ہم نے نہیں... یہ لوگ! ٹین میں اب اپنی بھوک کا کیا
کروں... جو دہی بڑوں نے پکا دی ہے۔"

"مدد ہو گئی... یہ کوئی سمجھ کے اس بات کی۔"
"نہیں... یہ تو نہیں... لیکن اب کیا کیا جائے... مجہودی
بے۔"

"آخر یہ سب کیا ہے... آپ نے ان دہوں حضرات کی
لہنسیں کیوں دیوں گیں۔" کمرے میں موجودہ باقی میں سے ایک نے
لہلہ۔

"اب میں اور کیا دیوں پڑتا،... یہ آپ بتا دیں۔" انہوں نے
بند پارگی کے عالم میں کہا۔

"ہم کیجئے ہیں... انہیں پھر دیں... ورنہ ہم آپ پر فائز
کوں نہیں گے۔"

"وہ تو آپ کو دیے گئی کھونا ہے... آخر یہاں ہمیں مارتے
کے لئے لائے ہیں... کوئی یار کرنے کے لئے لائے ہیں۔" قاروں
تے من، ہایا۔

اپنے پلک جیشید اور ان کے ساتھیوں کے بڑوں پر مکرا اٹھیں دوڑ
کیں... یہاں اپنے پلک جیشید نے پر سکون آواز میں کہا:
"آپنے ۱۲ بڑوں سے پہنچیں، یہ کیا۔"

"یہ آپ نے دہی بڑوں کہا ہے... یہ بالکل دہی دوڑے
لکاہے... یعنی آپ نے کیا، دہی دوڑوں سے پہنچیں، یہ کیا؟"
قاروں نے فوراً کہا۔

"بائے کام کیا یا دوڑا دیا۔" پر دھرم رادوں کھرا کے۔
"آپ... آپ کو کیا ہوا۔" فرزانہ کھرا کی۔
"نہیں دہی بڑے ہو گیا ہے... اب یہاں دہی بڑے کہاں
سے آئیں گے۔"

"اولاد آپ کا طلب ہے... دہی بھٹے۔"
"بھی دہی بھٹے تو ان کا آنکھ کل کا ہم ہے... ان کا اصل ہم
ہے... دہی بڑے... اور جب ان کو دہی بڑے کہا جانا تھا، تو میں ان
کا بہت شوق تھا، اس لئے کہ دہی بڑے دہی بھلوں سے زیادہ حرے

"ماں لیک کیا، انہوں نے میں ایک کام خر آپ کو کہا
کہا۔" اپنے جیسے شاخ آواز میں کہا۔

"اوہ وہ کیا؟" "یہ کہ اپنے پتوں اور رانکھیں بھرے ساتھیوں کو دے

"یہ... یہ کیسے ہو سکا ہے۔" ان میں سے ایک نے کہا۔
"یا اپنے ہو سکا ہے۔"

"یہ کہ کر انہوں نے معمولی سادہ ڈٹائے کی گردان پر ڈھا
کرے ہے۔"

"نہ بھی... دے دو... دے دو... جو یہ کہتے ہیں... وہ
کرو۔"

"اوکے... سر... میں ہر ہائی ہاؤ کو جواب آپ دیں
گے۔" دوسرا نے کہا۔

"ہاں! تم جواب دے لیں گے... اس وقت انچارج میں
ہوں اور نا اپ سڑکوں میں، آپ لوگوں کو ٹھاری چالیات پر ٹھل کرنا
ہے۔"

"جسے لیک ہے۔"
"بھی ہر جو یہ کہتے ہیں... وہ کریں۔"
"بہت اچھا۔"

انہوں نے قاروئی کو محور کر دیکھا۔

"بھم... ٹھاری... گردیں۔" سڑکوں نے میں میں کہا۔

"گردن کی پڑی نہ لے کو ہے۔" شانے کم ہوا۔

"آپ ان کو چھوڑ رہے ہیں یا نہیں۔" آپ ان پر ٹھل کر دیں۔"

"نہیں... میں اور کرنے سے پہلے سڑکوں اور شاۓ
سے پچھلیں کہا تو کہا ہے یا نہیں۔" اپنے جیسے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی ہے... انہیں کیا اعزازیں ہو سکا ہے
کرنے پر۔"

"یا ان لوگوں کی فوجیں کا مسئلہ ہے۔"

"اوہ کیا مطلب۔"

"اگر ہر سے جسم کو ڈرای بھی جرکت ہوئی تو ان دونوں کی
گردان کی پڑی ساتھ ہوئے کی، جو بات پہلے ان سے پچھلیں... وہ
ٹھل کریں۔"

"کوئی سڑک شاۓ کم اور سڑکوں... کیا بھی بات ہے۔"

"سو تھدیں... آپ لوگ پر گڑھ کر دکریں۔"

"جب ہمار... ہم ان کے علاقوں کا کرکسیں کرے۔"

"فی الحال پچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔"

"ہمارے ملک کی عدالتوں میں کوئی نہیں۔" شایعہ کم نے
خروج کر لے۔

"وہ لوگ ہمارا آپ کو سزا کیتے دے سکتے ہیں... انہوں نے
تھی تو آپ کو کوئی کام پر مقرر کیا ہے۔"

"آپ کی مریضی... تھا آپ کے ملک کی عدالت؟ میں مرا
دے سکتی، نہ ہمارے ملک کی۔"

"یہ کیا بات ہوئی... کیا آپ لوگ ہمارے ملک کی عدالتوں
پر بھی اڑنا نہ ہوا جائیں گے۔" اسکلار جمیش نے حیرت زدہ انداز میں
کہا۔

"ہاں اکیوں نہیں... اگر ہم پورا ایک قبضہ اپنانا کئے ہیں تو
کیا آپ کے ملک کی عدالتوں کو قابو میں نہیں رکھ سکتے۔"

"نہیں کیسے... یہ کیسے ملک ہے۔" ان کے لفہ میں حیرت
حی۔

"آپ اس بات کو تمہارے لیں۔"

"کوئی بات نہیں، میں یہ بات خود معلوم کرلوں گا۔"

"چنان کہاں بے بھالی۔" نماز رحمان نے بھگ آ کر کہا۔

"اوہ ماں! یہ تم بھول دی گے... مسٹر شایعہ اور گون ہم
قبضہ ناماری چاہا پڑا چے ہیں۔"

"کیا واقعی؟" دنوں خوش ہو گئے۔

کرتے میں موجود قائم راستکیں اور پہنچوں ان کو دے دیے
گے... اب وہ ان دنوں کو سامنے لے یہ باہر لے... باقی لوگ ان کے
بعد کمرے سے لے لے..."

"بیوی موجود دو لوگوں کو کیا یہ بیانات دی جائیں کہ کوئی ہم پر عذار
نہ کرے... ورنہ تمہارے بیان پہلے یہ صوت کے منہ میں ہیں۔"

"اعلان کر دیا جائے۔" شایعہ نے گھبرا کر کہا۔
اور انہوں نے بے برقے منہ طاقتے ہوئے یہ اعلان کیا...
اب وہ یا برکھڑا ایک بڑی گاڑی میں ہوا رہ گئے۔

ڈرامیوں میں اسکلار جمیش کے اشارے پر خان رحمان نے
سنبال لی، کیونکہ اسکلار جمیش نے تو اسی حکم پر کوئی کھا لقا۔

"یہ گاڑی ریموٹ کنٹرول تھیں ہے۔" اسکلار جمیش نے
پا چھالا۔

"نہیں۔" گون بولا۔

"اگر یہ دیوٹ کنٹرول ہوئی اور ناماری مریضی کے مطابق نہ
ہیں؛ جب آپ یہ بات چاہن لیں... آپ کہ گے۔"

"نہ تم دیے گئے گے۔" شایعہ نے منہ طاقتے کر کر کہا۔

"نہیں... ہم جا چہ خون نہیں بھاگتے... اگر آپ کا قصور کم
کلاہ سرف بھلی ہی سراستے گی، میان قاچا بائے گی... آپ کا جرم زیادہ
ہوا تو ہم آپ کو اپنی عدالت میں پیش کریں گے۔"

"اپ نے آپ لوگوں کی بہایات پر عمل کرے... آپ کے قریب ملائم،
میں گرون پر دباؤ کم کر دوں وہ بھی میراثی کر کے... میں قدم
و گوں کی گرونوں کی بُنیاں تو ذکر خوشی گھومن کروں گا۔" اپنے جو شہد کی
آواز سر در ترین ہوتی چلی گئی۔

"خن بھیں... بھیں۔" وہ کا اپ گئے۔

اور پھر وہ قصبه ہماری کی طرف روانہ ہو گئے... اس کا ذری
کردیجہ کر دوسرے ہی چٹپس والے یا فونی سیدھے کڑے ہو جاتے
تھے اور سلام کرنے کے لئے ان کے ہاتھ مخفی انداز میں اندر جاتے
تھے... دیے بھی ان لوگوں کی طرف سے گاڑی کو روکتے کی کوئی کوشش
برے سے کی نہیں گئی تھی۔

اس طرح وہ قصبه ہماری میں داخل ہو گئے... وہ سوچ بھی
نہیں سمجھتے کہ اس طرح آسانی سے ہماری بھائیں جائیں گے۔

اب اپنے جو شہد نے گھوڑے سے کہا:

"وزیری گھری کا دوسرا ہٹن دیا۔"

گھوڑے ہٹن دیا... اپنے جو شہد گھری کی طرف مل کر کے

بہت کچھ کو سمجھ گے اور تم مکھوچھیں کر سمجھ گے۔"
ہاں ایجاد ہاتھ ہے۔"
"راہ جان کون جائے گا۔"

"رائجہ تارے کی ضرورت نہیں، یہ ریک سیدھی قصبہ ہے۔
مکھ ہائے گی... یہ ہماری سرکاری گاڑی ہے۔ اسے روکنے کی کوئی
کوشش بھی نہیں کرے گا۔"
"امیں بات ہے... کیا قبیلے کی چٹپس بھی روکنے کی کوشش
نہیں کرے گی۔"

"وہ قلعہ سلطنت مارے گی گاڑی کو۔" شایعہ پڑتا۔
"اوہ آپ تھیں رہے ہیں، لگتا ہے... گرون پر دباؤ کم ہے
پہ۔" یہ کہتے ہوئے انہوں نے دباؤ ڈراسا اور ڈلاحدادیا...
"خن بھیں... اس طرح ہم تکلیف میں ہیں... میراثی فرما
دباو دھیں کر لیں... کیا آپ اکا بھی نہیں کر سکتے۔"

"آپ کیا کام کرتے ہیں، یہ سوچیں... حرام اسلامی حکومت
غیر محسوس طور پر بند کرنا ہاتھے ہیں، بیٹھنے لوگوں کو پہا بھی نہ پہے۔" اے:
"چار ہو۔"
"سی سر۔"
"کس حد تک۔"

"انھیں ایک طرف اُال دو۔" اسکلار جیہے نے کہا۔

گھوڑہ قارہ وقی اور فرزان ان پر بھیت چڑھے اور پنڈیکنڈ میں
سی رہا تا دیا... پھر بھیت کر کی کرنے میں اُال دیا... آئے پائے۔"

"اب ان کی طرف سے تو ہو گئے ہیں گھر... مسز گون میں

اُد کے سر... ایسا ہی ہو گا۔"

"میں ہن آن رکوں گا... ساتھ ساتھ کان لگائے رکھو۔"

"اوکس سر... میں بھی کیا۔"

"ٹھری یہ... یہ کہ کہہ رہا تھاں کی طرف ہے۔"

"خان رہماں... سہے سے خوبی پڑھ۔"

"اچھا ہے بھائی۔" وہ شایع بہت سوا میں تھے۔

اور ہر گاڑی خوبی میں واپس ہو گی... دروازے پر ہوا نہ ہوں گا۔"

"جس نہیں۔" شائے چونجا۔

"اچھا اچھا... کرتا ہوں گوں۔"

اور اس نے فون پر گورنر کے بھرپڑاے... ہم ہوں۔"

"شائے بات کر رہا ہوں۔"

"سُر۔" انھیں ہمکھلائی ہوئی آوازِ عالیٰ دی۔

"خوبی میں بھکھیں۔" وہ ہوا۔

"اے بھی آیا سر... بھکھر کے ہیں آیا۔"

شائے نے پکھ کے بھرپڑتے بند کروایا۔

"خان رہماں آئی ہی اور اسکلار ابھر کوون کر کے ہا لو۔"

"اکمل بدر یہ کھجرا بھاگ کا ہے۔"

"خوب خوب... کوئی باہر نہ جانتے پائے... اور کوئی اُل

آئے پائے۔"

"اوکس سر... ایسا ہی ہو گا۔"

"میں ہن آن رکوں گا... ساتھ ساتھ کان لگائے رکھو۔"

"ٹھری یہ... یہ کہ کہہ رہا تھاں کی طرف ہے۔"

"خان رہماں... سہے سے خوبی پڑھ۔"

"اچھا ہے بھائی۔" وہ شایع بہت سوا میں تھے۔

اور ہر گاڑی خوبی میں واپس ہو گی... دروازے پر ہوا نہ ہوں گا۔"

بہرست دادوں نے بھی اس گاڑی کو دیکھ کر یہ دروازہ کھول دیا تھا۔

ساتھ میں سلام بھی کی تھا... گاڑی اندر واپس ہو گئی تو انہیں۔

دروازہ بند کر دیا... یہ دی خوبی تھی... جیاں دو نواب صاحب۔

شی کے لئے ہر کمزور ہو گئے تھے... اب خود بخوبی اور آگے تھے۔

آفرادِ دوستی سے میں ہلکی کر خان رہماں نے گاڑی روک دی... اسکے

اندر ایک بڑے کمرے میں ہر جم کے آلات ہو جو دیتے۔

ان آلات پر کام کرنے والے انہیں دیکھ کر چوکا ہٹے... ناس بھرے۔

شائے کم اور گون کو بگب حالت میں دیکھ کر ان کے دمک از کے... اسکے

"یہ... یہ کیا ستر شائے... مسز گون۔"

"اہی ہات ہے۔"

خان رحمان نے ان دلوں کو دیکھا... اپنے بارے میں
دلایا، پھر انہیں وہاں آئنے کے لیے کہا۔

"مسٹر گون... باہر پہرے داروں سے گھو... دوبار
آ جائیں۔"

"اچھا!" اس نے کہا اور ایک ٹھنڈا کر ریجور میں ڈالا۔

"تم لوگ اندر آ جاؤ... دروازے پر ضرور تیکیں۔"

"اوکے سر۔" دوبارے۔

اب اپنکو جیشید نے گھری کی طرف منکر کے کہا۔

"اب ہو جی کا دروازہ تم سنبھال لو... گورنر، اپنکو اپنے
آئی تی آئیں گے... انہیں ہم سمجھ آ جائے دو... اور انیں... اسیں
کرنے والے۔"

بعد جب تک میں نہ کہوں... کوئی اندر ن آئے... نہ اندر سے
چاہئے۔"

"بہت بہتر سر۔"

جلدی ہاں میں گورنر، آئی تی اور انہر بارہون واٹل ہوتے
فریاد۔

اور بہت زود سے اپنکے...
ان کی آنکھیں بارے جبرت کے محلہ گئیں...
☆☆☆

فکر نہ کریں

"ہے... یہ کیا... مسٹر شاٹے... مسٹر گون... جو تم کیا دیکھ

رہے ہیں... یہاں تو یہ لوگ موجود ہیں۔" گورنر نے بھکھا کر کہا۔

"آپ صرف میں... یا جو چیز جھا جائے... اس اس کا جواب

دیں۔" اپنکو جیشید سراہواز میں ڈالے۔

"کیا مطلب... تم کون ہو... مجھ سے اس لئے میں ہات
کرنے والے۔"

"میرا تام اپنکو جیشید ہے۔"

"ہو گا... مجھے کیا... اور مسٹر شاٹے، آپ کو کیا ہوا۔"

"ہو اپنکو جیشید کہہ دے چیں... دو کروپے تو ف۔" شاٹے

کوئی کاٹ گیا۔

"لگ کیا... کیا... کیا مطلب۔"

"مطلب یہ کہ ان دلوں کا ہیں میر سے ہاتھ میں ہے... یقیناً

تم سب کا ہیں اب میرے ہاتھ میں ہے... جس طرح ان لوگوں

"مرگیا بے چارہ... میں کیوں... اسے ان حالات میں

نے قبیلے پر قبضہ کیا... میں نے بالکل اسی طرح ان پر قبضہ کر لایا۔
میں نے کیا ہے اکیا۔" انہوں نے تکانے کے انداز میں کہا۔

مرنے کی ایسا لکھ کیا سوچ گئی۔ "قاروقن کے لیے میں جیرت ہی۔

"آپ کا ارادہ گما گانے کا تو نہیں ہے۔" قاروقن

"بس اس نے سوچا... کافی تھی لیے... اب اور تھی کر کیا
کریں گے۔" انکھوں جو شدید نے منہ دیا۔

"آپ کا مطلب ہے... اسے قتل کرو یا کیا ہے، ماں نے

خوشی کر لی ہے۔" محمود نے پوچھ کر پوچھا۔

"بھی... خود کشی تو پر کر جس سکا تھا... اس لیے کہ یہ ری

نگریں اس پر جو حصیں، اس نے کوئی انکی حرکت نہیں کی، جس سے معلوم

ہے کہ اس کا ارادہ وہ مرکی باشیں بند کرو۔" محمود نے جل کر کہا۔

"ہاں اور کیا۔" فرزاد نے فوراً کہا۔

"مشترکہ درخت... آپ کو بیجاں گورنر ڈاری حکومت نے مقرر کی

تھیا اس کے لیے... بلکہ یقیناً ایسا ہوا ہے... کہ میں اس وقت مسٹر

مکان ہے... اور کون موجود ہیں... تیسرا ان کا ساتھی یہ گورنر تھا... لہذا ان

ہوں گے جو اکون ایسا ہو سکتا ہے۔ جس نے یہ کام کیا ہو۔"

"لیکن ان میں اگر یہ کام کس کا ہے۔"

"میں نے سپریٹھائے کے مندوہ ہی کی حرکت کرتے دیکھا

تھا۔"

"تو ہم ان کے مندوہ ہائی لے لیتے ہیں۔" قاروقن نے فوراً

کہا۔

"صد ہو گئی... اب من کی بھی ہائی لی بایا کر سے گی۔"

"بھی ہائی لیتے کی بھی ایک ہی کی... ہائی تو کسی بھی ج

"لیں... کہا تو اب مجھے کا نہیں ہے۔" وہ مسکانتے

"اُر سے ہاپ رے۔" قاروقن مجھ رکھا۔

"کوئی کوں... کیا ہوا۔"

"اُر اسیا ہو گیا... تو ہے چارے گا نے پر کیا بھت گی۔"

"یاد رکم اور ہر کی باشیں بند کرو۔" محمود نے جل کر کہا۔

"ہاں اور کیا۔" فرزاد نے فوراً کہا۔

"مشترکہ درخت... آپ کو بیجاں گورنر ڈاری حکومت نے مقرر کی

تھیا اس کو گوئے۔"

"حکومت نے۔" اس نے منہ دیا کر کہا۔

"تب ہمارا آپ ان کے خام کس طرح بن گئے۔"

اس نے اس ہواں کا کوئی جواب نہ دیا۔

"اوپ رو۔"

ایسے میں وہ ہڑتے گرا اور مر گیا۔

"ہاں میں اسے کیا ہوا۔" خان رحمان پوچھ گئے۔

"مرگ کا بے چارہ۔" انکھوں جو شدید نے منہ دیا۔

کی لی ہاٹکتی ہے۔ ”کاروں سکر لایا۔

”صد ووگی... تو پہنچتے تم سے۔“

”ناموش۔“ اسپکھ بیشید کی سرد آواز امگری۔ یہ اس بات کا

اثارہ تھا کہ اب وہ جانیدگی اختیار کر لیں، معالات ہڑک جیں۔

”میں اگر اس کو تم کر سکتا تھا آپ کو کیوں تم نہ کرو دیں۔ اب اپنی گروہ پسخواستے بیجاں بیک کیاں چاہ آیا۔“ شایے نے خوب کہا۔

”اس وقت آپ اپنا کرنے کے قابل نہیں تھے۔“

”یعنی بیجاں آئے تو آپ نے بھری گروہ کو پھوڑ دیا تھا، بیجاں میں نے کیوں آپ پر واپسی کیا۔“

”اس وقت آپ لوگوں کا مسئلہ ہم نہیں، قصہ ہے... یہ سے آپ کا قبضہ تم ہو جائے... کیونکہ یہ آپ کا پہلا تجربہ ہے۔

آپ چاہتے ہیں پہلے تجربے کو آپ یہاں طرح کامیاب کرو کر کاہیں۔“

”ہوں... خیر... اس سے کیا بچٹ... آپ اپنا کام کریں۔“

”آپ کے من میں ہو پاپے ہے... اس کو اکل دیں... ویسے میں ایک بات اور کر سکا ہوں اور یہ کہ آپ بھوپر ہو پاپے سے ملی پہنچیں... میں وا در وک کر...“

ان اتفاقات کے ساتھ یہ وہ بیکی رفتادے سے اپنے... بڑو گئی یہی طرح اپنے تھے... آخر سب کے سب پر کیوں ہے کے... اور مسٹر شناسے اور مسٹر گون کی وہ حالت انکل آتی کہ کافون جو بن میں پہنچیں۔

کے رنگ دودھ کی طرح سنیدھ ہو چکے تھے...“

”تم ہو گئیں وہ نیاں؟“

”ہاں! ہو گئیں تم۔“ گون نے چھوٹے ہدایات میں کہا۔

”آپ دلوں نے ہم ہو پاپ سے سو نیاں پہنچ کر اپنا

نوق چڑا کر لیا، اپنے ساتھی گورنر کو گھوٹ کے گھاٹ اتار دیا۔“ اب

آپ کے پاس کیا رہ گیا... ہاں آپ اپنا جو مغلول کر لیں... مان لیں کہ آپ نے ہمارے ملک کے اس قبیلے کو ہمارے ملک سے الک کرنے کی کامیاب کوشش کی جی...“ آپ سرفیت ہاتا ہیں... آپ لوگوں

نے یہ کہیے کیا... قبیلے پر آپ لوگوں کا حکم پہنچ لے گیا۔“

”یہ کوئی ملک کا مام نہیں... آپ کے ملک کے بہت سے نہوں میں ہمارا حکم چلتا ہے... آپ کو اور آپ کی حکومت کو ہاں کوچھ توں کو پہنچیں پاؤ...“ کہ ان کے ملک میں ان کا حکم نہیں... بھک

نہار حکم پھلتا ہے...“

”آپ کا مطلب ہے... چوڑے چوڑے ٹھوٹوں میں۔“ ان کے لیے میں خوف تھا۔

”میں نے یہ نہیں کہا... اس بات کو اس طرح سمجھیں... فرض کیا ایک چھٹے کام بردا آدمی ہے... اب اسے حکومت کی ہدایات پہنچ کیوں نہ ہوں...“ غل وہ ہماری ہدایات پر کر رہا ہو گا... لیکن اس بات کا پاپ کئے لوگوں کو ہو گا...“ سرف پندا ایک کوئی

"یہ... یہ بہت خطرناک ہے... آپ تو نکلوں۔
لوگوں کو کس طرح آورتے ہیں۔"

"سودی اڑاکی یہ بات نہیں تھی چاہئی۔" شایے نے کہا
کہ کہا۔

"دھناتیں... یہ بھی آج اس راز سے پر دو اعلیٰ کرچھوں
کے۔ یہ کہ کہا ہوں تے گزری کی طرف متکر کے کہا۔
"نیما یکس کو چاہوں میں... ایکیڈا آئیں۔"

"اوکے مر۔"

"آپ کن لوگوں کو ہمارے ہیں۔" گون نے بے ہم
کہا۔

"پندھا یے لوگوں کو ہم کے پار سے میں کہہ سکا ہوں کہ من
آپ لوگوں کا قبضہ نہیں ہوتا۔"

"میں ہر شخص پر چند کرنے کی ضرورت نہیں... یہ تو ایسے
لوگوں کا اپنے قبضہ میں کرتے ہیں... جن کے اور یعنی ہم اس ملکے
قبضہ میں اور آپست آپست یہاں ہاں ہے... آپ دھوہ ہمال سے پہنچا
پڑا اٹک ہمارا ہو گا... اگر چہ یہ بات کی کو معلوم نہیں ہوگی۔"

"لیکن تو ہم جانا چاہتے ہیں... آپ ایسا کس طرح کریں
کے۔"

"نہیں تھا سکتے۔"

"اکراہم کو چاہوں بھی... اُنہیں لمحکان نیما یک میں چاہتا ہے...
بیان ہر آن غیرہ ہے... اور نیما یک سے بھی کہہ دیں... کہ اب
بیان نہ کریں... بکھار کا نیما یک میں آ جائیں۔"

"اوکے مر۔"

"کیا مطلب... کیا آپ نہیں بیان سے لے جاوے
ہیں۔" اس نے بکھار کر کہا۔

"بیان اآپ بیان خود کو بالکل محفوظ رکھو رہے ہیں... اور
بیکھا چاہتے ہیں آپ توک بیان محفوظ ہی ہیں، لیکن میں آپ دونوں
غیرات کو بتا سکتا ہوں... کہ دادا گورم میں چند تھیں ان کی ضرور
تیں... جیاں آپ بالکل محفوظ رکھیں ہوں گے اور بیان آپ کے ساتھی
لیکن مخفی ہوں آپ کو بچانے کے لیے لہس ہتھیں سخن کے... بھل کا ہڈ
لیکھوں جسی... لیکن اس قبیلے کا نہ ہو... ہمارا اپنا ہو... ہماری حکومت کا
ہیں... غاصہن وہارا۔"

"میں بھجوں کیا مر۔" گزری میں سے آواز آتی۔
گون اور شایے نے چونکہ کر گزری کی طرف دیکھا...
درہ مل اسکر ہو گیہ گزری کو من کے قریب لے ہوا بھول گئے تھے...
اس لیے ان لوگوں کو آواز سنائی دے گئی۔

"مطلب یہ ہوا کہ آپ توک ہمیں لے کر دادا گورم
ہو رہے ہیں۔"

"جی اچھا۔"

اب اس پر دکراہم پر غل شروع ہوا۔

"کیا اس طرح ہم اپنے اس قبیلے کو آزاد کر دیں گے۔" نان

بمان لے چکا۔

"ان شا باللہ۔" وہ بے لے۔

"لیکن اب سرکاری وقارت میں کام کیے ہو گا۔"

"چھوٹاں کام بند ہے گا... کیا وقارت میں چھوٹاں کی جگہیاں

نہیں آ جائیں۔"

"اوہ ماں! چھوڑ جائے۔"

دوسرا دن ان انبیوں نے خفیہ فرس سے رپورٹ مالی... پنا

پنا... تمام سرکاری ملکر ان کو فتاویٰ کر لئے گئے تھے... احمد بادوں اور

مارف میاس عویلی میں آرام کر رہے تھے... انبیوں نے فوراً ان دونوں

کس طرح دکھانے والے فخر رہے۔

ان کے چانے کے اوپر خلیہ قادرت میں بخوبی جانے کے بعد

کو بدا لیا۔

"آپ کو ناطوم ہے... ہم نے سب کو فتاویٰ کیا۔"

"لیکن اس سے کیا ہے؟" مارف میاس بے لے۔

"کیوں جاتا ہو کہ کیوں نہیں... قبیلے کا گورنر زیاد آ جائے

گا... خاڑ میں نئے آجائیں گے کہ... ان سب ہر مقدمہ پلے گا... جن کو

نہ اکھایا۔"

"آپ ان پر حدالات میں الزام کیا کاہیں گے... اور اس

"بناں! ایکل... اور بناں بھی کسی سرکاری ثمارت میں لکھ

نہیں سرکاری میں۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔" ننانے بوالا۔

"گویا آپ جانتے ہیں، ہم آپ کو سرکاری ثمارت میں سے

بے لیں گے۔"

"ماں! لیکن... اگر ہم نے کوئی جرم کیا ہے تو ہمیں کسی

حدالات میں پیش کریں۔"

"اُنہیں بات ہے، آپ غردنگری... یہ بھی کریں گے ہم۔"

وہ سمجھنے بعد، بناں نبیلی کا ہر جگہ گیو، ان دونوں کو اس پر جو

زیرے والی تکمیل کے لحاظ نہ ہرایک ہی طرف سمجھ دیا گیا... ننانے

فرس کو بدیاہت دے دی گئی کہ ان کے ساتھیاں سلوک کرنا سے ان

کس طرح دکھانے والے فخر رہے۔

ان کے چانے کے اوپر خلیہ قادرت میں بخوبی جانے کے بعد

ان پھر جو شید نے پر بھر جانے والے فرس سے روپیہ کیا

"کیا صورت حال ہے۔"

"بے قصبہ داڑھے کیسے میں ہے۔"

"تمام سرکاری ملکر فتاویٰ کر لئے جائیں، کسی کی کوئی بات نہ

نی ہے... ایک دن پھر جو شید بادوں اور آٹی تی مارف میاس کو فتاویٰ

کیا جائے... انہیں یہاں جو ولی میں بھیج دیا جائے۔"

اڑام کو ڈابت کیجے کریں گے۔

اپنکا اہم کہاں سوال سن کر وہ سچکارے اور پھر انہوں نے کہا
”یہ کام تو ہم کرتے رہ جے ہیں... آپ اپنا میال تائیں۔
آخر یہ کیسے ملک ہے گا... اتنے بہت سے سرکاری طازہ میں انہوں نے ایسی
مرشی کرنے کے لئے اس قبیلے میں بیچ کر لیے اور آپ دہلوں کے ان
کی مرشی سے باہر رہ گئے۔“

”یہ بات ہم دن رات ۲ پتے، بے ہیں... میں انہیں تک
بھجوں چکتی ہوں۔“

”خوب کوئی بات نہیں... آپ دہلوں آڑام کریں... پتے ہم
پند سرکاری طازہ میں سے بات کر لیں ڈرا۔“

انہوں نے صرف ایک سرکاری طازہ کو جانا... وہ ہری طرف
پہنچ کر آیا۔

”آپ کا ڈام۔“

”تی... بشارت بیک۔“

”آپ کا ٹکٹکہ ہے یعنی ہیں۔“

”میں ایک خوش میں ہیئت حرف ہوں۔“

”ٹھکہ کا ڈام تائیں۔“

”حیرت۔“

”خوب خوب! آپ آج انہیں کس کے ادکانات پر ٹبل کر لے

”تی...“

”تی...“

”میں آپ تو رہ راست اپنے آفیسر کا حکم مانتے ہوں کے
سراکاری ادکانات تو رہ رہ راست آپ کے پاس آتے نہیں ہوں
گے۔“

”میں آپ کے لئے اس قبیلے میں بیچ کر لیے اور آپ دہلوں کے ان
کی مرشی سے باہر رہ گئے۔“

”یہ بات ہم دن رات ۲ پتے، بے ہیں... میں انہیں تک
بھجوں چکتی ہوں۔“

”خوب کوئی بات نہیں... آپ دہلوں آڑام کریں... پتے ہم
پند سرکاری طازہ میں سے بات کر لیں ڈرا۔“

”انہوں نے صرف ایک سرکاری طازہ کو جانا... وہ ہری طرف
پہنچ کر آیا۔

”آپ کا ڈام۔“

”تی... بشارت بیک۔“

”آپ کا ٹکٹکہ ہے یعنی ہیں۔“

”میں ایک خوش میں ہیئت حرف ہوں۔“

”ٹھکہ کا ڈام تائیں۔“

”حیرت۔“

”خوب خوب! آپ آج انہیں کس کے ادکانات پر ٹبل کر لے

”تی...“

”تی...“

”میں آپ انہیں ٹبل کر لے یعنی ہیں۔“

”میں بنا بھی بات ہے...“

”انہیں ان کے دفتر لے جاؤ... وہاں سے پند ایک ڈکٹی

لے آئیں... جو عالی میں حکومت کی طرف سے انہیں ملی ہوں اور جن پر قتل ہو چکا ہو۔ انہوں نے خفیہ فرس کے کارکنوں سے کہا۔
”اوے کے سر۔“
”تی اچھا۔“
”دو کارکن اسے ساتھ لے کر پڑے گے... ایسے میں فون کی تھیں... انہوں نے ریسورٹ اخبابا، دری طرف سے ملک کے صدری آواز سنائی دی۔

”یقین کیا کرتے ہو گے ہے ہو بھید... قصبہ ناواری میں اس کو رہے ہو تم۔“
”اوے ادا آپ کو پہاڑیل کیا کہ میں بیجاں ہوں۔“
”آخڑ میں اس ملک کا صدر ہوں۔“
”بائل سر... میں بہت ہلا آپ کی یقینت میں حاضر ہوں ساری تحسیلات حاڈاں گا۔“

”میں اپنی پوری کوشش کروں گا سر۔“
”میری بہاب۔“
اور پھر انہوں نے فون بند کر دیا... انہوں نے گھر تی دیکھی...
”بیر کے دوسرے ہے تھے... بیتل کا پھر پر دار الحکومت کار اسٹاٹ کے کھنکا تھا... کوپان کے پاس صرف ایک گھنٹا تھا تو تھا۔
آفران کے باختہ عالم شیرازی کو گھنڈوں نکون سمیت لے آئے... انہوں نے جلد بندی کا نکون کا جائزہ دیا... بھر ہے۔
”بیجاں زیادہ اکام دریوں ہیں۔“

”فوری طور پر... کیا آپ مجھے بھنپ کے لیے کوادت نہیں اے سکتے سر۔“
”بس زیادہ سے زیادہ تم کھنکے... تم کھنکے بعد صیہن
بیر سے پاس ہو گا ہاپا ہے۔“
”اوے کے سر... اگر کھن خاد ٹھے کافیارن ہو گیا تو شروع آپ
کے پاس ہوں گا۔“
”کیا مطلب... خاد ٹھے کافیار؟“ صدر یہ کہے۔
”بایں سر... کیا انسان خاد ٹھے کافیار جیسی ہو سکے۔“
”ہو سکتا ہے...“
”بس تو تم...“
”لیکن میں چاہتا ہوں... چاہے کچھ ہو جائے... تم بھر سے
بیس تک جاؤ۔“
”میں اپنی پوری کوشش کروں گا سر۔“

" تو آپ ان کا مکون ہر قتل کر پچے ہیں۔"
" باں جاتا ہے؟ اُنکل۔"

" اور کیا آپ نے ان پر حکم کے مطابق قتل کیا ہے۔"
" نہیں جی باں۔" وہ ذہر سے بکالا۔
" ان کا مکون کیا کارروائی قبیلے میں باکر جیک کریں ہماں۔"
" تی اچھا۔"

وہ اسے اور فانکون کو ساتھ لے کر پڑے گے۔
" اب پہلے صدر صاحب سے مل آؤں۔"

" کی آپ کو بین ہے کہ آپ ان سے مل کر پر ادھرا پر ایں
انی سے ملے... ان میں سے ایک کے پیچے پر میک اپ کیا ہی۔"
" نہیں... صدر مجھے باں روک لیں گے۔"

" پھر اس قبیلے کا کام کیے پڑے گا۔"
" فرزانہ تائے گی۔"

" تی باں! کیوں نہیں... میں اسی بھی ہوں... بلکہ ہم
تو ایک اور بات گئی اور قوتی ہے۔" اس نے کہا۔
" بھی واو... فرزانہ بھی تم تو ہیں۔" فاروق نے خوش
ہو کر کہا۔

" بے کوئی تجھ اس بھٹکی۔"

" اس سے کیا فرق ہے؟... اگر تجھ نہیں ہے... ہم بھی

تکے بھی کام چلا سکتے ہیں۔"
" لیکن میں اپنی ترکیب آپ کے کام میں تباہی کی...
یہ نہ آپ کو تم معلوم ہی ہے، وہی اروہ کے بھی کام ہے تے ہیں۔"
" باں! یہیں ہاتھا ہوں۔"

" تو ہمارا یہیں اپنا کام ادھر۔" اس نے شاخ آواز میں کہا۔
پھر جو نی اس نے ترکیب ان کے کام میں تباہی ۱۰۰۰۰ پا
اے، ساتھ میں سکرائے بھی... اور پھر انہوں نے اپنی آن کر پڑے
تے، ابتدہ حکم کیا، ذہنی القا میں اسے کوئی یقیناً نہ ہوا، بلکہ سکتے ہیں۔ اب
ایک ایک کھٹکے بعد وہاں چار افراد بھی گئے... وہ ان بھکڑ و غریب
انی سے ملے... ان میں سے ایک کے پیچے پر میک اپ کیا ہی۔
وہاں قلبی فورس کے ذریعے بھل کا ہر ٹکوں گیا... نیکی کا پاہر سن
پھر بھیشید جھٹکے کر پڑے گے...

" سوال یہ ہے کہ اپنے ہم کیا کریں۔"

" کچھ نہ پکھو کر رہا ہو... اور کچھ نہیں تو ہم باخوبی رہا تھا کہ
رجیم جاتے ہیں۔" فاروق نے خوش ہو کر کہا۔
" بھی کوئی کام کی بات بھی کریا کرو۔"

" اچھا! اب کاشش کروں گا۔"

" اس سے پاں فرزانہ! وہ تم نے ایک اور بات کیا ہے؟ بھی جی

نکھل کچھ کے لیے ہم اس ادارے کے لوگوں کو کیوں نہ جاؤ کر لیں۔ ”
”ترکیب زور دار ہے اور مجھے بھیں ہے... اس ادارے
کے ذریعے ہم ان لوگوں کا سروائٹ لے سکتے ہیں۔ ”

”وہ مردے ہمارے پاس ٹھائے اور گون جیں... انہیں
پان نے یہاں رکھا تھا سب تک سمجھا... شاید ان کا یہاں تھا کہ کچھ

انہیں یہاں سے چلا ادا لیا جائے اور ان کے ہاتھ میں وہ لوگ بہت

جیں... اس لیے ان سے بچ چکا گول، ہی عمل کیا جائے گا۔ ”

”پھر بھر... پہلے اس ادارے کی طرف پڑتے ہیں، و پیسے کیا،
اب تک تھر، انہیں ہو گئے ہوں گے۔ ” اپنکو کامراں مردازے کہا۔

”اس کا امکان ہے... لیکن یہیں ان لوگوں کو چیک ڈس
ہو گا۔ ”

”باکل نیک۔ ”

”ہاں سے لੱگ... خفیہ فوس والے انہیں اس ادارے
کے دفتر تک لے گئے... ایک سکھی میں چادر تسلی کا پڑھکے فلم
آئے... ایک طرف ایک ٹھارٹھی... ان کی گاڑی اس ٹھارٹھ
میل گئی... پھر وہ اور کم ادارت میں داخل ہوئے۔

ایسے میں محمود کے فون کی تھی تھی... وہ مری طرف ایک نیز
کارکن تھا... وہ کہہ رہا تھا:

”ہم نے بھارت بیک اور عالم شیر اُنی کے ساتھ جا کر ان

توں کے مطابق کام بیک کیا ہے۔ ”
”تب پھر کیا ہے؟ ”

”کام احکامات کے مطابق تھیں... اس کے ان کیا گیا
ہے۔ ”

”انہیں یہاں سے چلا ادا لیا جائے اور ان کے ہاتھ میں وہ لوگ بہت

جیں... اس لیے ان سے بچ چکا گول، ہی عمل کیا جائے گا۔ ”

”پھر بھر... پہلے اس ادارے کی طرف پڑتے ہیں، و پیسے کیا،
اب تک تھر، انہیں ہو گئے ہوں گے۔ ” اپنکو کامراں مردازے کہا۔

”اس کا امکان ہے... لیکن یہیں ان لوگوں کو چیک ڈس
ہو گا۔ ”

”باکل نیک۔ ”



کیا نہیں

جن لوگوں نے انہیں ڈھونڈا اس میں انداز کیا تھا۔ انہیں
سے ایک اس وقت ان کے سامنے تھا... وہ بھی انہیں دیکھ کر زور
چھڑا۔

"خخت... خخت... تم کہہ بیجا۔"

"بیاں... وہی... وہیں تو اس وقت شاریعہ جان میں ہوا ہے
تھا۔"

"تن... نجیں... یہ... یہ کیا۔" اس کے منہ سے ماء
خف کے لٹا۔

"یہی... جس کی جھیں امید نہیں تھی۔"

اب فتحی فرس نے ان کے اشارے پر اسے ڈھونڈی کر لیا
۔"بیاں تو اب زبان کھوئے کے بارے میں کیا دیکھا ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہی اب ہم بتائیں... نہیں انداز کا نہیں کاملاً
چانتے ہیں۔"

"وہ... وہ ہمیں کوئی صاحب نہیں تھا، اسی تھا۔"

"اپھا کیا تھا... اب ہمارا حکم ہے کہ، نہیں انداز کا نہیں کاملاً

ہتھ لوگ کہاں ہیں۔"

ایسے میں قدموں کی آواز تسلی دی اور اندر سے دو آہیں اس

کمر سے میں آگئے... ساتھی وہ بھی اچھل چڑھے۔

"پاؤ وہ سے مٹنے ہو گئے... ہتھ بھی نہیں ہوں گے... کوئا

بیس انداز کا نہیں کاملاً سب کے سب تکیں ہیں... یہ اپھا ہے۔

میں آسانی رہے گی۔"

اور بھر ان سب کو گرفتار کر لیا گی... وہ کل آنھتے ہے۔

"بھر یورہے ہے گا کہ ہم انہیں فراہم اور حکومت پہنچانے ہیں...
جہاں پہنچے سے ان کے ساتھی ہو جو ہیں۔"

"بیاں اٹھیک ہے۔"

اور بھر ٹھیک فروں کا لے انہیں بھی لے لے گے... اب وہ بھارت

یک اور عالم شیر انی کی طرف آئے۔

"آپ مرکاری ٹھاکر ہیں... آپ کو جو حکم ہتا ہے... آپ

اس حکم کی قبول کرتے نہیں... کچھ اور کرتے ہیں... آٹھ لوگوں...
اپنے آفسر کے بھائے آپ اس کا حکم ملتے ہیں، موباہی فرمائے
چاہدیں۔"

"ہم اور حکومت سے آئے کامات پر ہی قبول کرتے

تین، آپ کی بہت درست نہیں کر سکی اور کامات مانتے ہیں۔

"یہ فاٹس اس بات کی گاہوں ہیں۔"

"وہ اس بات کا کوئی جواب نہ سے سکے۔"

"آپ سیدھے گی طرح اتنا دیں، وہ دیس اپنی طرح معلوم کر آتا ہے... جس طرح ہمیں ادا نکالا گیا... ہم ہمیں ادا نکال سکتے ہیں۔"

"بہ بات حقی... وہ ہم لے آتا ہی... اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہے۔"

"اگلی بات ہے... تم ہم نہیں مان کے، انہیں بھی اخکان نہیں ایک بارے بناہ بھی۔"

"تم کہس بھی... دہانے کئے۔"

"بیرونی طرف صدر صاحب کا نیال ہو گا کہ ہم ایسا جان کے تھیں۔" تواریق تے خوش بہ کر کہا۔

"وہ سری طرف صدر صاحب کا نیال ہو گا کہ ہم ایسا جان کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکیں گے۔"

"سوال یہ ہے کہ ان حالات میں صدر صاحب کس طرف

ہیں... کیا ان لوگوں کی طرف جھوس نے پورے ایک قیچے پر فیر

ۃ توفی خود پر قدر کر رکھا ہے۔"

"پوچھ کر یہ نہیں پاس ملکا... ہمکا پے صدر صاحب کو علم ہی نہ

ہو۔"

"یعنی جیشی اب تک اس بات کا اندازہ لکھنے ہوں گے۔"

"اچھا... خیر... وہ نہیں گے۔"

"انہیں بھی اخکان نہیں ایک میں بھی دیا گیا۔"

"اب بارے کرنے کا کیا کام مرد گیا ہے۔"

"پوچھ نہیں... اب دارالحکومت کا رانگ کرنا چاہیے... اس بات میں ایسا جان کس نیال میں ہوں گے... صدر صاحب نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہوا گا۔"

"ہوں الجیک ہے... کوئی معزہ نہ... وہ یہ کیا حصیں معلوم ہے... جاں تیسری پارٹی پچھلی ہوئی ہے۔" اسکلکا کامران مرزا

نکرانے۔

"کیا مطلب؟"

"پاں ایو جو مہمان ہم اور سے احمد کر رہے ہیں... وہ ان کا سنتیں کر رہے ہیں۔" وہ مکرانے۔

"اوہ اوہ... آپ کو اس نے بتایا۔"

"جیشی نے کوڈا وہ اڑتھیں یہ بات بھی تاریخی ہے۔"

"ہم یہ اور اچھا ہے... خوب گزرے گی بھول نہیں کے

جانتے تھیں۔"

"تم کہس بھی... دہانے کئے۔"

"بیرونی طرف تھا... خوب گزے گی بھول نہیں کی پار نہیں

کے۔"

"بہت درج ہو گی... انہوں نے ہم سے درج لائیں کیا۔"

"اور ہم نے ان سے... ایک ملت۔"

یہ کہ کر انہیں کامراں مرزاں ان کا فابریٹا ہے... لیکن دوسروں طرف فون بندھا... اب انہوں نے صدر کے قبرٹا سے اور گود نے ان سے بات کی...
.

"سر، گودو بات کر رہا ہوں۔"

"اوہ گودو... تم توک کیاں ہو... میں نے جیسیں کیاں کیاں جا شیئیں کر لیا، اپنے جیشید کیاں ہیں... مجھے خوبی خود پر ان سے تھے... ضروری مسئلہ تھا ہے۔"

"امروں افکل! اسکی ان کے ہارے میں کچھ معلوم نہیں۔"

"خیر... تم توک توہرے پاس آئتے ہو، جلد آ جاؤ۔"

یہ کہ کر صدر صاحب نے فون بند کر دیا۔

"اور سنو! صدر صاحب ہم سب کو جاہر ہے ہیں۔"

"اور اہا جان! جی کی طرف گئے تھے... صدر صاحب ہر ہی ان کی حلاش میں ہیں۔"

"مجھے والیں کا انکڑا ہے۔"

"لیکن والی ہے کیا۔" کاروں نے جو انہوں کر کیا۔

"یہ تم جپ رہو... اہا جان! صدر صاحب سے ملے کے لئے
کے تھے، وہ بوت کر لائیں آئے... صدر صاحب الالا ان کے ہارے میں

ہم سے بچ چڑھے ہیں اور بھیک گاہر ہے ہیں، والی یہ ہے کہ ہم کیا کریں۔"

"آپ توک بیٹے جائیں... انہیں بھرے ہارے میں معلوم نہیں ہے، میں بھاں اپنا کام چاری رکھوں گا، کوئی کہہ رہا راست صدر صاحب سے بچک ہوں یعنی کسی طرح بھی مناسب نہیں۔"

"جو جو محتقول ہے... ہم اتفاق کرتے ہیں... لیکن دہاں پا کر شاید ہم بھی واہیں نہ آ سکیں۔" کاروں نے فوراً کہا۔

"اس صورت میں میں ہبھاں میں نکھوں گا۔"

"اور ہمارت والا کافڑ کس کے ہوا لے کریں گے۔"

"شوکی پر اور زکے۔"

"بہت خوب ایں نیکے، ہے گا۔"

"س پر آپ توک جائیں۔"

اور پھر وہ انہیں اللہ خاڅک کہ کر دہاں سے الجان صدر رہا انہے... راستے میں ایک پورا بے پر انہیں رکا چڑا... کوئی کچھ پس لئے راستے میں رکا ٹکڑی کر کی جی۔

"میں الجان صدر جانا ہے... یہ تارے کا داد کیوں نہیں۔"

گھوونے ان سے کیا۔

"جیسیں یہاں! ہم پکوئیں دیکھیں گے، آپ کو ہمارے آفیسر کے پاس پلانا ہو گا۔"

"بیس تو ہمارا... اس میں اپنکا ہے شید موجود ہیں... یقینی تھیں
تھیں کرو دیکھو... نہیں ہاذ کے تو بھی ہم لے جائیں گے۔"
"ایسا آپ لوگ ہیں جو اسے لے جائیں، پوچھ لیں وہ انہوں کے روپ
میں ہیں۔"

"بات بھی نہیں... ہمارا تعشق یعنی لیس سے ہے۔"

"تھارے ملک کی بیویں ہم سے اپنا سکول کیسے کر سکتے ہے...
کیا بیویں نے صدر صاحب کا سمجھا تاہم بھی پہنچ دیا ہے۔"

کیا جس نے صدر صاحب کا حکم ماننا بھی پھوڑ دیا ہے۔

”ہر کوئی نہیں... صدر صاحب نے ہی آپ لوگوں کے پارے
مش عمد دیا ہے۔“

"...یہ کسکے ملکن ہے۔" خان رحمان بولے۔

"اں گاؤں میں پہل کر صدر صاحب سے بات کر جائی آپ
کے حن میں بھر ہو گا۔" خیر اخاذ میں کہا گیا۔

"نن... نہیں..." وہ سب ایک ساتھ چڑھا کر

ن کی گاڑی اس گاڑی کی طرف بڑھ گئی...
وہ سب اس بندگاڑی میں واپس آئے... ساتھ ہی انکل

از ان کی سماقت سے بکریہی:

"میں نے کیا کہا تھا، یاد کرو... قصہ چاری کارنے بھی نہ

تم شما نے تیہاری وجہ سے اپ کی ماداں دیکھن پڑیں

۶۰ کا تپ کے... ایک مل جھیڈ کو زخمیوں سے بری طرح بکرا

کی مشکل ہے۔

"اُس میں تک نہیں۔" یہ بیس دلے کر رائے۔

"لیکن کس میں لیک نہیں۔" قاروہ ق نے حیران ہو کر کہا۔

"اس میں کہ آپ لوگ مشکل میں چھوٹے ہیں... آپ

ب کے والد مشکل میں پکے ہیں۔

لک... کیا مطلب؟ وہ پوچھ گئے۔

مطلب یک جل کر آن مخلوق

لیا... لیا وہ سمجھی ہیں۔

اور یا تم ایکس آ سالاں ہے۔

ب ساقی ایں۔
کہ

Digitized by srujanika@gmail.com

اپنے ہی بے اچھی بھائیوں... جیسے اب اے...
کام کرنے والے بھائیوں کی شکریہ نہیں کوئی

بہرہ مراں سر رہے ہیں ایں سے ہم تو یہ اور رہیں ایں۔

بیکاری کے ساتھ ملے گئے۔

二三

اب ان کی فلم را اس سینما می نماید

卷之三

کی تھا، انہیں حرمت بھی ہوئی۔

"لیکن ہا چان! آپ ان کے قہوہ میں کیتے آگے... آپ تو صدر صاحب سے ملتے کے لیے رہا ہوئے تھے۔" "مگر نہ بے بھن ہو کر پڑ چکا۔

"یہاں ان لوگوں نے روک لیا اور بتایا کہ گاڑی میں ہاڑ سے ایک دینہ دوست موجود ہیں... ان کا نام نواب ناتاری... میں یہ سن کر حرمت زدہ وہ گیا... اس کا مطلب یہ تھا کہ ان لوگوں نے

نواب ناتاری کو پکار کھا ہے... لہذا میں صدر صاحب کی طرف چاہا بھول کیا اور مشینی انداز میں گاڑی کی طرف چلا آیا۔"

"لیکن کیوں... کیا آپ کو یہ خیال نہیں آیا کہ یہ بات جسمت بھی تو ہو سکتی ہے۔"

"آیا تھا، لیکن ان لوگوں نے گاڑی میں ایک کلرا کی کھول کر نواب ناتاری کی کلبل دکھادی تھی۔"

"اور... اور دو نواب کہاں ہیں؟"

"وہ اس طرف موجود ہیں۔" اپنکی جذبیتے زدہ ہیئے کے لئے لگیں... اس زمانے سے جب ہم اس کی دعوت میں شریک ہوتے تھے اس زمانے میں بھی یہ اسلام اور حکم کے گھن کی تھے اور کوئی تو یہے کہ میں کہا۔

اب چونہوں نے گاڑی کے اس کونے کی طرف دیکھا تو ہم کو اسلام، قوم اور حکم کے بھی دوست رہے ہی نہیں... ہم سے دوستی کی سازش کا حصہ تھی، لیکن اس وقت ہم اس بات کو چان نہ سکے... یہ نترم دراصل جا بانی ہیں۔"

نہ اور پھر سے پر شیطانی مسکراہت۔
"جی... ج کیا... ج ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔" پر فیض رہا۔
"کہانی کے اصل ہیں وہ دیکھ رہے ہیں۔"
"آپ کا مطلب ہے، کہانی کے اصل ہم کو۔" مگرود ہوا۔
"اُن اتم یہ بھی کہہ سکتے ہو، وہ تو اسے بہت جزا ہے
کہتے ہیں۔"

"جب پھر کیا وہ فہم بھی اسی نے خود کیا تھا۔"

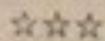
"میں... فون اسی جانایار انسان نے کیا تھا جس نے اپنے
ہم پر زخم پر زخم اس جرم میں کھائے ہیں... یہ اور بات ہے کہ اس کے
ان سے پہلے لگے اپنے ذرائع سے اس قسم کے ہارے میں معلوم
ہو گیا تھا۔"

"اف ماںک! اس سب کیا ہے... آپ کے دوست نواب
ناتاری اور اسلام، مگر قبیلے کے ایکٹھ۔"

"ایکٹھ نہیں... یہ ایک جسے عمدہ سے دار ہیں... آن سے
وہ اس طرف موجود ہیں۔" اپنکی جذبیتے زدہ ہیئے کے لئے لگیں... اس زمانے سے جب ہم اس کی دعوت میں شریک ہوتے تھے اس زمانے میں بھی یہ اسلام اور حکم کے گھن کی تھے اور کوئی تو یہے کہ میں کہا۔

اب چونہوں نے گاڑی کے اس کونے کی طرف دیکھا تو ہم کو اسلام، قوم اور حکم کے بھی دوست رہے ہی نہیں... ہم سے دوستی کی سازش کا حصہ تھی... نواب ناتاری ایک شہزاد کری میں پیٹھے مسکراہتے تھے... ان کے سر پر سونے کا ایک ہڈا

"لے گا؟ نہیں۔"
دواں ساتھ چاہئے۔



کیسی امید

اور پھر تو اب ڈھری کی کری ان کے قریب آگئی۔
”باں سے تو فوایں جاہلی ہوں، بھم بر اور راست بیگال کے
ثاروں پر ٹھل کرتے ہیں۔ ملک کی حکومت کے ادھار کا تھام خور
کراچی سے اور کردستین ہیں۔ بیکن ملک کا صدر ہمارا پکوئی نہیں جانا
گا۔ اس وقت کی مثال کو دیکھو لو۔ کیا اسکے بعد میریہ کو ملک کے صدر تھے
اس بنا پا تھا... پھر یا اس کا ذی میں کیوں نظر آ رہے ہیں... پھر تم کی
ذی میں کیوں نظر آ رہے ہو، اس لیے صدر صاحب و می کر رہے ہیں جو
انہیں ان سے کہتا باہلوں... تم ایک قبیلے کو رہا ہے تھے، یہ تو پھر امک
ات ہے کہ ہمارے قبیلے میں ہو گا۔“

”اوہ... شن ٹھیں۔“ وہ کاپنگ کئے۔

”اب رہی بات ہمارے نظریہ لحاظ نمبر ۱ کی... اس کا سارا غ
یر کا پچے ہیں... اس کا نمبر بھی آلات کے اور یہ ہم معلوم کر سکے
جائیں... پھر انہی دیجے بعد اسکے کامران مرزا کو فون موسول ہو گا، صدر
راہب انہیں تھامیں کے... آپ لوگ ان ملک نہیں پہنچے... راست

میں کہن پہنچ گئے ہیں... پہنچوں تم لوگوں کی ٹھانی میں پھنس کے
اور بڑھو گی جاں میں پھنس گئے... بیباں نظر آئیں کے...
”نہ پھنس۔“ ان کے منہ سے کھلا۔

”بھر اس بندگاری میں توکی بردار بھی آ جائیں گے
گویا کوہاں جو رہا ہے گا... اس کے بعد ہم بھر قصبہ تاری پا گئیں
اور تم کوکوں کوہاں کی سیر کرائیں گے... باہم کہ بولک وک تھاں
سیر کریں گے... تمہیں اس طرح دیکھیں گے جیسے پڑا گھر
جا لو روں کوہ پہنچنے کے لیے جو حق درج حق پڑے آتے ہیں۔“

”اگر کسیں معلوم ہو جا کر ملک کے صدر آپ کا ساتھ ہے
مجور ہوں گے تو ہم اس وقت اس بندگاری میں نہ ہوتے... خدا
بھی وقت ہے...“ اپنکو جو شدید نہ ڈھونڈ گوا رکھیں گے میں کہا۔

”ایک کہاں... اب بھی وقت ہے...“ وہ بہت بڑی طرح پڑا۔
”پاس؟ میں نے بھی کہا ہے، اب بھی وقت ہے...“

”بھر جو وقت کر رہا ہے گا تو کیا ہو گا۔“

”اس وقت تم دیکے دیا گے نہ آخرت کے...“

”لیا مطلب؟“

”کلیا ہات... تو بکرلو...“ ایک اکرم بھائی کا ایک تین اور
سے، بھر سے بعد کوئی نبی پھنس... میں آٹھی نبی ہوں... اگر آپ
بحد کی اور کوئی نبوت مان ہوئی تو آپ کس طرز پر ہات فرمائے ہے،“

بند کے اس بھی کوہوں کی جھوہ کیتھے... بب کہ بودھوں سچائی... اس لیے تم
بگراؤ... نبی بھائی کے بعد ایک بھر نے پھنس کوئی نابتے ہو، اس
سے تو پکرلو... اس قلندر اسیتے پر وہ کرم نے اسلام، قدم بودھ کے
قاف بوجگناو نے جو اتم کیے چیز... ان سب کا اقرار کرلو، ان سب کی
تسیمات تھا دو...“

”اس صورت میں کیا تم مجھے معاف کر دو گے... مجھے پھر
وو گے۔“

”پوہنکا ہے... جو اتم کو کچھ کر بعد اس نیمذکارے کی...
میں تو اس وقت تمہاری آخرت کی بات اُر بھاہوں۔“

”پھنس پھنکا...“

”جب بھر جنم تبارے لیے تھا ہے۔“

”پتھرا اخیال ہے... ہمارے لیے جنت تھا ہے۔“

”اوے... قریں بادا گے... میں تمہیں حملہ نہ فیال کرتا
تھا... ملک تم وہاںکل پے وقف ہے... ایک بہت بھی حدیث سنائے
جوت تھام کرتا ہوں... سو... حضور نبی کریم بھائی نے ارشاد فرمایا، ایک
بہت بخوبی صورت میں تحریر کیا، اس کی برجیج بہت غوب صورت کیا تھی اسی
لیکن آٹھیں ایک ایک نہ اکائی کی... اس اسی میں اس ایک ایک
کی کی رسمی کی، بھر سے ذریعے اس کی کوچہ رکرو گا... بہت کے
حکل میں آٹھی ایک نہیں ہوں... جیسی بہوت کے بعد بہوت کا وہ کل

محل ہو چکا، اب اس نبوت میں کوئی کی نہیں رہ کی... میں آفری نی
ہوں، نہر سے بعد کوئی نہیں، اب میں بڑا کہنا پا جاتا تھا، کہ پہلا تم اپنایا
بھلاد خود سچ لو۔"

"اپنکر جو شدید تم پاگل تھیں ہو گے ہو۔"

"جس ایں پاگل تھیں ہوا... اللہ کی ہمراہی سے۔"

"تم اس وقت ہمارے قابو میں ہو،... اور ہاتھ اس طرح
کرو بے ہو جیسے ہم تمہارے قابو میں ہیں۔"

"ایسا ہونے میں کیا درجی ہے... کیا تم اس سے پہلے دیکھ
تھیں پچھے... کیا ہمیں شارہ جان نہیں لے گئے تھے، ہم تم نے وہاں کیا
کر لیا... ریبوٹ کٹرول کے ذریعے ہمیں بے اس کر دیا کی تھا اور میں
تم کو کوئی کوئی نبوت کٹرول گردن کے ذریعے لے آیا۔"

"چاپ نے کیا کہا،" ٹھوڑا جن رہ گیا۔

"کیا تم اپنی گردوں کو قابو میں کر کے لے جیے میں جس اس آجے
تھے۔"

"ہاں اس میں تھک نہیں۔" ٹھاڑو ق نے فرا کہا۔

"لیکن اب صورت حال ہو ہے... تم اپنے ٹھک میں بے
ہیں ہو، یہاں تم ہماری گردیں نہیں پکار سکتے گے... ہم اس کا انتقام
کر کے آئے چیز۔" ٹھاڑو۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ یہاں... سیری کردن مردہ کر کھا دہ دے رہا۔"
یہ کہتے ہوئے تو اب نا تاری ان کے نزدیک آ گیا... انہوں
نے دیکھا... اس کی گردن پر ایک خول سماچھ ہوا ہوا تھا۔
"میں اس خول سمیت کردن مردہ دہ دے گا۔" اپنکر جو شدید
سترانے۔

ای وقت ایک شخص اندر داٹل ہوا اور یہاں:

"اُن لوگوں کے باقی سا تھوں کو ہی لے آؤ گیا ہے۔"

"بہت خوب اگر وہ بھی یہاں آئے یہ خود بخوبی گھبھور جائے۔"

"ہاں اصدار صاحب اس طبقے میں بہت مددگار ہے چیز۔"

"حیرت ہے... انہیں ہو گیا ہے۔"

"وہ اس وقت انثارہ کے کٹرول میں چیز، جو انکا وجہ کے

گا، وہ وہی کریں گے اور انثارہ وہی ان سے کروائے گا، جو یہ کافی

کرائیں گے اور یہاں کی اس حرم کے کام ان بیویوں سے لیتے چیز۔"

اپنکر جو شدید نے خرفت زدہ انہماز میں تو اب نا تاری کی طرف اشارہ

کیا۔

"لیکن کیا تم نے۔"

ای وقت اپنکر کا گردان مردہ اور ان کے ساتھی اندر داٹل

ہوئے... ان کے رنگ اڑتے ہوئے تھے، انہیں دیکھ کر دہ دہ سے

چک کیا۔

"اُرستے ہو کیا... آپ کا زندہ ہیں۔" آنکھ کے مدد سے کھڑے ہے... بھم آپ لوگوں کو زندہ طاعت دیکھ رہے ہیں۔"

ایسے میں ایک بار پھر دروازہ کھلا اور شوکی برادر کو لیتے ہاں

کھلا دیا گیا... وہ بے چارے لاکھڑا تے ہوئے ان کے پاس

کر کے "تم... تم لیں... یہ لوگ جو میں بیجا نہیں ہیں۔"

صدر صاحب کا فون ملا تھا... اب اس ثمارت کا فون نہر اسیں ملعم ہے۔

"ان حالات میں ہم اور آجی کیسے سمجھتے ہیں۔" محسن نے

"یہ کہ آپ لوگوں کو ختم کر دیا گیا ہے... یقین میں تو چاہیز سے گوارا۔"

دیکھ لو... پاہر گزری چارکھڑی ہے... اب ہم کیا کرتے... اس فرا

"تو یہاں آنے کی ضرورت کیا تھی، آئے ہم تھوڑے تھیں سمجھتے ہیں۔"

"ہم آتے نہیں، اٹائے گے ہیں۔" شوکی نے گھنٹائے کے

ڈاز میں کھلا دیا۔

"پھر وچھا ہوا... خوب گزرے گی جوں تھیں کے دیوانے

نہیں۔" کارروائی سکریا۔

"مدد ہو گی... اب ہم دیوانے تھیں بھی ہو گے۔"

"بُوئے کو اس دنیا میں کیا نہیں ہو سکتا۔" کارروائی پسند

"اچھا ہے... اب یہ لوگ جو ہمکی پھر کسی وقت کے لئے اخدا

رکھو۔" اپنکا مردانہ مدد ہے۔

"اخخار کئے کی بھی اسکی کیا ضرورت ہے۔"

"اب افسوس کرنے سے کیا ہے؟... اب تو ہم آئے۔"

"کیا لات ہے بھائی... تم ہمیں مارنے پر تھے ہو کیا۔"

"تم... تم لیں... یہ لوگ جو میں بیجا نہیں ہیں۔"

"ج اندر آنے کا کون سا طریقہ ہے۔" کارروائی نے ہر اسامنے

لیا۔

"بھروسے نے کیا کیا۔" اپنکے جھیڈی سکرائے۔

"یہ کہ آپ لوگوں کو ختم کر دیا گیا ہے... یقین میں تو چاہیز سے گوارا۔"

دیکھ لو... پاہر گزری چارکھڑی ہے... اب ہم کیا کرتے... اس فرا

"باہر آئے۔"

"اویں... افسوس۔" اپنکے جھیڈی سکرائے۔

"آپ نے دوبار افسوس افسوس کیوں کہا اور پھر سکرائے

کیوں۔" کارروائی نے جم ان ہو کر کہا۔

"مجھے اپنکا کامران مردانے والی امید نہیں تھی۔"

"بھ بھ آپ کو ان سے کبھی امید نہیں تھی۔"

"یارم پپ رہو۔" مگر وہ جلد اٹھا۔

"مجھے کیا معلوم تھا... اب ہوئے کاپڑوں کرام تھیا رہا ہے۔" اس

لئے کام رکھا۔

"اب افسوس کرنے سے کیا ہے؟... اب تو ہم آئے۔"

"اپ تم سب بیان آگئے... آپ کام و گرام کیا ہے۔"
 "پروگرام اور اپ لائم ہے... بس، تم تو گوں کا نیکس بھی لائم
 ہے... مگر تم بیان سے تصور ہے؟ اور پڑھ جائیں گے... وہی ہم ہوں
 گے، وہی تصور ہے کہ اورہ بیان وہی رائی خدا ہو گا۔"

"جترت ہے... کمال ہے... انہوں ہے... آپ نے
 اپ تک پہنچتا ہا کہ اس پر قبیلے پر اس قدر آسانی سے آپ نے
 کیے قدر کر لیا؟"

"اس کے لیے باقاعدہ پانچ کی گئی... بیکال نے انہیں کو
 عکم دیا... کہ انہیں پاک بیلنڈ کے ایک قبیلے ہادی پر بھت جنگ کے
 قبضہ کرنا ہے، اس طرح کوئی کو کافی کام جترت ہے... اٹھا رہا نے
 سب سے پہلے بیکال سے یہ پنجھا کہ قبضہ ہادی میں اور آس پاک
 کے علاقوں میں جو بیانی سرکاری ملازم، پنجیں، ان کے ہم یہوں کی
 فہرست ان کے حوالے کی چاہئے... اب بیکال میں جو بیانی کام
 کر رہے ہیں... یعنی ان کاہماں جو باقاعدہ میں ۳۰ ہو، ہے، بیکال کے
 صدر نے اسے ہادی، اس سے کہ کہ اپنے پاک بیلنڈ کے ہدید کارز سے
 ان بیانیوں کی فہرست ملکوں میں... ہبھی کوارٹ نے فہرست اور اسال
 کر رہی... یہ فہرست اٹھا رہے ہوا ہے قی گئی، اٹھا رہے ہے یہ نئے
 بھوادری۔"

"کیا؟؟؟" ان سب کے منہ سے کٹا۔

"اوہ! تم لوگ تو شروع ہی ہو گئے... بھی یہ بھائی لوگ
 مان جائیں گے۔"
 "کون سے بھائی لوگ؟"

"یہ جو اس وقت ہمارے سردار پر مسلط ہیں۔"
 "کیوں بھی... تم ہمارے سردار پر کیوں مسلط ہوں...
 جسیں مسلط ہوتے کے لیے کوئی اور جگہ نہیں ملتی۔" آن قاتب نے ہدوں
 جلدی کہا۔

"صد ہو گی، صد ہو گی۔"
 "وہ مر جپ کیوں ہو گی... کیا ایک مر جپ کافی نہیں تھا۔"
 "کس پیچ کا ایک مر جپ ہوتا کافی نہیں تھا۔" پیر، فیر را دوڑ
 بیان کے عالم میں ہے۔

"وہست جیر سے کی۔" ہجود نے پوکھا کر کہا۔
 "یہ لوگ ہمارا وقت برداشت کر رہے ہیں سر... اور خاتمے پر
 اس کام کے مباری ہیں۔" کمر سے میں مجبود ایک رانفل پر روانہ کیا۔
 "کس کام کے؟" نواب نے فوراً پچھا۔

"ہاتھ میں الجما کہ اپنا کام ہاتھ لے کے۔"
 "تی پنچھے ہاتھ میں الجما سکھ لے، نہ یہ اپنا کام کاں سکھ
 لے... محو ہیئے نہیں سے ان کا زندگی میں ہلکی بارسا بھی چاہیے۔"
 "شاید آپ ایک بکھر جیں۔"

مز مدار موت

"باں جناب اتم لوگوں کو تو اپنے ملک میں پا بھی نہیں
ہوتا کہ تمہارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔"

"مطلوب یہ کہ خادمی برماں ہوں کے پر اگرام بیکال اور
انشودہ میں تجارت ہوتی ہے۔"

"باں بالکل ایک ایکن کام یہ لوگ ہم بھروسے کلتے ہیں...
انشا بند اور بیکال کے لوگ غور غور آتے۔"

"ہوں... اچھا بھگر... ہماراپ نے کیا کیا۔"

"مگر ہمارا کام آسان تھا، اس ملک کا صدر پہلے یہ سُٹی میں
ہوتا ہے... انشا بند ہو چاہتا ہے... کام لے لیتا ہے... ہزار ہزار
موجوں ہے... انشا بند کی عمارات پر حملہ ہوا... ان کی عمارات ہے
ہی سُک... دنیا کی واحد اسلامی ملکت انشا بند کی نظر وہ میں پہلے سے یہ
ہی طرح تکڑ کر رہی تھی، اس کو موقع قتل کیا، شور چاہ دیا کیا کہ یہ حملہ اسی
اسلامی ملکت کا کام ہے، اس دن پا اپنے ساتھ مٹا لیا... یہ کہہ دیا کہ اس وقت ہو
وہ بھی انشا بند کا ساتھ دینے پر مجور کر دیا... یہ کہہ دیا کہ اس وقت ہو

کے انشا بند کا ساتھ دے گا... سرف وہ انشا بند کا دوست کیجا ہائے
گا اور جو ساتھ جیسی ہے گا... دُکن کیجا ہائے گا... مطلب یہ تھا کہ جو
کے فیر بناپ دار رہے گا... یعنی خاموش ہونے جائے گا... نہ انشا بند کا
ساتھ دے گا، نہ اسلامی ملکت کا... وہ بھی انشا بند کا دُکن کیجا ہائے گا،
اُس مُکلی کے ذریعے جناب آپ کے ہنک کو بھی ساتھ مٹا لیا گی... ہمارے

کی انکی ہاں... اس ملک کے خلاف... آپ اپنی طرف بانتے ہیں...
وہ میں کہہ دھا تھا کہ اس ملک کا صدر پہلے یہ اس شخص کو خدا یا جانتا ہے جو
انشا بند کے انشا بند پر پہنچے والا ہو... اب آگے بنتے... فخرست گئے
ہیں گئی... میں ہوں پاک چاہا تیں... ایسے احکامات تو پیرے لیے بہت جیزی
خوبی ہوتے ہیں، اب میں نے ان لوگوں کو آہست آہست اوپر لائا
شروع کیا... اُنہیں ترقیوں پر ترقیاں ایسا شروع کیں، جن لوگوں کی
طرف سے خیال تھا کہ ان کو جب ترقی ملے گی اور وہ امتحان کریں
کے کفایاں کو ترقی دے دی گئی اور انہیں حق کے مطابق ترقی میں دی

گئی، ایسے لوگوں کو رچڑا کرو دیا گی، رچڑا کرنے کی بھی باقاعدہ
ایک سعیم ہاتھی گئی... انہیں لاٹی دیا کیا کہ اگر آپ لوگ دیوار اٹھتے
لے لیں تو اس وقت آپ کو اچھے اتھے لاٹھ کرو پہنچا کر دے جائیں
گے... ان لوگوں کو کیا معلوم کر پہنچ دیا کیا سازش ہو رہی ہے...
انہوں نے تین ہیں لاٹھ اور اس کے آس پاس رقصیں وصول کیں اور
رچڑا کرو ہو گئے، یہ رچ کر کس پہنچے سے کارہ بار کریں گے یا بک میں

جگی... لیکن در اصل اس کا اپنا پکھ بھی نہیں ہو گا... کیسی سبم
ہے... اب اس سکم میں روزے اٹاکتے تھے صرف تم توک... فدا
ہو ہر سے علم ملے ہے... تم توکوں کا کام تمام کر دیا جائے... اس کے لئے
تم نے اپنے جیشید کو خود اپنی کوشش سے اس قبیلے کی طرف توجہ کیا یہ
یہاں آگئے تاکہ جان سمجھ، یہاں کی اگر بڑے، لیکن یہ بھی یا اب کچھ گے
تھے کہ انہیں جان ہے جو کہ اس طرف خود کیا جا رہا ہے، چنانچہ یہاں تک
کہ اسرا راجحہ میں آئے کہ میں مسلم نہ ہو۔ لیکن... پھر تم توکوں کو اس سے
وقت انسان نے بھری آواز میں فون کر دیا، اس طرح تم توک اور
آئے... ہم نے سچا تم توکوں کے درمیان اپنے جیشید کو پہنچا دیا...
لیکن یہ قابو میں نہ آئے... یہاں تک کہ تم توکوں پر علم بھی کی گیا... یہ
ماری ساختے تھے آئے۔

"لیکن کیوں؟" اُر واقع پڑا افزا۔

"تل دیکھنے کے لیے اور تل کی دھارہ پختے کے لیے۔"
اپنے جیشید سکرتے۔

"اوہ! جما... یہ آپ کو تل اور تل کی دھارہ ہم سے بھی نہ ہواد
لے جائی گئی تھی۔" یہ فیر وادو نے دیکھتے ہوئے سچے میں کہا اور وہ
سکرتے پڑیں تو سکے۔

"خیر! اُر تھی کہاںی... اب اس کہاںی کا انہام کیا ہے...
لیکن ہر کہاںی کا ایک انجام ہوتا ہے..." فرزان مسکراتی۔

رکھ کر اس کا سو دکھاتے رہیں گے... سو دکھاتا ملک میں چاری کرائے
پہلے ہی گرام اور علاں کی تیزی کردی گئی ہے... اب یہاں کون سے
ہے... کیا گرام ہے اور کیا علاں... بلکہ کے سو دکھاتے توک ملاغ کے
تینا... جب کہ اسلام کی رہ سے یہ غاصہ ہو گئے۔

تو اس طرح توکوں کو رہتے سے ہتا ہنا کر اپنے آدمی اور
اپنے گئے، ان کو اپنے مددوں پر لکھا گئے... گورنرچک جا یا نی لے آئے
کی... وہ اصل کام میرے ذمے تھا، اس سازدی سازش کا اپنارج
میں تھا، گورنر کو بھی میرے دیانت پر عمل کرنا تھا... اب جہاں گورنر بھری
ہے دیانت پر عمل کر رہا ہے... یہ دیانت بھاولی مجبہ سے وہ روں کے سروں پر
پہلے رہا ہو... دہاں تم توکوں کی حکومت ہو گئی یا تم توکوں کی... خود ہوئے
وہ اپنے بیگانے کے عہد نظر سے جو کام لیا ہے جا جاتا ہے، اس
سے کافی نہیں۔"

"اوہ! اوہ! ان کے منہ سے ہارے ٹوٹ کے گا۔

"یہ تھا پہلا تجوہ پر... بلکہ کے بھری ایک قبیلے پر بیگانے کا اقتض
ہوا ہے... بھی خاہیں بھی یہ قبیلہ اگر کسی کو نظر آ جائے تو اتنا بوجہ کا
آئے... بیگانے کا بھری بھی نظر نہ آئے... اب اس طریقے پر عمل کرنے
کے بعد دوسرے شہروں پر بھی آہستہ آہستہ پھر کرنے کا عمل شروع
ہو رہا ہے... اس طرح پہنچ سا لوں میں پر املاک ہمارا اپنا ہو گا... بھاولی
یہاں ایک سلطان صدر رہا تو یہ اعلیٰ ہو گا... بھاولی اس کی کاونڈہ اس کی

"اس کیلی کا انتظام تمہاری سوت ہے اور ہماری جس سے اب تم ایک ایک کے قابوں پر بند کر لیں گے... ہمارے مکان بچ کے دریے جس کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہا جائے گی؟" "یہیں پہنچنا پر وہ ام شروع کریں... ہمیں بھی اپنے کام شروع کرنا ہے۔" اپنکو جو یہیں
نہیں پڑھتے... کامہاب نہیں ہے تھے، اپنے دشمنوں کو ہو کوں پتے
ہے، اسے نہیں پڑھتے، وہ تو اس خواہوں میں رہتے ہیں۔" اپنکو جو یہیں
نے جلدی جلدی کہا۔

"تم نے تم لوگوں کے لیے ایک حسرے اور سوت کا انعام میا
ہے۔" "خواہ بھر جسدا۔"
"یہ آپ نے ایک ہی کمی... کیا سوت ابھی ہر سے اور ہو ہٹک
ہے۔" محمود کے لئے تھی میں حرمت تھی۔
"ہاں! کیوں نہیں... تم لوگوں کے لیے یہ شہادت کی سوت
ہر سے اور نہیں بتے ڈالیں۔"

"اوہ! میں اس وقت ہے۔"
"ویکھ... مان کے ہاتھ میری ہاتھ... ٹھہٹ اس... میں تم
ہاتھ ہوئے ہوں۔" اپنکا مار انہر کا ہے۔
"اب تم پر اپنی اوہ راہری ہاتھیں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔"
"شاپیں اپنی نہیں ہے۔" افرست کی آواز اس بھری۔
"کہماں نہیں ہے۔"

"آپ ہمارے ہارے میں بھم سے زیادہ نہیں ہانتے۔"
"ہمیں اس بحث میں ہونے کی ضرورت بھی نہیں۔" اس نے
ہل بھن کر کہا۔

"اس کیلی کا انتظام تمہاری سوت ہے اور ہماری جس سے
کام کے بغیر کام نہیں ہے۔" ۳۲ قاب ہوا۔
"وہاں... ہے لیں تو پھر پڑھا کے۔" مکعنین بھاگ
"جن نہیں تھے... بیان پھر کیاں... بھائی اتنا سفید جو سوت تو
ہو۔"

"وچھا اب نہیں ہوں گا۔" مکعنین نے فوراً کہا۔
"گویا تم نے مان لیا کہ سفید جھوٹ ہوا تھا۔"
"ہاں! اور کیا۔" اس نے مٹھا ہلا۔
"اب تم پر اپنی اوہ راہری ہاتھیں تم کر دو... اور کوئی کام کی
ہاتھ ہوئے ہو۔" اپنکا مار انہر کا ہے۔
"اس وقت کام کی ہاتھ ہماری سوت کی ہاتھی ہوئی
ہے۔" محمود نے گھبرا کر کہا۔
"وہاں کے نزدیک اسدارے نزدیک ان کی سوت۔" شکران
کی آواز سنائی دی۔

"صلوم ہوتا ہے... آپ ہمیں بہت خارکھائے بیٹھے ہیں۔" بخوبی گا۔"

"آصف کی آمد از نتالی دی۔"

"پتا جیسی... خارکھائے بیٹھنے کی طریقہ تھے... آپ زندگی کے تھے... اس طرح
قدرت نے اسے گھورا۔"

"خارکھائے سے بچنا چاہو... بھجو کوں تجھ ہو رہے ہو۔" گا۔"

"ایں نہیں ہو گا، فخر میں بھجن پھرنا ہوں۔" تو اب لے کیا۔

"ایں نہیں ہو گا، فخر میں بھجن پھرنا ہوں۔" تو اب لے کیا۔

"او! کتنا خوبصورت پوکرام ہے... لیکن اس پوکرام ہے۔" تو اب کے آدمیوں میں سے ایک لے کیا۔

"کیا مطلب...?"

"تو اب صاحب کے چانے کے بعد تباہی کے۔"

"نہیں ابھری موجودگی میں بتا دو۔" تو اب لے خوش ہو کر

لے لے۔

"آپ لوگوں کے باقی ماندہ افراد کو بھی ہم نہیں لے آئے

"چند علاحت بادتم چان لو گے... جنم میں کون چارہ ہے... اپنا

میں چلا... تم نے ابھری کہانی سن لی... میں نے تمباری... تم

یہاں بیداہوں کی موت رہ گے... تفصیل میرے وقاردار جان نہ

قاوین کے۔"

"نہ نہیں۔" پر ویسرداڑہ کے ہند سے لگا۔

"لگ... کیا ہاتھی۔" غمان رہ گانہ کھائے۔

"اے باپ بے... کیا ابھری بحکم کو بھی یہاں لے آیا گیا

"اپنی کہنہ چاہیے تو... میں جنم میں چارہ ہوں۔"

"چند علاحت بادتم چان لو گے... جنم میں کون چارہ ہے... اپنا

میں چلا... تم نے ابھری کہانی سن لی... میں نے تمباری... تم

یہاں بیداہوں کی موت رہ گے... تفصیل میرے وقاردار جان نہ

قاوین کے۔"

"آپ کو بھائے کی ابھی جلدی لیا ہے... ہماری موت کا اندازہ

کرئے جائیں۔"

"میں جہاں چارہ ہاں... یہ لکاءہ میں ہاں سے بھی از

ہے۔" اپنے کام مزدگیر رہے۔

"یا انکل... انہیں کوئی چھوڑا جاتا... روئے روئے مرد
جا تھیں ہے پارہی۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

"اور... اور اس کا مطلب ہے... ہمارے بڑا اور اسی بھی
بیان آپ چیز۔" شوکی نے کتاب پر کہا۔

"یا انکل... ان بے چاروں کا کیا تصور کیا تھیں تھا۔"

"لیکن آپ نے ہمارے لیے اتنی تکالیف کی۔"

"تم لوگوں کے لئے تھیں... ہم نے پر و گرام ہاٹا بے کرنا
لوگوں کا ہام و نکھات تک خدا دا جائے... تم میں سے کسی کے گمراہ
کا کوئی فرد باتی تھا جائے۔"

"آپ لوگوں نے کافی خفا کی پر و گرام ہاٹا بے... ہماری
آپ لوگوں سے در بواسطہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو واہیں بھجوادیں۔

آپ کی یہی صورتی ہو گی۔"

"لیکن کوئی... دوسری دیواریں کیا تم لوگ ان کے ساتھ
دھنپا پندھن کر دے گے۔"

"جب ہم دوسری دیواریں جائیں گے... دیکھیں گے۔"

"ایجی کوئی نہ دیکھ لے جائے۔"

"مدد ہو گئی... تم لوگ قدرت کی پر تر کی جواب دے رہے ہو۔"

جواب دیتے۔"

"چک لو... حرید پہنچ کا وقت تم ہوا ہے... اب کوئی
صیغہ نہیں سن سکتا گا... ہم نے تم لوگوں کے لئے ایک گیرب،
فریب موت خلاش کی ہے۔"

"کیا کہا... موت خلاش کی ہے... کیا موت کو بھی خلاش کیا
با سکتا ہے... وہ موت... ہے کہی۔"

"بلک بول کی موت۔"

"اگر... کیا مطلب... بلک بول کی موت۔" وہ بری
طریقہ لے گئے۔

"تم نے بلک بولوں کا ہام تھا جو بکا۔"

"ہاں کوئی نہیں تھا... ایک کسی میں ایک بلک بول سے
واسطہ چکا ہے۔"

"بس تو ہم تھیں ایک بلک بول میں بند کر دے ہیں۔"

"یہ بات تمہارے ہس میں کہاں... بلک بول کی تھا۔
ماتحت ہیں... پہنچے پاؤں۔"

"سماں نے آج ان باؤں کو تھکن ہاٹا دیا ہے جو بھی ہاںکل
ہے تھیں... مٹلا انسان کا ہوا میں پر دواز کرتا... ہواںی جہاز کے
ڈسٹینی اپنی تھکن ہے یا نہیں۔"

"اوہ ماں ایسا تھا ہے۔"

"بیں تو بھر... اب تم کچھ بڑی ایجاد کو لے لو... اعزیز بخ دکھلو... اور بھی ان گستہ ہاتھ میں... ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے اس قدر ترقی کر لی ہے... تو کیا... انسان ایک بیک ہول کو ڈبوٹن جیسی کر سکتا۔"

"فرض کیا... کسی طرح ایسا ملک ہے... لیکن آپ اس بیک ہول کو اپنے قبومیں کیسے کریں گے۔"

"سانسخ داں ہیں: ہمارے ساتھ یہ ہے یہ سے... بیک ہول اس ملارت کی پھٹ پر خود نکو آئے گا... اس کامن کمل ہائے گا... اور تم لوگ متنہ طبیعی انداز میں اس کی طرف پہنچتے چلے جاؤ گے۔"

"کیا واقعی... ایسا ملک ہے۔"

"سو یصد ملک ہے۔"

"اب تو شوق یہاں کیا ہے بیک ہول کو قریب سے دیکھنا، پہنچنے والوں پر چھپتے ہو۔"

"کس قدر بحدی ہے تم لوگوں کو بیک ہول میں ہانتے کی... حالانکہ تم اس میں بیٹھ بیٹھ کے لیے بار بار ہے ہو۔"

"اُرے بھی... اب انہیں ان کے باقی ماخذ افراط کے پاس لے جاؤ... مل شیں کے سبھ چار سے... اس مفتریب دنیا کو آخوندی ہار دیکھ لیں گے۔"

"آپ تو بھیں اڑائے اسے رہے ہیں... کچھ تو انی دوستی

کا ہی خیال کریں۔"

"یہ سب پر انی دوستی کی بذات ہی تو ہے..."

"اوہوا پچھا... اگر آپ ہمارے پرانے دوست نہ ہوئے تو یا کرتے ہوں؟"

"چاہیں کیا کرتے اور کیا نہ کرتے۔"

اُس وقت ان کے ہر طرف راٹھیں ہی راٹھیں جس... تھیں

تھیں کا یا ان سے گراہانے کا کوئی طریقہ نظر نہیں آ رہا تھا...

"فرزاد پکھ کر... ورنہ یہ لوگ تو بچہ دادی گے ہمیں بیک ہول میں۔" فارادق نے کاہپ کر کیا۔

"میرا خیال ہے... ان لوگوں نے کوئی معنوی بیک ہول چار کیا ہے۔"

"انہیں اتنی صمیت بھرنے کی کیا ضرورت تھی بھائی۔"

"چاہیں... ویسے اس میں تک نہیں کہی لوگ ہمارا بہت خیال کر رہے ہیں... کہن ہمارے لیے بیک ہول ہمارے ہیں تو کہن ہمارے گھروالوں کو یہاں لایا جا رہا ہے... ایسے دشمن بھائیں کہاں ہیں گے۔"

"ہمیں احوال نے کی ضرورت بھی کیا ہے۔"

"میرا خیال ہے... اب ہمیں ان لوگوں کو کچھتے ہے لے جاؤ چاہیے... اور بیک ہول کے لیے اشارہ دے دیا چاہیے۔"

"بادا! لوگ تھی تھی میں بیک ہول میں بند کرنے نے... ہم لوگوں کو بانے کے لئے ہیں۔ آفتاب نے گمراہ کر کیا۔

"بے... تم لوگوں کو ایک یادگار ترین صورت دیجئے کے لئے بھاگ رہا تھا۔

"اوہ... اور یہ لوگ اس طرح ایک ایک کر کے تھام ہو رہے تھے... کیا تم ایسا ہے... اور یہ کہ تم بیک ہول میں ذخیرہ حالت میں بند ہو گے... اٹھا جو جب چاہے... تم سے کوئی کام لینے کے لئے تھیں بیک ہول سے نکال گئی ملکا ہے۔"

"جب یہ مصنوعی بیک ہول ہو گا۔"

"اگر وہ مصنوعی بیک ہول ہے، تب بھی تمہارے لیے کام

سمیت ہے۔ بت ہو گا، تم ایک خوب میں بند ہو کر جو جا گے، نہ مردوں میں تھیا را تھا رہو گا، نہ زندگی میں یہ زندگی بھی ہو گی... ذرا اسوجہ تھی۔"

"اب ہم سوچ کر کیا کریں گے... آپ لوگ کام سوچتی ہی پڑے۔

ہوں گے۔" فاروقی نے مند ہایا۔

انہیں ٹھیک آگئی... ہمارا نسب کو ہمارا سے نکال کر بھٹکتے ہے

لے گیا... بھٹکتے ہے، اتنی ان کے گمراون کے باقی افراد ہو چکے۔

"اوہ ارے ہائیک... تھکم! یہ تم لوگوں کو بھی یہاں لے آئے۔" اسکے بعد جیشید کے مت ہے۔

"میں رہنے دیں... آپ کو سب معلوم ہے... وہ یہے میں

نوٹی ہے۔" تھکم جیشید کی آواز سنائی۔

"بادے ہاپ رہے..."

"اوہ... اور یہ لوگ اس طرح ایک ایک کر کے تھام ہو رہے تھے... کیا تم ایسا ہے... اور یہ کہ تم بیک ہول میں ذخیرہ حالت میں کر بھی کیا سکتے ہیں۔"

"بے... اپ ہلے... وقت تھام ہو چکا ہے۔"

"کس کا۔" وہ ایک ساتھ بولے۔

"تمہارا اور کس کا۔"

"کیا اس نکل ہو سکتا کہ تمہارا وقت تھام ہو گیا ہے۔" محمود نے

کہا۔

"بھٹک پر معلوم ہو گا۔"

"بیک ہول سرفہرستی کیوں اپنے اخراج بدل کر رہے ہیں؟... جو

لوگوں کو کیوں نہیں۔"

"فری کوئی کا مسئلہ نہیں... ہم اس بارے میں زیادہ نہیں

چانتے۔" نواب صاحب نے یہ فرمائیں اتنا بہجت سے کی تھی... انہوں نے اس بیک ہول کا انعام کیا ہے... کیسے کیا ہے... یہ ہم نہیں چانتے۔"

"تو یوں کہا جائیں... بیک ہول بارے میں اتنا بہجت سے آتا

"خوشی اور اس موتھے پر... بھیں تو بیہاں دوڑ دوڑ سمجھ فر
صلاب نظر بھیں آ رہیں۔"

"آنکھوں کا علاج کراؤ بھائی۔" آناتاپ نے باکہ کا کالی۔

"ان علاالت میں آنکھوں کا ڈاکٹر کیاں سے لااؤں...
لے بھی آؤں تو کیا پا لوگ اتنی مہلت دے دیں گے کہ پہلے میں ہوں
کرواؤ... بھر جوکہ ہاں میں چاؤں۔"

"تم لوگ اہم تھا مج باتیں کرنے کے بہت ماہر ہو۔" اس
سے میں ایک نے کہا۔

"ایں اب یہ صفات بھی کب تک... آڑ کو تو ہم چارب
ہیں جیکہ ہاں میں۔" قاروچ نے بے چارگی کے ہالم میں کہا۔
ایسے میں انکھیں ایک پر اسراد اور باریکے ہی آواز سنائی دی۔
آواز آسان کی طرف سے آری تھی۔

☆☆☆

آگیا
بیک بھول رہا پڑھئے آرہا تھا... پر دھیر داؤ داں کو بہت
غور سے دیکھ رہے تھے، ایسے وہ خوف زدہ اندماز میں چلائے
"جیشید! تم اس سے بھی کیس کئے... کاش۔"
"یہ بعد تین کاش آپ نے کس لیے کیا۔" انکھر جیشید نے
چونکہ کر کہا۔

"کاش! اس سے پاس اس وقت ایک آڑ ہوتا۔"
"آپ بھول رہے ہیں۔" انکھر کا مرزا نے جلدی
سے کہا۔

"میں... میں بھول رہا ہوں... لیکن کیا بھول رہا ہوں...
اوے بھی جلدی سے یاد کرادہ گا جو بھول رہا ہوں۔" وہ یوں کھلائے
ہوئے اندماز میں ہو گئے۔

"آپ انکھر جیشید کی گزی کو بھول رہے ہیں۔" انکھر
کا مرزا اسکراۓ۔
"اوہ اوہ... اوہ۔"

"تم اونچ ہو کے۔" قاروں ہے جا۔

اس کی طرف کی نے تجھندی... اس دلت تو سب کی قدر
بیک ہول کی طرف تھی جو اپنی بڑپ کرنے کے لئے آرہا تھا... اسی
در میں انسلکا ہمیشہ گھری کافی سے ادا کر رکھتے... بھر فیر عروس خود
انہوں نے وہ بے فیض اور کی طرف اچھال دی۔

"ہوشیار... یہ لوگ کوئی چال پڑنے کے موذ میں ہیں۔" نے
سے نواب کی آواز ستائی دی۔

"نم سب کی راہکوں کے درمیان سب کی طرف ہیں اور...
اور آپ جانتے ہیں... ہم کتنے ہزار ننانے باز ہیں۔"

"لیکن ان لوگوں نے بھی ماہر ترین نکاح بنازوں کے وار غایل
دیے تھے۔"

"آن نہیں اسے پائیں کے۔ ہم نے انہیں محل خورد دیں
لیا ہوا ہے اور اس بات کو یہ لوگ جھوٹ کر کے ہیں۔"

"کس بات کو؟" نواب نے پوچھا۔
"اس بات کو کہ انہیں زاد پر لینے والے کس درستے ماہر
تھے۔"

"پاں اس میں لٹک نہیں۔" شوکی بول اخفا۔

"کس میں لٹک نہیں۔" مجھت پر موجود ایک رائلی بردار
لے کہا۔

"یہ کہ تم غصب کے ماہر ہے... لیکن ہم لوگ بھی کم غصب
کے ماہر نہیں ہیں۔" شوکی نے پس کر کہا۔
"ان بے چاروں کو کیا ہے... انہوں نے ہماری غصب کی
ہدایت دیکھی کہ کب ہے... اب موقع ملا ہے جعلی بار... ہم بھی دکھا کر
رہیں گے۔"

"کیا دکھا کر رہیں گے۔" پروفسر داؤڈ نے بے خیال کے
امم میں کہا۔

اب گھری ان کے ہاتھ میں جی...

"تی... ہمارت اور کیا... اس کے علاوہ بیجاں اور کیا جس
دکھانے کا موقع ہے بھا۔" آصف نے جلدی سے کہا۔

"تم لوگ اوت پاگ باتی خوب کرتے ہو... لیکن آج
کچھ بھی رہ جیں..." نے اب نے طرفی اندراز میں کہا۔

"اگر آپ کو ہماری اوت پاگ باتی سنتے کا اکاہی شوق
ہے تو اس بیک ہول کو ڈراؤپ رہوک گئیں... ہم ناہ شروع کر دیتے
ہیں... وہ سنائیں گے کھری کھری کر آپ کو آلتے وال کا بہاء معلوم
ہو جائے گا... ان میں ہارے نظر آتا ہا میں گے، کان پک جائیں گے
سنتے سنتے۔" قاروں نے جلدی جلدی کہا۔

"اٹکا ٹکر پے۔" آفتاب نے فرا کہا۔

"کس بات پر ہٹکا ٹکر ادا کیا گیا۔"

"نہیں تو... میں تو کہیں نہیں اترتا... اگر کہیں اترنے کی
میں نے اس بات پر اشکا ٹھڑدا کرنا چاہیے... اس وقت
جس ہوتی تو اس بیک ہوں کے پیچے سے بیچے کے لیے نہ اتر جاؤ۔"
بیک کی حد تک قائم ہے۔"

"آپ نے دیکھا انکل۔" قاروہن ایکلہ کامران مرزا کی
تین... اکاڑا اور یہ... بیک ہوں کا ہی باپ لگتا ہے۔ "جمود
طرف اٹ پڑا۔
"دیکھا نہیں سن۔" وہ مسکانتے۔

"بھی اپنی آنکھوں کا طلاق کرو۔" ۲۰ صفحہ نے اسے
وقت ہے... بیک ہوں یہ اپنے آرہا ہے... اس رانکوں سے بیچے
کوئی راستا نہیں ہے... یہ بھت ہے بھی انکی جگہ ک اگر تم یہ پڑھائیں
لگادیں تو بھی یقیناً اب کے قاروہن کے منحومے کفرے ہیں... کہ
کب ہم گرسی اور وہ نہیں تواناں ہیں... اس لیے سنتے ہیں اور آیا کہ
آپ سب لوگ میرا کہنا صاحف کر دیں۔"

"بیک... اس پیچتے ہیں... بیک ہوں کی سو بیوی گی میں۔"
"کوئی... بیک ہوں نہیں کیا کہدا ہے۔"
"بہاہا۔" ایسے میں انہوں نے پر و فسردا ڈکی آواز سنی۔
"آپ ایک عدو بہاہا... کہاں سے لے آئے۔"

"ایک عدو نہیں... یہ تو نہیں عدو بہاہا ہیں۔" قاروہن بولا۔
"ایک تو بیان کوئی ذرا دیر کے لیے چپ، بنے کو تواریں۔"
بیک شید بھلا اٹے۔

"ویسے تو بہاہات پر اشکا ٹھڑدا کرنا چاہیے... اس وقت
جس ہوتی تو اس بیک ہوں کے خاور سے اس
بیک کی حد تک قائم ہے۔"

"آپ نے دیکھا انکل۔" قاروہن ایکلہ کامران مرزا کی
تین... اکاڑا اور یہ... بیک ہوں کا ہی باپ لگتا ہے۔ "جمود
طرف اٹ پڑا۔
"دیکھا نہیں سن۔" وہ مسکانتے۔

"ارے بیک! سنتے ہیں اور آیا... بھی شایع یہ ہے ادا آرٹی
کوئی راستا نہیں ہے... یہ بھت ہے بھی انکی جگہ ک اگر تم یہ پڑھائیں
لگادیں تو بھی یقیناً اب کے قاروہن کے منحومے کفرے ہیں... کہ
کب ہم گرسی اور وہ نہیں تواناں ہیں... اس لیے سنتے ہیں اور آیا کہ
آپ سب لوگ میرا کہنا صاحف کر دیں۔"

"ارے بیک! سے... انکل یہ وہ بیان... یہ آپ نے کیا کہ
دیا... میرے قاروہن بیچنے کفرے کردیے آپ نے۔" محسن نے کاہنی
آواز میں کہا۔

"کیا کہا... انکل یہ وہ بیان... جہاں تک میری معلومات کا
تعلق ہے فیضر مدن... بیان کوئی یہ وہ بیان نہیں ہے۔"
"بیک... خود پر وہ بیان پر بات کردیے ہیں اور اتر آئے جس
فیضر بیان پر۔" شوکی نے کہا۔

”آپ کہتے ہیں تو ہجاتے ہیں... تھاں سے۔“ فرما دست
فراہم کہا۔

”اور تھا کیا دوں۔“

”یہ کچھ دیر کے لیے چھپتا ہے۔“

”صد ہوگی... ہے کوئی تک اس بات کی۔“ اپنکے جھیڈے
تلہا کر کہا۔

”نظر تو نہیں آتی۔“ اپنکے کامران بزرگ نے فراہم

”سی نظر نہیں آتی۔“ غان رحمان نے اپنکے کامران بزرگ
گھورا۔

”تک... اور کیا۔“ اپنکے کامران بزرگ اسکرائے۔

”لکھے... اب یہ سب ہے بھی ہمارے لحاظ میں باہمی
کر رہے ہیں... اور یہیں کہتے ہیں... ہم ذرا دیر کے لیے چھپ نہیں
سکتے۔“

”ہاں! اس لیے کہ بیک ہوں بہت یعنی آگ کا ہے...“
دیکھو... اس کا سوراخ کھل لیا ہے... اب وہ اپنی لمبیوں کے ذریعے
ہمیں اپر کھلتے گا۔“

”سوال یہ ہے کہ وہ صرف ہمیں کیوں اور کیسی گا... ان
کو کوں نے کیا تھوڑا کیا ہے کہ انہیں کیوں نہیں کیسی گا۔“

”تن نہیں... اورے ہاپر رہے۔“ کی راکھل بردار خوف لی

جسے پڑا تھا۔

”آپ لوگوں کو کیا ہوا۔“

”تک... کہن بھول میں یہ بھی نہ کھلتے۔“

”کیوں؟ کیا اس کی یادداشت کرو رہے ہے۔“ فاروق نے
جن ان ہو کر بچ پھان۔

”بے پاروں کا آخوندی وقت ہے... اس لیے خوب پہنچ
رہے ہیں... بھر پھٹکے کا موقع نہ کا بھی کہاں۔“ یعنی سے نواب نے
کہا۔

”فرلن کر دو... بیک ہوں میں آپ بھی ہمارے ساتھ ہوں
کے... ایسے بیک ہوں میں بندہ ہونے والے مرے 7 نہیں... البتہ
کہاں ملکا ہے کہ ان پر ساری سوت طاری ہے ہماری ہے... کی وقت
کر بیک ہوں کامن کھل پاۓ اور وہ اس سے پاہر آگریں تو ان میں
ہر سے زندگی دوڑ جائے گی۔“

”لیکن گرنے کے بعد وہ زندہ کیسے ہیں گے بھا۔“
”بھی اگر سمندر میں گریں تو قی سکتے ہیں... اسی طرح کسی
زمگن پر گریں تو بھی قی سکتے ہیں... لہذا پہنچنکن کہا جا سکا... قی سکتے
ہیں یا نہیں۔“

”بلوں... بھجا یہیں دو یاد آگئے... کیا ہمارا انہیں ان کے
قی بوجا... وہ اس دنیا میں رہ جائیں گے۔“ فرحت نے سردا آؤ بھری۔

"کن کی بات کر دی ہو۔" نیچے سے خواب نہیں چھا۔
 "اپنے بنا کی... منور علی خان کی۔" فرحت نے فراہم کی۔
 "اوہ... باں، میں اُنھیں کہاں سے لاتا... ان کے ہارے
 ہارے میں مجھے کہہ جائیں کہ وہ کہاں ہیں۔"
 "غیر... کوئی بات نہیں... دیکھا ہائے گا۔" اسکا جواب
 نہ کہا۔
 "لیکن انکل ان کے ساتھ مر رہ بھی اپھاں تک لگ رہا۔" فرحت
 بول اُنھیں۔
 "اوہ! یہ تو ہے... اب تو میں بھی ان کی محبوسی کردی
 ہوں۔" اس کا... منور علی خان بولے۔
 "بہت آئندہ بھی رہا ہے... کہاں کے بارے میں فرحت چلانی۔
 سوچتے ہیں... ادھر وہ آجاتے ہیں۔"
 "بہت آئندہ... کہاں ہے آئندہ یا... کون سا آئندہ یا، کہا
 یا۔" رفعت نے بھذری بھذری کہا
 "تو یہ ہے... لفڑ آئندہ یا کی لائن لکھ کر رکھ دی۔" فاروق
 بہل کر کہا۔
 "باں! یہ کیا... یہ تو آگے۔" آصف چالا۔
 "باں! اب تو آگے۔" شوکی کی تجھڑ دہ آواز سنائی دی۔
 "لیکن کیسے آگے... جھرت ہے... کمال ہے... غوشی
 ہے... گھوڑا ہا۔"
 "اللہ کا حضرت ہے... تم نے اس موقع پر یہ نہیں کہا... انہوں
 ہارہے ہیں جیسے زندگی کے منہ میں ہارہے ہیں۔" پوچھر دادو

"کہاں سے لے آئے اُنہیں۔"
 "شیر کے دواز سے سے... اندر مجھے کی مرڑ کو مشل کر رہے
 ہیں۔" ایک نے کہا۔
 "چلو شیر... یہ بھی برا جائیں ہوا، اسے بھی اوپر پہنچا دو۔"
 "باں باں... پہنچا دو... میں خود ان کے ساتھ مر رہ پند
 ہوں۔" اس کا... منور علی خان بولے۔
 "آئندہ یا۔" ایسے میں فرحت چلانی۔
 "آئندہ یا... کہاں ہے آئندہ یا... کون سا آئندہ یا، کہا
 یا۔" رفعت نے بھذری بھذری کہا
 "تو یہ ہے... لفڑ آئندہ یا کی لائن لکھ کر رکھ دی۔" فاروق

نے کہا۔

"جی ہاتھ خیر نکی ہے۔" آقا ب سکرایور

"کیا ہے جی ہاتھ۔"

"بیک ہوں کی موت دراصل موت نہیں... ایک بارہ بیک زندگی ملکہ امکان ہے۔"

"جب تو ہمیں چاہیے، اس بیک ہوں کے بارے میں عاد سمجھنے، اس کے لیے دعا کریں۔" آقا ب نے کہا۔

"اور سنو... اب بیک ہوں کے لیے دعا کی جائے گی۔"

"خبردار اہوشیار... بیک ہوں خود بیک آرہا ہے... اسی زہریں ہمیں اور کچھیں ہیں کی۔" پر فیسر چالائے۔

"کیا تم ان بیویوں سے قیامت کھل کر لے۔"

"اس کی صرف ایک صورت ہے۔" پر فیسر بدلے۔

"اور وہ کیا۔"

"بچتے آؤ یا اس کے اندر جائے چیز... جوئی اس میں اس وزن ہو جائے گا... یہ اپس چڑا جائے گا۔"

"بیان تو ہر جی لوگ ہیں اور یہ ہماری بچکوں بیک ہوں نہیں جانا پسند کریں گے... کیوں بھی... اگر جیسیں ہماری جائے اس کے اندر رُنگ دیا جائے تو کیا خیال ہے۔"

"اُسے باپ رہنے... اسکی خوفناک باتیں ذکریں۔"

"اس وقت اس سے کم خوفناک ہاتھی کیاں سے ہے؟ نہیں۔"

قردھی نے منظہایا۔

"اُسے باپ رہے... بیک اہل کا مندوہی طرح بھل کیا۔

اب یہ بھت پر مو جو دلو گوں کو ایک ایک کر کے اپر بھیٹ لے گا... کوئا ہوا میں تیرتے ہوئے لوگ اس میں واپس ہو جائیں گے۔"

"تن نہیں... نہیں... ابھی تو ہم نے یہ بھی نہیں چھپا۔"

انکل من در بھلی قان بیساں کیے بھی گئے۔ آقا ب چالایا۔

"یہ بیک ہوں کے اندر بچ چکا... اپنچاحدا حافظ۔" تو اب

نے طریق انداز میں کہا اور انداز اور انداز میں ہاتھ بڑایا۔

میں اس لئے ایک رانکل بردار کے من سے بھی کلکی۔



چائزہ کوشش

انہوں نے دیکھا، راتھل بیڑا ارفخائیں بلند ہوتا اور بیک ہول کے منی طرف جا رہا تھا... انہی وہ بلند ہوا تھا کہ وہ سرے کے منے پیچی تک لگی۔ اس کے پاؤں بھی اپر اندر ہے تھے، مگر وہ ایک کے پیچے وہ سر ایک ہول کی طرف جا رہا تھا آیا۔

کھرام آئی کیا۔ ان کی وجہ نے ایک سال سا باغ دی دیا... دسری طرف تو اب مجھے پاگلوں کی طرح اچھل رہا تھا... وہ حرمت کے عالم میں کہہ رہا تھا...

"... یہ کیا... ان لوگوں کی بجائے میر سے آدمی کوں بیک ہول میں چاہے ہیں۔"

ایسے میں تو اب کے قدم بھی اوپر اٹھنے تھے آئے...

"آپ بھی جائیں، بیک ہول میں جا کر آرام کریں۔"

"من ہیں... نہیں۔" تو اب کے منے کلا۔

"اب باقی تھیں تھیں اس کے اندر جا کر کریں۔"

"لیکن یہ فیض صاحب... اس سے کیا ہوگا۔" ایسے میں

نام و نہان بول اگئے۔

"کس سے کیا ہوگا۔"

"یہ بیک ہول تو معنوں ہے... ان کے پیکاں ساچی بیک ہول کو کھول کر انہیں ٹال لیں گے۔"

"میں... پیٹلی بیک ہول نہیں ہے۔"

"کیا!!" وہ ایک ساچھے چالے۔

"اپ ایسا بالکل اصل ہے... لیکن اس پر کھڑوں ان لوگوں نے حاصل کر لیا تھا... اب اس کی سبھیانی سے اس کا کھڑوں میرے باتحصہ میں ہے... اور ایسا جھیڈ کی گھری کے درینے میں ہوا۔"

"من نہیں... نہیں۔" ایک ہار پر انہوں نے تو اب کی آواز سی... وہ اپنے تمام ساتھیوں کے پیچے تھا اور انہی بیک ہول میں داخل ہو گئی۔

"آپ جادو ہیں بھی نہیں کہے ہیں... پہلے آپ قبضہ تاری پر حکومت کر رہے تھے... اب اس بیک ہول پر حکومت کریں گے۔"

"من..."

تو اب کے منے سے پورا نہیں بھی نہ تکل لے کا... اسی وقت وہ بیک ہول میں داخل ہو گیا...

"۶۴... ۶۵..." قارہ حق نے بیک ہول کا سورانی بند ہونے سے پہلے کہا۔

ساتھی اور از و بند ہو گیا... بلکہ ہال اب اور انقدر باتھا ہے... اس پار بھک دینے کا کام ان کے لئے دیکھا جائے تھا متنے
” وہ لوگ ہے گے... بلکہ ہلوں کی دنیا میں سیر کریں کے رہ یا ہے... وہ کوئں اپنی مسائل کرنے کی کوشش کریں گے بھلا
اپ... ”
” کیا بیکاں والے اس پر دوبارہ بقہرہ بھیں کر سکھ گے۔ ”
” نہیں... کم از کم اس بلکہ ہول پر نہیں... اس لئے کہ اس قاب جو انہوں نے دیکھا تھا... اب وہ اس خواب کوئے مرستے سے
کی کل اب بھرے با تھوڑیں ہے... اگر یہ گزیری ان کے آئے سے نکتیں کے... لیکن اس وقت تک ہم دنیا کام شروع کر سکے ہوں گے
زیادہ طاقت ورنہ ہوتی تو بھی بھی قریبی کوئی کو تبدیل نہ کر پاتی... فری... ”
” مدار کام یہ ہو گا کہ ہن ہن کر جانشیوں کو جاہش کرنا اور فتح کرنا... ”
” کوئی تبدیل ہونے کا مطلب صرف یہ ہے کہ اب اس پر کٹرالہ بھم جب تک اس بھم پر شروع نہیں ہوں گے... بات نہیں ہے
کہ سے ہا جھوٹی ہے۔ ”

” نہیں وہ لوگ اس سے زیادہ طاقت وہ آں توارہ کر سکے
” ” جن جدید... ہم چون کو اپنے ہاتھ میں کیسے لے سکتے
ہیں۔ ” خان رحمن نے پوچھا کر کہا۔

” ہاں اس کا امکان ہے... نہیں بیجا تم بھول رہے ہو۔ ”
” جوئیں بھول رہا ہوں... وہ آپ یاد کروں گی۔ ”
” دا بیٹیں کے... بلکہ ہم ملک ایسا انتخاب لا جائیں گے کہ سب لوگ اس
” وہ یہ ہے کہ میں بھی ابھی اور اسی وقت اس آئے کی طاقت انتخاب میں بہر جائیں گے... اور وہ انتخاب ہو گا، اسلامی انتخاب... ”
” میں اضافہ کرنے کی کوشش کروں گا... وہ سری ہاتھی کر بیگانے کے لوگ ملک کا سربراہ خالص اسلامی ذہن کا آئے کی دری ہے... مگر ان
” دا بیٹیں لوگوں کے لئے قلعاء بیان نہیں ہوتے... جب انہیں ان
” باتیں کے لئے قلعاء بیان نہیں ہوتے... جب انہیں ان
” کے بھائے دوسرا سب سے خداویں نے ہیں تو وہ پرانے خداویں کو
” سے سربراہ کے لئے سرہڑ کو شکش کریں گے... کیا ظیوال ہے... یہ
” مسائل کرنے کی کوشش میں سر کوئی کھانے لگے... ایسے لوگ تو بیگانے
” کو شکش کرنا ہے اور انہیں میں یعنی وہیں ہو گی۔ ”
” بالکل نہیں... ان سے کام نہیں اور انہیں پرے بھک
” کے لئے صرف بھرے ہیں... ”

"لیکن اٹکل... بی بات کیا ہوئی... اس کیس میں آفرینش
تھے جنگل ہوئی... شہر کے پیرے سے قاب الکار کیا۔ آفتاب پورا
"شہر نے اپنے پیرے سے تو خود ہی قاب الکار دیا تھا۔
اب ہمارے اتنے کی پیغمبر و روت روگی تھی بھلا... دوسروی ہاتھ جنگل
ہونے کی کی... بھی اس سے اچھی ہاتھ بھلا کیا ہو سکتی ہے... یہ لوگ میں
ہمارے پیرے سے جنگ پر جنگ کے بغیر قدر کرنے کی طرف پہنچے ہے...
ہم نے تو صرف ان سے جنگ کے بغیر جو اس عامل کی ہے... دینے میں
لوگ ہے فخر ہوں... اصل کام تو ہمارا اب شروع ہوا ہے... جب ہم
جانب تنون کے علاق فلسطین کے... تو قدم قدم پر مقابلہ کرنا ہو گا... اس
وقت ٹھیک اپنے ہاتھوں ہوں گی طاقت آزمائے کا خوب موقع ٹھیک
گا... خوب دلوں کی ہزار اس بحال ہے... میں ٹھیک نہیں رکون گا۔"

"بہت بہت ٹھری ہے۔ آفتاب نے فرا اکھا۔

"ٹھری کس ہاتھ کا۔" اسکلہ جو دیدتے ہو جاؤں ہو کر پہنچا۔

"ٹھری ہے اس ہاتھ کا کہ آپ نہیں اپنے دلوں کی ہزار اس
لماستے کی اہمازت دیں گے۔"

"باس کہوں جنکل... لیکن ایسا اتنی جلدی تو نہیں ہو گا۔"

"تو کیا ہوا، آپ اس کو ایسا تو اس ٹھری کیجیے میں۔"

"اچھی ہاتھ ہے... کچھ لیتا ہوں... میرا کیا جاتا ہے، لیکن

اب یہ ٹھے رہا، کہ آج دو ہماری جنگ جانب تنوں سے ہوگی اور پھر جو

"ہو گی۔"

"ان شاداں۔"

ان کے مند سے ایک ساتھ گاہک... انہوں نے دیکھا... جبکہ
ہول اب ایک سیاہ نشانہ کی مانند نظر آ رہا تھا... اور ہمارہ نشانہ بھی ہمارے
ہو گیا۔

"اب ہم کب تک اس بھت پر کھڑے رہیں گے... تھیں
تو نہ ہو چکا ہے۔"

قادروں کی آواز نے سب کو چکا دیا۔

"کس کا تھیں... ہمارا یا ان کا۔"

"ہمارا بھی... ان کا بھی۔"

"لیکن ہمارا کیسے۔ آن تاپ نے اسے گھوڑا۔

"بھی اس کیس کی حد تک۔" قادروں نے جواب میں اسے
اور ہمیں تھیز نظروں سے گھوڑا۔

اور ہمارا ان کے پیروں پر سکراہت تھی۔

☆☆...☆☆

”محترم ارک ہائے، مجھے آپ سے انزواج لیتا ہے۔“
 ”انزواج اور بیویاں.....؟ پس یہ کوئی کوئی کی اس عظیم اسلام
 مارت کے سامنے۔“

”آپ مجھ کو ملتی ہیں..... کسی اور جگہ تواب آپ کو موجود
 سے بھی نہیں ملتی۔“

”کیا بے پر کی الراہ ہے جس۔“
 ”میں نے تعلوچیں کیا اب آپ صرف بیویاں تک مدد و کر رہے
 گئی ہیں، بلکہ آپ بیوی بھی کم ہی نظر آتی ہیں، البتہ حکر ہوں کو جب
 شروعت پڑتی ہے اس وقت آپ بیویاں زور لٹکر سے نظر آتی ہیں۔“

”آپ کی یائشیں میری کجھ سے باہر ہیں، میرے یہ کہ آپ
 انزواج دے دے ہے جس پاٹلے ہے جس۔“

”کہا دو تو انزواج لینے کا ہے۔“

”جب پھر صاف اور سہرے طریقے سے انزواج لیں اور اس
 بات کا مذیل رسم کریں میرا اوقات بہت سختی ہے۔“

”میں جاننا ہوں، اپنامیں سوالات شروع کرنا ہے، محترمہ
 پہلے...“

”ایک منٹ انجھے یہ انزواج پہلے ہی کرونا ہا ہے تھا کہ آپ

آٹھ بجے پارکر مدرسہ کوں کہہ رہے ہیں محترم کوں جھل کتے، میں
ذکر ہوں ٹھاٹ نہیں۔"

"پہلے سڑوڑ آپ ذکر تھے اب آپ ماٹ ہو کر رہ گئی ہیں،
انگی جب میں اس بات کی وضاحت کروں گا تو آپ بیری بات کو سمجھ
درست مان لیں گی۔"

"اچھا کریں ٹابت۔"
"پہلے اخراج۔"

"کوکے اپنے اخراج کی، یہ چھٹے... کیا یہ پڑھا ہے...؟"
"کیا یہ بات درست نہیں کہ جو حیلہ آپ کا بیجا سال پہلے قدم
اب وہ باتی نہیں رہ گیا بلکہ یہ کہتا ہے جاتا ہے کہ کسی کو کہہ کر رہ گیا ہے...؟"
"میں سمجھا نہیں... بیرا طلب ہے میں سمجھا نہیں۔"

"میں حزیر وضاحت کرتا ہوں، بخارے ملک میں جب بھی
حصہ تبدیل ہالی ہے، جب بھی نیا عصر ان آتا ہے، وہ آپ کے سے
میں تبدیل کرتا ہے یا نہیں۔"

"اور اب بات پہلے ہی پھر اس میں نہیں سمجھیں تبدیل
کی جاتی ہے۔"

"کوئی لیک تبدیلی... جو بار تبدیلیوں کی بھرپار کردی ہاتھی
ہے، وہ کوئی اور آتا ہے اور ان تبدیلیوں میں تبدیلیاں کرنے لگائے، کیا
ہاتھ درست نہیں...؟"

"پاں اس حد تک آپ درست کتے ہیں، لیکن...؟"

"آپ جھن دیکھن کو روشنے دیں مانگو روح آپ سے میں کر رہا
ہوں، آپ مجھ سے کہاں کر دیں۔"
"اورہاں امیں معاشری پڑھتی ہوں۔"
"خیر کوئی بات نہیں... تجدیلیوں کا یہ عمل شروع ہے پھر
سال گزر گئے، کیا آپ کے پیرے میں کوئی ایسے آہارہ گئے کہ آپ کا
پرانا بیرون پہنچانا جائے۔"
"مشش... شایع نہیں۔"

"اچھا یہ بات تو ہو گئی عکراون کی، وہ تو آپ سے الگ ڈھنے
کی طرح سمجھتے ہیں..."
"یا آپ بیری تو چین کر گے، آپ پر تو چین عدالت کا مقدمہ مل
سکتا ہے۔"
"پہلے بھی ڈھنے ڈھنے تو چین عدالت کے مقدمے مل سکے
ہیں، وہاں آپ نے ان تو چین کرنے والوں کا کیا ہکار لیا، بول دیکھ، پیر بھی
کو رشت کی اسی عدالت پر مصلحت ہوا تھا، جیف نہیں کے ہام کی حقیقی تھک
اکھارا ڈالی گئی تھی۔"

"لیکن آپ پر تو مقدمہ مل سکتا ہے، آپ کیا ہیں...؟ لیک
مہوی صحافی یا انباری لادھکے... جب کہ وہ سب کے سب ڈھنے
کے تھے آپ کسی محیصلی ہوئی ہیں۔"
"آپ لیک کچھی ہیں محترم اسکے اپنی احکام میں رہ کر بات
کر جائیے... جو تو میں کہدا تھا یہ عکراں لوں تو آپ سے الگ ڈھنے

کا محل بھیتھی ہیں... لیکن موام کے لئے بھی اب کیا رہ گیا ہے، کیا آپ
موام کے لئے کم کرنے کے قابل ہو گئی ہیں۔“
”مش... شایع ہیں۔“

”کیا اس موام ہر نئے، ہر آن یہ محسوس نہیں کرتے کہ آپ
ونوجا اپ ملک بھر میں نہیں باقی نہیں رہ گیا، آپ کا دور درد رہا تھا نہیں۔“
”ہاں اور ایسا بھروسی کرتے ہیں۔“
”تب ہر آپ کا کیا کام ہو۔“

”نہ کی... لیکن میرے بغیر ملک کا کام بھی تو نہیں پڑتا۔“
”ہاں ایسی بات آپ نے غمک کی لیکن یہ کام پڑا کن لوگوں کا
بے یقیناً میں؟“

”انہی لوگوں کا جو بھائیوں تبدیلیاں کرتے رہے ہیں، ہر ان
تبدیلیوں میں تبدیلیاں کر رہے ہیں اور ہر ان کی کوئی تبدیلیاں میں جزو
تبدیلیاں کر دیتے ہیں، بس انہی لوگوں کا کام بھی پڑتا ہے... یہ تبدیلیاں
ای سے تو کی باتیں ہیں کہ ان کا کام تو پڑے اور باقی کسی کا کام نہ پڑے اب
ہات کر گھٹیں آئی۔“

”تی ہاں آپ نے بہت اچھی وضاحت کی ایک سال
اور... آپ کا مستحکم کیا ہے...؟“

”تانا کا، تدا کے طبق مارٹ بنا دی گئی ہوں ماس سے چڑھا
تانا کی اور کیا ہو گی، بھی تو یہ تانا کی نہ جانے اور کس حد تک یہ
جانے، ماس کا سلسلہ کھل رکا بھی ہے یا نہیں... میرا خیال ہے اب آپ

نئے اپاڑت دیں، وقت بہت ہو گیا، مددالت میں بیڑا اٹھا رہا ہوا
ہو گا، جب تک میں مددالت میں جو دنیں ہوں گی، نیچلے کس طرف کے
چاں تک کے...؟ انساف کا بول ہلا کس طرح ہو گا...؟ اتنی بات تو آپ
بھی نکھتے ہوں گے۔“

”ہاں ایں بکھت ہوں لیکن آپ نہیں سمجھتیں، لیکن اس میں آپ
کا بھی سیا صور...؟ آپ کا طبلہ ہی جب تک بکاڑا دیا گیا ہے کہ مسلسل ترش
و حمدہ سے بھی نہیں نکھرا تے تو آپ کا کیا صور...؟ میں نے آپ سے
کہا تھا کہ میں اپنی بات کی وضاحت کروں گا، میرا خیال ہے اب تو اس
کی ضرورت ہی نہیں رہ گئی، کیا خیال ہے آپ کا...؟“
”پہنچاں آپ کیا کہ رہے ہیں۔“

”آپ سب کو کچھ کہ رہ گئی ہاں بکھر دیں لیکن رہی ہیں لیکن اس میں آپ کے
بھی سیا صور، پہلے آپ سب کو کچھ کہ، آپ کا علم سب پر پھاتا تھا، ہر فصل
یہاں تک کہ ملک کا سر برہہ بھی یہ خیال کر رہا تھا کہ آپ کا ذرا شاہراہ وقت اس
کے سر پر ہے لیکن محترم صاحب ادن سا بھبھ جب سے آپ کی قلوب مسروقات کی
گئی ہے طبلہ بکاڑا دیا گیا ہے، تبدیلیاں کا خود ادن آپ میں شامل
کر دیا گیا ہے، ماس وقت سے آپ ان کے گھر کی اونٹی بکن گئی ہیں، آپ
ذرا اب صرف ہم ہی موس پر پڑا ہے، مجن کی اس ملک میں سرے سے کوئی
حیثیت نہیں آپ اب صرف ان کے لیے رہ گئی ہیں، بے کوئی بواب
آپ کے پاس اس بات کا۔“